کیرو

پامسٹری کا علم

پامسٹری پر ایک تفصیلی اور آسان فہم کتاب

ڈاکٹر عطیہ الرحمٰن

www.Iqbalcyberlibrary.Net
©2002-2006

فہرست

ہاتھ کیسے دیکھنا چاہیے	.....	06
انگوٹھا	.....	21
انگلیاں	.....	42
لکیریں	.....	46
قسمت کی لکیر	.....	53
شہرت کی لکیر	.....	55
صحت کی لکیر	.....	56
شادی کی لکیر	.....	56
اولاد کی لکیریں	.....	58
سفر کی لکیریں	.....	58
ہاتھ کی سات لکیریں	.....	65
زندگی کی لکیر	.....	71
ستارے کا نشان	.....	108
مختلف اقوام کے ہاتھ	.....	150
دایاں اور بایاں ہاتھ	.....	155
ناخن	.....	170
سات کا اصول	.....	174

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

اہم عنوانات

ہاتھ کیسے دیکھنا چاہیے	ہاتھ کی مکمل ساخت
نچلے درجے کا ہاتھ	
مربع ہاتھ	چست، بیضوی ہاتھ
گرہ دار ہاتھ	فنکارانہ ہاتھ
تصوراتی ہاتھ	مرکب ہاتھ
انگوٹھا	ابتدائی انگوٹھا
خصوصیات	کمر نما انگوٹھا
اہم باتیں	چپٹا انگوٹھا
اہم باتیں	نازک انگوٹھا
اہم باتیں	گرز نما ہاتھ
اہم باتیں	لچک دار انگوٹھا
غیر لچک دار انگوٹھا	انگوٹھے کی لمبائی
انگوٹھے کی پوریں	انگوٹھے اور انگشت شہادت کا درمیانی فاصلہ
انگلیاں	ہاتھوں اور انگلیوں کی ساخت
سب سے کم درجہ کا ہاتھ	چوکور ہاتھ اور اس کی قسمیں
چوررہاتھ اور اس کی ذیلی قسمیں	چوکور ہاتھ اور چوکور چھوٹی انگلیاں
چوکور ہاتھ اور چوکور لانبی انگلیاں	چوکور ہاتھ اور گٹھیلی انگلیاں
چوکور ہاتھ اور بٹا نما انگلیاں	چوکور ہاتھ اور مخروطی انگلیاں
چوکور ہاتھ اور روحانی انگلیاں	چوکور ہاتھ اور ملی جلی انگلیاں
انگلیوں کے جوڑ	انگلیاں
انگلیوں کی لمبائی	دونوں ہاتھوں کی اہمیت

لکیریں

بہترین خط زندگی

خط ذہن

دماغ کی دہری لکیریں

دل کی لکیر

دل کی چھوٹی لکیر

تین خطوں کا مشترکہ آغاز

ذہن کی لکیر پر کراس یا جزیرہ

قسمت کی بری لکیر

تیسری انگلی پر ختم ہونا

کچھ لکیروں کا اوپر جانا

نقص سے بھرپور خط شہرت

خط شمس پر نحس علامتیں

ٹوٹا پھوٹا خط عطارد

شادی کی لکیر کا ناقص ہونا

اختتام پر دوشاخہ ہونا

لکیر کا مدھم یا گہرا ہونا

لکیروں پر جزیرو

خوش قسمتی کی علامات

ہاتھ کے ابھار

ہاتھ کی سات لکیریں

زندگی کی لکیر

شمسی لکیر

ہاتھ کی لکیر

خط ذہن

خط ذہن کی اہمیت

خط کا اختتام دوشاخہ

خط قلب کی نظری حالت

آغاز زحل کے ابھار سے

دل یا ذہن کی لکیر کا شاخدار اختتام

قسمت کی لکیر

قسمت کی لکیر کا مدھم ہونا

خط قلب پر ختم ہونا

شہرت کی لکیر

شمس اور زندگی کی لکیر

صحت کی لکیر

شادی کی لکیر

دوشاخہ شادی کی لکیر

کراس اور عمودی خطوط

اولاد کی لکیریں

سفر کی لکیریں

پتلی ہتھیلی اور لمبے یا چھوٹے ہاتھ

ابھارون کا باہم جھکاو

ہاتھ کا بالائی حصہ

دل کی لکیر

شادی کی لکیر

اولاد
نقطے
بالائی زوایہ
زیریں زوایہ
حلقہ زہرہ وزحل اور کنگن
روحانی نشانات
روحانیت کی لکیر
چلیپا کا نشان
وجدان کی لکیر
مریخ کی لکیر
دماغ کی لکیر اور ہاتھ کی اقسام
تاتلانہ رجحان
لکیروں سے بھرا ہاتھ
ہتھیلی کی جلد
ہاتھ پر بالوں کی اہمیت
دایاں اور بایاں ہاتھ
خبط اور مراق
ناخن

مربع یا چوکور
بڑی تکون اور مستقل
درمیانی زوایہ
مستطیل
ستارے کا نشان
تکون
انگشتری سلیمان
صحت کی لکیر
قسمت کی لکیر
دماغ کی لکیر
جنون کی علامت
خودکشی کا رجحان
ہموار ہاتھ
ہتھیلی کا رنگ
مختلف اقوام کے ہاتھ
بری و بحری سفر اور مذہبی جنون
نطری یا پیدائشی پاگل پن
سات کا اصول

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

ہاتھ کیسے دیکھنا چاہیئے!

کسی کا ہاتھ دیکھتے وقت ہمیشہ اس کے بالمقابل بیٹھنا چاہیے تا کہ دونوں ہاتھوں پر کافی روشنی پڑ سکے۔

جب آپ کسی کا ہاتھ دیکھ رہے ہوں تو کسی تیسرے آدمی کو اپنے قریب کھڑا نہ ہونے دیجئے۔ کیونکہ اس سے آپ کی اور جس کا ہاتھ دیکھا جا رہا ہو، اس کی بھی توجہ بٹ جائے گی۔

ہاتھ دیکھنے کے لیے کسی خاص وقت کی شرط نہیں ہے۔ ہندوستان میں طلوع آفتاب کا وقت اس کام کے لئے بہت مناسب سمجھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ دراصل صرف اتنی ہے کہ صبح کے وقت دوران خون جسم اور خاص طور پر ہتھیلی میں بہت زیادہ رہتا ہے اور لکیریں زیادہ واضح اور نمایاں رہتی ہیں۔

جس کا ہاتھ آپ دیکھ رہے ہوں وہ اگر آپ کے بالمقابل بیٹھا ہو تو آپ اس کے دونوں ہاتھ ایک ہی وقت میں آسانی کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔

ہاتھ کی لکیروں کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھئے کہ ساخت کے اعتبار سے ہاتھ کی قسم کیا ہے۔ انگلیاں ہاتھ کی ساخت کے متناسب ہیں یا کسی دوسری قسم سے تعلق رکھتی ہیں۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد بائیں ہاتھ کی لکیروں کا بغور مطالعہ کیجئے اور پھر یہ دیکھئے کہ دائیں ہاتھ کی لکیروں میں کس قسم کی تبدیلیاں نمایاں ہیں۔ آدمی کی زندگی کے گزرے ہوئے یا پیش آنے والے واقعات کا پتہ چلانے کے لئے دائیں ہاتھ کی

لکیروں کو اپنے مطالعہ کی بنیاد قرار دیجئے۔

زندگی کے سارے اہم واقعات جیسے بیماری، موت، مالی نقصان یا شادی وغیرہ کا پتہ چلاتے وقت بائیں ہاتھ کی لکیروں کا بغور مطالعہ کیجیے کہ یہ لکیریں ان واقعات پر کیا روشنی ڈالتی ہیں اور پھر کسی نتیجے پر پہنچئے۔

جس ہاتھ کا آپ مطالعہ کر رہے ہوں اسے مضبوطی سے پکڑے رکھئے اور اس کی لکیروں کو خوب دبائیے تا کہ دوران خون کی تیزی لکیروں کی پوری ساخت اور تبدیلیوں کو نمایاں کر دے۔

اپنا بیان شروع کرنے سے پہلے ہاتھ کے ہر حصے یعنی لکیروں والا حصہ ہتھیلی کی پشت، ناخن، جلد اور رنگ وغیرہ کا بغور مطالعہ کیجئے۔

سب سے پہلے انگوٹھے کی ساخت کا مطالعہ ضروری ہے کہ انگوٹھا لمبا ہے یا چھوٹا، مضبوط ہے یا کمزور اور ناقص، اس کا پہلا پورا (جس سے قوت ارادی کا اظہار ہوتا ہے) مضبوط ہے یا کمزور، سخت ہے یا لچکدار۔ پھر دیکھئے کہ ہتھیلی سخت ہے یا نرم اور پر گوشت۔

اپنے پڑھنے والوں کو میں یہ مشورہ دوں گا کہ اس کے بعد وہ انگلیوں پر توجہ دیں۔ یہ دیکھیں کہ انگلیوں کی لمبائی ہتھیلی کے متناسب ہے یا نہیں، انگلیاں موٹی ہیں یا پتلی۔ پھر ساخت کے لحاظ سے ان کی قسم کا تعین کیجئے، اگر انگلیاں ملی جلی ہوں تو ہر انگلی کی ایک قسم کا تعین ضروری ہے۔

انگلیوں کے مطالعے کے بعد ناخنوں کا نمبر آتا ہے جن کے مطالعے سے آدمی کے

مزاج اور اس کی صحت کا اندازہ ہوگا۔ اس طرح ہاتھ کے تمام حصوں کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد یہ دیکھئے کہ کون کون سے ابھار زیادہ نمایاں ہیں اور آخر میں لکیروں کا مطالعہ شروع کیجئے۔

لکیروں میں سب سے پہلے کس لکیر کا مطالعہ کیا جائے۔ اس کے بارے میں کوئی خاص اصول تو موجود نہیں ہے مگر زیادہ بہتر یہی ہے کہ سب سے پہلے زندگی اور صحت کی لکیروں کا ایک ساتھ مطالعہ کیا جائے۔ اس کے بعد دماغ کی لکیر، پھر قسمت کی لکیر اور اس کے بعد دل کی لکیر کا۔ پھر دوسری لکیروں پر غور کیا جائے۔

ہاتھ کے مطالعے سے آپ جن نتائج پر پہنچیں انہیں پوری سچائی اور دیانت مگر احتیاط کے ساتھ بیان کیجئے۔ آپ ساری باتیں بلا کم و کاست بیان کر سکتے ہیں۔ مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ سننے والا دہشت زدہ یا پریشان نہ ہو۔ یہ سمجھ لیجئے کہ جس آدمی کا ہاتھ آپ دیکھ رہے ہیں اس کی حیثیت ایک نازک اور پیچیدہ مشین کی ہے اور اس کے ساتھ بھی آپ کو وہی احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ انسانی ہمدردی ایک دست شناس کے لئے ایک یہ لازمی صفت ہے۔ جس آدمی کا ہاتھ آپ دیکھ رہے ہوں، اس کی شخصیت، فطرت اور زندگی میں پوری دلچسپی لیجئے۔

آپ کو ہمیشہ یہی کوشش کرنی چاہیے کہ آپ دوسروں کے لئے مفید اور مددگار ثابت ہوں۔ اگر آپ نے اس اصول کو اپنا لیا تو یہ کام آپ کو انتہائی دلچسپ معلوم ہوگا۔ آپ لوگوں کے ہاتھ دیکھنے میں بھی اکتاہٹ اور بیزاری محسوس نہ کریں گے۔ اگر آپ سے مشورہ کرنے والا آپ کے ساتھ دوستانہ رویہ اختیار کرے تو اس کا احسان مانئے اور اگر وہ مخالفت کرے تو صرف بحث کی خاطر بحث میں نہ الجھئے۔ اپنے فرض کو ہمیشہ اپنی ذات پر مقدم رکھیئے۔

سب سے بڑی اور اہم بات تو یہی ہے کہ دست شناسی سیکھنے کے معاملے میں عجلت اور بے صبری سے کام نہ لیجئے۔ کوئی نئی زبان ایک دن میں نہیں سیکھی جاسکتی۔ اسی طرح یہ علم بھی صرف چند گھنٹوں میں نہیں حاصل ہوسکتا۔ اگر دست شناسی کا کام شروع میں آپ کی توقع سے زیادہ مشکل ثابت ہوتو مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس علم کو صرف ایک تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ این باضابطہ علم سمجھئے جو کہ گہری فکر، تحقیق، تلاش، صبر اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتیں چاہتا ہے۔ اگر آپ نے صحیح طور پر اس علم کو حاصل کیا تو زندگی کے اسرار آپ پر کھل جائیں گے۔ یہ علم آپ کو قانون توریث، ماضی کے اعمال وافعال، ماضی میں پیش آنے والے واقعات کے آثار بتلاتا ہے۔

ایسے علم کا صحیح اور دیانتدرانہ استعمال ضروری ہے۔ ایک دست شناس کو اپنے کام میں مخلص اور کامیابی کی صورت میں منکسرالمزاج رہنا چاہیے۔ دوسروں کے ہاتھ دیکھنے سے پہلے خود اپنے ہاتھوں کا تفصیلی اور غائر مطالعہ ضروری ہے۔ کسی کے ہاتھ میں جرائم کی علامات دیکھ کر ان حالات کی طرف سے کبھی آنکھیں بند نہ کیجئے جو آدمی کو جرم کا شوق دلاتے ہیں۔

کسی آدمی میں آپ کو عیوب اور نقائص نظر آئیں تو اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کیجئے کہ کوئی انسان عیب اور نقص سے پاک نہیں ہوسکتا۔

کسی آدمی کے ہاتھ اسے بہت گرا ہوا اور ذلیل ظاہر کریں تو اس سے کبھی نفرت نہ کیجئے۔ کیونکہ زندگی میں کوئی بھی صحیح طور پر ذلیل اور گرا ہوا نہیں ہوتا۔ انسانیت کی تکمیل میں ہر ایک اپنا فرض کسی نہ کسی طرح انجام دیتا ہے۔

آپ جس بات سے ناواقف ہوں اس کے وجود سے کبھی انکار نہ کیجئے۔ اپنی واقفیت

پر کبھی غرور نہ کیجئے۔علم صرف تواضع اور انکسار سے حاصل ہوتا ہے،حقائق کا پتہ تلاش کرنے والے ہی پاتے ہیں۔

ہاتھ کی مکمل ساخت:

یہ حصہ پامسٹری میں بہت اہم ہے۔اس حصے میں ہاتھ کی مجموعی ساخت کے علاوہ ہاتھ کے انفرادی اعضاء کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔انگلیوں، انگوٹھے، ہتھیلی اور ابھاروں کی ساخت کو مدنظر رکھ کر کسی شخص کے کردار اور حالات زندگی کو بیان کیا جاتا ہے۔اگر آپ نے پہلے حصے یعنی ہاتھ کی شکل، بناوٹ، جلد اور ناخن کو نظر انداز کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے کسی کتاب زندگی کا پہلا آدھا حصہ چھوڑ دیا ہے۔ اس پہلے حصے میں ہی کسی شخص کا چال چلن اور بہت سی دیگر چیزیں ہیں۔ہاتھوں کی ساتھ اقسام ہوتی ہیں۔

ابتدائی یا سب سے نچلے درجے کا ہاتھ

مربع ہاتھ یا کارآمد ہاتھ

بیضوی، چست یا چپٹا ہاتھ

فلسفیانہ یا گرہ دار ہاتھ

مخروطی یا فن کارانہ ہاتھ

نفسیاتی، مثالی یا تصوراتی ہاتھ

مخلوط ہاتھ

نچلے درجے کا ہاتھ

یہ سب سے نچلے درجے کا اور بھدا ہاتھ ہوتا ہے۔ انگلیاں ایک تو ہتھیلی کی نسبت بہت چھوٹی ہوتی ہیں دوسرے موٹی ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہتھیلی بھی موٹی، ناخن چھوٹے اور انگوٹھا بھی موٹا ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہاتھ جانوروں کے ہاتھ کے مشابہ بن جاتا ہے۔ ابتدائی یا نچلے درجے کے ہاتھ کو سمجھنے کے لیے آپ بندر یا بن مانس کے پنجوں کو غور سے دیکھیں۔ ابتدائی ہاتھ دراصل مذکورہ جانوروں کے پنجوں کے قریب ترین ہوتے ہیں۔ اس ہاتھ کی طرح اس کے حامل بھی صحت مند، مضبوط اور توانا جسم کے مالک ہوتے ہیں۔

پامسٹری میں ہتھیلی سے لمبی انگلیاں ذہانت کی نشانی سمجھی جاتی ہیں۔ اس ہاتھ کی انگلیاں چھوٹی ہوتی ہیں اسی نسبت سے اس ہاتھ کا حامل بھی کم دماغی صلاحیت کا مالک ہوتا ہے۔ ایسے ہاتھ کی ہتھیلی پر بہت کم لکیریں ہوتی ہیں۔ انگلیاں چھوٹی ہونے اور ہتھیلی بڑی ہونے کی وجہ سے یہ معمولی عقل وفہم کے مالک، جذباتی تند مزاج اور انتہائی غصے والے ہوتے ہیں۔ غصے اور تند مزاجی کا آپ اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے ہاتھ کے حامل معمولی سی بات پر مشتعل ہو کر مد مقابل پر ایسا وار بھی کر سکتے ہیں جو مقابل کی جان لے سکتا ہے۔ جسمانی طور صحت مند اور توانا ہونے کی وجہ سے اور روشن مستقبل کی فکر سے بے فکر ہونے کی وجہ سے یہ بہت معمولی درجہ کے محنت ومشقت کے کام کرتے ہیں۔

مربع ہاتھ:

مربع ہاتھ ہم اس ہاتھ کو کہیں گے جو ہتھیلی اور کلائی مربع ہونے کے ساتھ انگلیاں مع

انگلیوں کی بنیادیں بھی مربع رکھتا ہو۔مربع ہاتھ کو کارآمد ہاتھ بھی کہتے ہیں اور اگر اس کو عملی ہاتھ بھی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔اس لیے کہ یہ عملی کاموں میں ہمیشہ بازی لے جاتے ہیں۔ یہ خوشنما انگوٹھا رکھنے والے مادی باتوں میں یقین رکھتے ہیں۔خیالات کی دنیا کے باسی ہرگز نہیں ہوتے۔اس لیے شاعری اور ادب میں دلچسپی لینے کے بجائے زراعت میں اور دیگر عملی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ مضبوط قوت ارادی کے مالک صنعتی شعبوں میں بہت کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ مضبوط قوت ارادی کے مالک صنعتی شعبوں میں بہت کامیاب ہوتے ہیں۔ایسے لوگ اپنے پسندیدہ شعبوں میں انتھک محنت اور عزم سے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ دل کی بجائے دماغ کے فیصلے کو ترجیح دیتے ہیں اور کبھی کبھی ان کے یہ فیصلے ان کے لیے فائدے کی بجائے نقصان کا موجب بن جاتے ہیں۔نظم وضبط اور قوت ارادی کے مالک یہ لوگ دوسرے لوگوں کی نسبت کامیاب و کامران زندگی بسر کرتے ہیں۔ اکثر ٹرک ڈرائیوروں کے ہاتھ بھی مربع ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے اصولوں کو کبھی نہیں چھوڑتے اور نہ ہی مذہبی معاملات میں کبھی انتہاپسندی اختیار کرتے ہیں۔ یہ ہاتھ عملی کارآمد اور زندگی سے بھرپور ہاتھ ہوتا ہے۔قانون اور انتظامیہ کی عزت کرنے والے عادات و رسومات کے مطابق چلنے والے یہی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ اپنے کام کو نہایت صبر اور لگن کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔وقت کی پابندی کرنے والے اور کام کو صحیح وقت پر محنت اور لگن کے ساتھ پورا کرنے والے یہی لوگ ہوتے ہیں۔ایسے لوگ دھوکہ باز نہیں ہوتے اور اپنے حلقے میں دیانت دار اور ایماندار سمجھے جاتے ہیں۔

چست بیضوی ہاتھ :

چست بیضوی ہاتھ، کنجی ہاتھ کی ساخت کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں۔اس سے پہلے آپ یہ بات سمجھ لیں کہ اس ہاتھ کو بیضوی یا کنجی کیوں کہا جاتا ہے۔بیضوی اس لیے کہ ہاتھ کی کلائی کے جوڑ سے کم چوڑا یعنی بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔یہ ہاتھ کلائی سے جوں جوں آگے بڑھتا ہے ہاتھ کی چوڑائی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔انگلیوں کے جوڑ پھر ہتھیلی بہت زیادہ چوڑائی لیے ہوتی ہے۔چونکہ یہ ہتھیلی انگلیوں کی بنیاد پر چوڑی ہوتی ہے یا کلائی کی طرف سے چوڑی ہوتی ہے اور انگلیوں کی طرف سے تنگ۔اس لیے اس کی شکل کنجی جوادویات بنانے والے مرہم بنانے کے دوران استعمال کرتے ہیں نظر آتی ہے اس لیے اسے کنجی ہاتھ بھی کہتے ہیں۔

بیضوی ہاتھ رکھنے والے پابندی میں رہنا پسند نہیں کرتے اگر انہیں آزادی سے کام کرنے کا موقع نہ ملے تو یہ اس کی اشد تمنا ضرور رکھتے ہیں۔یہ ان تھک محنت کرنے والے انقلابی لوگ جس شعبے میں چلے جائیں ان تھک محنت اور انقلابی سوچ سے بہت سی کامیابیاں حاصل کرتے ہیں لیکن جو پیشے بہت ہی مفید ہیں اور ان کے مزاج کے مطابق ہیں وہ انجینئرنگ اور میکائیات ہیں اور یہ اکثر ان ہی شعبوں میں نظر آتے ہیں۔یہ نئی نئی راہیں تلاش کرنے والے نئی نئی چیزوں کو روشناس کرنے والے موجد آپ کو ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف نظر آئیں گے۔ان خوبیوں کے ان میں جلد بازی، جذباتیت اور معمولی سی بات پر بھڑک اٹھنے کی خامی بھی ہوتی ہے۔یہ فطری کمزوریاں ان کے لیے پریشانیوں کا باعث بنتی ہیں۔ایسے لوگوں کو ان فطری کمزوریوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ایسے لوگ طبعاً بے چین اور پریشان رہنے والے ہوتے ہیں، جیسے فارغ رہنا ان کے لیے بہت مشکل

ہے، ایسے ہی ایک جگہ قیام بھی ان کے لیے ناممکن ہے۔

جیسے ضروریات زندگی سے مزین خوبصورت گھر ان کی کمزوری ہوتا ہے۔ ایسے ہی رہائش کو بدلتے رہنا بھی ان کی کمزوری ہوتی ہے۔ اس لیے کہ ان کی بے چین روح ان کو ایک جگہ پر ٹکنے نہیں دیتی۔ مسلسل تبدیلی، سفر اور سیاحت ان کے پسندیدہ کام ہیں۔ مذکورہ خامیوں کے باوجود مسلسل محنت سے نہ گھبرانا اور منزل مقصود تک مسلسل جدوجہد کرنے کا جوہر آخر کار ان کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ آزاد منش عام لوگوں کو خبطی نظر آنے والے اپنی راہیں اور راستے نئے تلاش کرنے والے آخر کار اپنی انفرادیت منوا لیتے ہیں۔

جہاں تک بیضوی ہاتھ کی دونوں اقسام کی الگ الگ خصوصیات کا تعلق ہے تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ بیضوی ہاتھ کی اقسام اوپر بیان کیے گئے احکامات کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جب بیضوی ہاتھ پہلی قسم سے تعلق رکھے گا یعنی کلائی کے جوڑ سے کم چوڑا ہو مگر ہتھیلی اور انگلیوں کے جوڑ پر اس کی چوڑائی زیادہ ہو تو حامل کے زندگی کے بارے میں خیالات خاص نوعیت کے ہوں گے اور وہ ہر کام کو اپنے خیالات کے مطابق سرانجام دیں گے۔ کسی بھی وقت آرام سے نہ بیٹھے گا بلکہ کام کو ترجیح دے گا۔ جہاں تک اس کی فطرت کا تعلق ہے وہ بیضوی ہاتھ کی دوسری قسم یعنی کلائی کے جوڑ سے زیادہ چوڑا مگر ہتھیلی اور انگلیوں کے جوڑ پر کم چوڑائی والے سے کم جذباتی ہوگا۔ جلد غصے میں نہیں آئے گا اور نہ ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے جھگڑنے پر جلد آمادہ ہوگا۔ اس کی نسبت بیضوی ہاتھ کی دوسری قسم سے تعلق رکھنے والا جلد غصہ میں آنے والا جذباتی اور جلد باز ہوگا۔ ہر کام میں غیر ضروری جلدی بازی اس کے لیے نقصان دہ ہو سکتی ہے۔

گرہ دار ہاتھ:

گرہ دار یا فلسفیانہ ہاتھ کے حامل لوگ مادی اور دنیاوی آسائشوں کے پیچھے نہ بھاگنے والے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مالی لحاظ سے کمزور ہی رہتے ہیں۔ اس ہاتھ کی پہچان مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے ہاتھ کی انگلیاں گرہ دار ہوتی ہیں اور ان کی گرہیں اتنی نمایاں ہوتی ہیں کہ آسانی سے پہچانی جاسکتی ہیں۔ یہ پتلا، لمبا ہاتھ اپنی ابھری ہوئی ہڈیوں اور گوشت کی کمی کی وجہ سے دوسرے ہاتھ سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ انگوٹھا لمبا اور اس کی دونوں پوریں برابر ہوتی ہیں۔ انگلیوں کے ناخن والے پورنیم چوکور ہوتے ہیں۔ اس ہاتھ کی تمام ہڈیاں نمایاں یعنی ابھری ہوئی انگلیوں کی گرہیں بھی نمایاں ہونے کی وجہ سے اسے گرہ دار ہاتھ کہتے ہیں۔

ایسے ہاتھ کے حامل لوگ علم و ادب کے میدان کے شہسوار، علم وفضیلت میں بلند تر، توانا ہوتے ہیں مگر دولت مند نہیں ہوتے۔ اس لیے کہ یہ مذکورہ خوبیوں کو ہی اپنا سرمایہ حیات سمجھتے ہیں۔ ان میں مقبولیت اور شہرت حاصل کرنے کی خواہش بہت ہوتی ہے اور دنیاوی دولت کے معاملہ میں اسے ترجیح نہیں دیتے ہیں۔ چونکہ انہیں مطالعہ کا بہت شوق، ادبی ذوق اور حصول علم سے خاص رغبت ہوتی ہے اس لیے یہ علم و ادب کے میدان میں ان خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے بہت نام کماتے ہیں۔ یہ دانا وفلسفیانہ میلان طبع کے حامل لوگ زبان اور خیالات کو بھی قابو میں رکھتے ہیں۔ زبان سے ایسی کوئی بات نہیں نکالتے جو قابل گرفت ہو۔ یہ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکلے جس کی وجہ سے انہیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔ مگر یہ لوگ تمام تر خوش اخلاقی، مہربان طبیعت اور دوسری خوبیوں کے باوجود اپنے بارے میں کسی غلط رائے یا بدتمیزی کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرتے۔ اگر کوئی ایسی بات ان

سے کردے تو وقتی طور پر یہ صبر کر لیتے ہیں لیکن اس مصمم ارادے کے ساتھ کہ کبھی موقعہ ملا تو یہ ضرور جواب دیں گے۔ اور مناسب وقت پر اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہیں۔ معاف کرنا انہیں آتا ہی نہیں۔ انسان خوبیوں اور خامیوں کا مرکب ہے۔ اسی لیے بحیثیت انسان خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں میں خامیاں بھی ہوتی ہیں اور وہ خامیاں یہ ہیں۔ خود پسندی، احساس برتری اور کسی کو ایسا دوست نہیں سمجھتے جسے اپنا حال دل بتا سکیں۔ دوسرے کا راز خوب چھپاتے ہیں کہ اسے ہوا نہیں لگنے دیتے مگر اپنے راز کو بھی اپنے سینے میں ایسے ہی چھپائے رکھتے ہیں کہ اسے ہوا نہیں لگنے دیتے۔ حقیقت کا سراغ لگانے کی فطری صلاحیت کی وجہ سے اصلیت اور حقیقت کا تلاش میں رہنے والے دنیا سے کنارہ کش ہو کر چلے کاٹنے اور جنگلوں میں جا بسنے والے، عقل مند اور صاحب دانش، شعر و شاعری سے شغف رکھنے والے فلسفیانہ ہاتھ کے مالک یہی لوگ ہوتے ہیں۔

فنکارانہ ہاتھ:

انتہائی نفیس، متناسب، خوبصورت سڈول اور مخروطی ہتھیلی رکھنے والے ہاتھ کو مخروطی یا فنکارانہ ہاتھ کہتے ہیں۔ گول گول جڑ کے قریب سے کافی موٹی اور ابھری ہوئی انگلیاں جن کی موٹائی جڑ کی نسبت کم ہوتے ہوتے ناخن والی پور تک پتلی ہو کر مخروطی شکل اختیار کر لیتی ہے اور مجموعی طور پر بھی ہتھیلی اور انگلیوں کو باہم ملا کر ہاتھ کی ساخت پر غور کیا جائے تو بھی اس کی مخروطی شکل واضح نظر آ جاتی ہے۔

فنکارانہ ہاتھ رکھنے والا شخص قوت تخیل رکھنے والا اور تخلیقی کام کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ مربع ہاتھ کے بالکل برعکس، عمل پر کم اور تھیوری میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ تعلیم، قانون اور تخلیقی فنون کے پیشے اختیار کرتے ہیں۔ فلاسفر کا ہاتھ

مخروطی اور انگلیاں گرہ دار ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے سوچنے کے انداز میں انفرادیت ہوتی ہے۔ یہ کسی ضابطے کے پابند ہونے کے بجائے آزادانہ کام کرنے میں اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ شاید اسی لیے انہیں من موجی یا موڈی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فنکارانہ ہاتھ رکھنے والے فنون لطیفہ سے بہت دور ہوتے ہیں۔ البتہ یہ خوبصورت ہاتھوں کے ساتھ ساتھ خوبصورت دل کے بھی مالک ہوتے ہیں۔ فطرت نے رحمدلی، فیاضی اور ہمدردی سے ان لوگوں کو مالا مال کیا ہوتا ہے لیکن ان میں من موجی لوگوں میں سب سے بڑی خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ موج میں آکر اکثر حقدار اور ضرورت مند کی بجائے اس شخص کو ہی نوازتے چلے جاتے ہیں جو ان کے دل کو بھا جائے، خواہ وہ فراڈ اور مکار ہی کیوں نہ ہو۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں جسے آج سب کچھ سمجھ رہے ہیں دل کے مندر میں بٹھا کر پوجا کر رہے ہیں کل شاید وہی بھول جائے اور چاہے جانے والا اس کے وعدہ پر اعتبار کر کے اس کی راہ دیکھ رہا ہو۔

بھول جانے کی عادت ایسی کہ ابھی کسی کام میں اتنے منہمک و مصروف کہ وہ اوڑھنا بچھونا اور کلام ممکن ہے اسے ہی طاق نسیاں میں رکھ دیں اور کوئی نیا کام شروع کر دیں۔ اسی انہماک کے ساتھ۔ اسی عجیب و غریب طبیعت کی وجہ سے سطحی علم رکھتے ہیں مگر اپنی اس خامی کو ظاہر نہیں ہونے دیتے بلکہ اپنی چرب زبانی کی چادر میں اسے چھپا لیتے ہیں۔ کبھی چھوٹی سی بات پر بہت خوش اور کبھی معمولی بات پر بہت رنجیدہ۔ مختصراً یہ کہ ان لوگوں میں مستقل مزاجی کا فقدان ہوتا ہے۔ محنت سے جی چراتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے بنائے ہوئے منصوبوں پر عمل کر کے دوسرے لوگ کامیاب و کامران زندگی بسر کرتے ہیں جب کہ یہ اکثر و بیشتر ناکام ہی رہتے ہیں۔ شاعرانہ مزاج رکھتے ہیں۔ رومان پسند ہوتے ہیں۔ انہی لوگوں کو

موج اور جبلت کا غلام بھی کہا جاتا ہے۔ان لوگوں کو موم کرنے لیے ذرا سا رونا، گڑ گڑانا اور لفاظی برتنا ہی کافی ہے۔کوئی ایسا کرے تو یہ سوچے سمجھے بغیر کہ یہ مگر مچھ کے آنسو ہیں یا حقیقتاً رونے، گڑگڑانے والا پریشان ہے، اپنی جیب ڈھیلی کر دیتے ہیں۔

یہ ہاتھوں کی تمام اقسام میں ساخت کے لحاظ سے سب سے زیادہ خوبصورت ہاتھ ہوتا ہے۔اتنا خوبصورت کہ جسے دیکھ کر دل خوش ہوتا ہے مگر اپنے مالک کے لیے یہ ہاتھ اتنا بدقسمت ثابت ہوتا ہے کہ دل خون کے آنسو روتا ہے۔اس ہاتھ کی انگلیاں نوکدار، نازک اور لمبی ہوتی ہیں۔گرہ دار نہ ہونے کی وجہ سے انگلیوں کے جوڑ بغور دیکھنے پر ہی محسوس ہوتے ہیں۔اس ہاتھ کا انگوٹا لمبائی میں کم ہونے کے باوجود دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتا ہے جب کہ ہاتھ کافی لمبا، کم گوشت والا اور خم دار ہوتا ہے۔ذرا سا تنگ ہونے کی وجہ سے کمزور نظر آتا ہے۔

تصوراتی ہاتھ:

تصوراتی ہاتھ اسے اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا حامل تصوراتی دنیا میں رہنے اور خیالی قلعے بنانے والا ہوتا ہے۔اس کی بدقسمتی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی خیالاتی دنیا میں ہی مگن رہتا ہے جس کی وجہ سے عملی اور حقیقی دنیا میں وہ ناکام زندگی بسر کرتا ہے۔وہ دنیا کی ہر چیز میں حسن کے متلاشی ہوتے ہیں۔ایسے لوگ عملی دنیا میں علمی لحاظ سے ناکام ہوتے ہیں اس لیے کہ یہ خیالی دنیا کے باسی ہونے وجہ سے باعمل لوگوں کے مقابلے میں مات کھا جاتے ہیں۔ان میں عملی صورت حال اور واقعات سے نمٹنے کی صلاحیت ہرگز نہیں ہوتی۔اس لیے یہ ایسی راہیں تلاش کرتے ہیں یا ایسی راہوں پر چل نکلے ہیں جہاں زیادہ محنت کئے بغیر انہیں سب کچھ ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان نازک مزاج اور خوبصورت دل و دماغ رکھنے والوں کے لیے ایسی راہیں بھی بنا دی ہیں جن پر چل کر یہ عزت، شہرت اور دولت کما سکتے ہیں۔ جن میں بہترین راستے مذہبی و روحانی لوگوں کے راستے ہیں یا پھر نجوم، دست شناسی، رمل اور ایسے ہی دیگر علوم کے راستے ہیں۔ اگر یہ ان راستوں کو اپنا لیں تو یہ بہت کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں اور اگر خدانخواستہ یہ غلط راہوں پر چل نکلیں تو پھر یہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے ناجائز راہ عمل اختیار کر لیتے ہیں۔

اگر نفسی ہاتھ کے مالک اپنے آپ کو مذہبی اور روحانی معاملات میں مصروف کر لیں تو پھر ان کا کوئی ثانی نہیں ہوتا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ مذہبی اور روحانی میدان کے کھلاڑی ہیں۔ بطور پیر و مرشد یہ بہت کامیاب رہتے ہیں۔ ایک دنیا ان کے نظر و کرم کی خواہش مند ہوتی ہے۔ یہ لوگ اگر دست شناسی، نجوم، رمل اور جفر وغیرہ جیسے علوم کا اپنا لیں تو ان کی درست پیش گوئیاں ان کو ساری دنیا میں سچا ثابت کر دیتی ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ضروری نہیں کہ یہ اعمال صالح کو ہی اپنائیں۔ ہاتھ کی دیگر علامات سے ان کے ذہنی رجحانات کی نشاندہی ہو سکتی ہے، تاہم یہ اگر سحر و عملیات کے میدان میں قدم رکھیں تو جلد ہی شیطانی قوتوں کو قابو کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ جن کے بارے میں آپ نے کبھی کبھار ضرور پڑھا یا سنا ہو گا کہ انہوں نے اپنے عمل کی تکمیل کے لیے کسی بچے یا انسانی جان کی قربانی دی۔ نفسی یا نفسیاتی ہاتھ سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ عام طور پر نفسی ہاتھ کے حاملین کو ایسی صورت میں خوشحال دیکھا گیا ہے جن کی وراثت میں مال و دولت حاصل ہو۔ خاص طور پر ایسے ذرائع جن سے یہ آمدنی حاصل ہوتی رہے یعنی کوئی زرعی زمین یا بڑا بنک اکاؤنٹ وغیرہ۔

نفسی ہاتھوں کی بڑی تعداد عصمت فروش خواتین، ہم جنس پرست اور منشیات فروش

خواتین وحضرات دونوں ہی اس جیسے کاموں سے وابستہ ہے۔اس کی وجہ اس ہاتھ کا محنت کش نہ ہونا ہے۔یہ کوئی عملی کام نہیں کرتے، جہد وجہد محنت اور عمل ان کے بس کی بات نہیں۔

مرکب ہاتھ:

جس ہاتھ کو سمجھنا سب سے مشکل اور اس کی خوبیوں کو بیان کرنا بھی مشکل ترین ہے وہ ہاتھ مخلوط یا مرکب ہاتھ کہلاتا ہے۔اس کو سمجھنے کے لیے آپ کو پوری توجہ سے اسے دیکھنا اور سمجھنا پڑے گا۔مخلوط اور مرکب کہنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ نہ یہ مربع ہے نہ کفچی نہ مخروطی نہ فلسفیانہ اور نہ ہی نفیساتی ہو۔بلکہ اس کی شکل کچھ ملی جلی، مخلوط اور مرکب ہو اس طرح اس کی انگلیاں بھی مختلف ہوسکتی ہیں۔اگر ایک مربع ہو تو دوسری مخروطی ہوسکتی ہے، تیسری فلسفیانہ ہو تو چوتھی ممکن ہے کہ کسی اور شکل سے تعلق رکھتی ہو۔جیسے اس کی انگلیاں مختلف ہوتی ہیں ایسے ہی مختلف اور نت نئے خیالات رکھنے والا ہوگا۔اپنے آپ کو ہر ماحول میں ڈھال لینا اس کی خوبی ہوگی۔یہ ہر فن مولا موقع محل کے مطابق اپنے بھیس بدل لیتا ہے۔بہت ہی حاضر دماغ ہوگا اور ڈپلومیٹ بھی۔دنیا کے تقریباً ہر موضوع پر خوبصورت انداز میں بول سکتا ہے مگر کسی ایک علم کا ماہر نہیں ہوسکتا۔یہ بات تو تھی مجموعی طور پر۔ویسے مخلوط ہاتھ کا آخری فیصلہ مخلوط ہاتھ کی خصوصیات کو مدِ نظر رکھ کر ہی کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ ایسے مرکب ہاتھ بھی دیکھنے میں آئے ہیں جو دو یا تین بنیادی ہاتھوں کے ملاپ سے وجود میں آتے ہیں۔مخلوط ہاتھ کو دیکھنے کے لیے اس کی انگلیوں کا جائزہ لینا بھی بہت ضروری ہے۔اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ ہاتھوں کی کس قسم سے تعلق رکھتی ہیں جب کہ اس سے پہلے اس بات کا فیصلہ کریں کہ اس ہاتھ کی ہتھیلی ساتوں قسموں سے کس قسم سے تعلق رکھتی

ہے۔ اگر ہتھیلی مخروطی ہاتھ کی قسم کی ہو اور انگلیاں چست قسم کی حامل مخروطی اور چست دونوں قسم کی خصوصیات لیے ہوئے ہوگا۔ اس کے برعکس اگر ہتھیلی مربع قسم کی ہو اور انگلیاں چست قسم کی تو حامل ہاتھ مربع اور چست دونوں قسم کی خصوصیات لیے ہوئے ہوگا۔ یعنی جہاں وہ مضبوط قوت ارادی کا مالک انتھک محنت کا عزم اور حوصلے سے کام کرنے والا ہوگا وہیں انگلیوں کے چست قسم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے روایت سے ہٹ کر کام کرنے والا ہوگا اور عملی طور پر انقلاب لانے کی کوشش کرے گا۔ اس میں یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ جس قسم کا ہاتھ ہوگا اسی قسم کی خصوصیات کا تنقیدی جائزہ لینا پڑتا ہے اور پھر ان پر ہی اپنے احکامات کی بنیاد رکھتے ہیں۔

انگوٹھا:

دست شناسی میں انگوٹھا ہر لحاظ سے اہم ہوتا ہے۔ جس طرح آپ نے پڑھا ہوگا کہ انگلیوں اور ہاتھوں کی ساخت کے لحاظ سے کئی اقسام ہیں بالکل اسی طرح انگوٹھے کی بلحاظ ساخت کئی اقسام ہیں۔ ہاتھ کی طرح اس کی بھی بنیادی طور پر چھ اقسام اہم ہیں باقی تمام اقسام ان چھ میں سے کسی دو یا زیادہ اقسام کے ملاپ سے وجود میں آتی ہیں۔ اہم اور بنیادی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

ابتدائی انگوٹھا

موگری نما انگوٹا

چپٹا انگوٹھا

نازک انگوٹھا

گرزنما انگوٹھا

پچکا ہوا انگوٹھا

انگوٹھا ہاتھ کے تمام انفرادی عضو میں سے ایک اہم عضو ہے، جس کا چھوٹا ہونا یا کوئی اور نقص لئے ہوئے ہونا نا قابل تلافی ہے۔ انگوٹھے کو ہاتھ کی نسبت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ مشاہدے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بڑا انگوٹھا عظیم کردار کی علامت ہے۔ اگر ہاتھ کے باقی حصوں یا لکیروں سے مسائل کی نشاندہی ہو رہی ہو تو بڑے انگوٹھے والا شخص ان مسائل پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ اچھی لکیروں کو ایک کمزور اور چھوٹا انگوٹھا بے مقصد کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک بہترین خط قسمت ایک بدنما یا کمزور انگوٹھے والے ہاتھ پر اپنی اہمیت کھو دیتا ہے۔ اس کے برعکس انگوٹھا عمدہ قسم کا ہو تو دوسرے خطوط بشمول خط قسمت کی خامیوں کا اگر ختم نہیں کرتا تو کم ضرور کر دیتا ہے۔

ابتدائی انگوٹھا:

سخت موٹا اور غیر نمایاں جوڑ لیے ہوئے بدشکل اور بدوضع انگوٹھا ابتدائی انگوٹھا کہلاتا ہے۔ اس کے دونوں جوڑوں میں تناسب اور ہم آہنگی کا فقدان ہوتا ہے۔ آسان لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ اس کے جوڑ غیر نمایاں ہوتے ہیں۔

خصوصیات:

ابتدائی قسم کے ہاتھ کی طرح ابتدائی انگوٹھا رکھنے والے بھی جسمانی طور پر مضبوط اور طاقت ور ہونے کی وجہ سے محنت و مشقت کے کاموں کے لیے نہایت موزوں ہوتے ہیں اور یہ ایسے کام کرنے سے خوش بھی ہوتے ہیں جب کہ فنون لطیفہ، دفتری کام اور دیگر علمی کام ان کے بس کا روگ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ سخت ضدی اور ہٹ دھرم ہوتے ہیں۔ پیار کی زبان سے نا آشنا یہ لوگ طاقت اور دھونس سے کام نکالتے ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر لڑنا جھگڑنا اور اپنی ہی مرضی کرنا، عقل و دانش کی باتیں نہ

ماننا ان کی خاص نشانیاں ہیں۔

کمر نما انگوٹھا:

ناخن والی پور کافی چوڑی، دوسری پور کمر نما یا موگری نما یعنی پتلی کمر کی طرح اور اختتام میں پھر یہ انگوٹھا چوڑا ہو جاتا ہے۔ دوسری پور پتلی ہونے کی وجہ سے کمر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس لیے اس کو کمر نما انگوٹھا بھی کہتے ہیں۔

اہم باتیں:

ایسا انگوٹھا رکھنے والے بہت سی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں۔ زبردست ڈپلومیٹ کا انگوٹھا موگری نما ہی ہوتا ہے۔ ایسا ڈپلومیٹ جس کی ڈپلومیسی، چالاکی اور ذہانت بڑے سے بڑے دشمن کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ذہانت، چالاکی، منصوبہ بندی، موقعہ شناسی جیسی خصوصیات کی وجہ سے ہی یہ لوگ دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ایسا انگوٹھا ذہنی برتری، شعور، سلیقے اور موقعہ شناسی کا مظہر ہوتا ہے۔ پلک جھپکنے میں پینترا بدل کر دشمن کو چاروں شانے چت کرنا کوئی ان سے سیکھ لے۔

چپٹا انگوٹھا

یہ انگوٹھا کافی چوڑا ہوتا ہے۔ چپٹا اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی پہلی پور ناخن والے حصے سے چپٹی ہوتی ہے جو آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ موٹی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ دوسری پور بالکل گول ہوتی ہے۔ یہ گول ہونے کے ساتھ ساتھ پر گوشت اور خوش نما ہوتی ہے۔

اہم باتیں:

ایسے انگوٹھا کے حامل لوگ جس کام کرنے کا ارادہ کر لیں اسے ضرور مکمل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ ہر کام بہت سوچ سمجھ کر پرسکون رہ کر تسلی کے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ

پرسکون طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مضبوط قوت ارادی کے مالک ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی یہ خامی کہ یہ کسی کی بات نہیں مانتے، اپنے ارادے اور اپنی سوچ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی دھن میں نقصان اٹھاتے ہیں۔

نازک انگوٹھا:

ناخن کے سرے سے جڑ تک تقریباً ایک ہی جیسی جسامت رکھنے والا خوبصورت پتلا اور لمبا انگوٹھا نازک انگوٹھا کہلاتا ہے۔ اس انگوٹھے کی مخروطی شکل بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ یہ مذکورہ انگوٹھے کے برعکس ایک جیسی جسامت کی بجائے ناخن والے سرے سے قدرے کم چوڑا ہوتا ہے۔ بہرحال دونوں قسمیں خوبصورت انگوٹھے کو تشکیل دیتی ہیں۔

اہم باتیں:

خوبصورت انگوٹھے کی طرح خوبصورت سوچ اچھے دل و دماغ کے مالک لوگوں کا انگوٹھا۔ ایسے لوگ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے والے ہوتے ہیں۔ عزت کرتے ہیں اور عزت کروانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے سے دور رہنے والے اور معاملات دنیا کی الجھنوں کو خوبصورتی سے سلجھانے والے لوگ اس انگوٹھے کے حامل ہوتے ہیں۔

گرزنما انگوٹھا:

اس انگوٹھے کو گرزنما اس لیے کہتے ہیں کہ یہ پہلوان کے گرز کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کا ناخن والا پور بہت نمایاں اور بھرا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پہلا پور دوسرے پور سے الگ نظر آتا ہے۔

اہم باتیں:

گرزنما انگوٹھے کے حامل لوگ کند ذہن، جھگڑالو اور اپنے جذبات پر قابو نہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ کمزور قوت ارادی کے مالک، قوت برداشت سے محروم یہ لوگ معمولی سی بات پر مشتعل ہو کر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ قتل بھی ان کے ہاتھوں سے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ معمولی بات پر اتنے بھڑک اٹھتے ہیں کہ انہیں اپنا بھی ہوش نہیں رہتا۔ اگر اس انگوٹھے کا سائز بھی کم ہو تو مذکورہ تمام خوبیاں اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اگر انگوٹھا لمبا ہو تو منفی خصوصیات قدرے کم ہو جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ انگوٹھے کی لچک کو بھی دیکھا جاتا ہے کیونکہ کسی بھی انگوٹھے میں لچک کی موجودگی یا غیر موجودگی بہت سی باتوں کا پتہ دیتی ہے۔

لچکدار انگوٹھا:

آپ جب مختلف انگوٹھوں کا جائزہ لیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کچھ انگوٹھے معمولی دباؤ سے ہی پچھلی طرف مڑ جاتے ہیں۔ ایسے انگوٹھوں کو لچکدار انگوٹھے کہتے ہیں۔ ایسے انگوٹھے کے حامل کمزور کردار کے مالک ہوتے ہیں۔ لاپرواہ اور فضول خرچ ہونے کی وجہ سے تنگ دستی کا شکار رہتے ہیں۔ مذہبی، معاشرتی اور سماجی پابندیوں کو بالکل پسند نہیں کرتے۔ اگر انہیں موقع مل جائے تو یہ انہیں بدل کر رکھ دیں۔ ان میں مقاصد کے حصول کی خواہش تو ہوتی ہے۔ لیکن یہ کمزور کردار کے مالک ہونے کی وجہ سے ناجائز ذرائع سے بھی مقصد تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

غیر لچکدار انگوٹھا:

یہ انگوٹھا پہلی قسم کے برعکس دباؤ ڈالنے کے باوجود پچھلی طرف سے نہیں مڑتا۔ ایسے انگوٹھے غیر لچکدار کہلاتے ہیں۔ ایسے انگوٹھے کے حامل پہلے انگوٹھے کے حامل کی ضد

ہوتے ہیں۔فضول خرچ نہیں ہوتے۔رشوت،سفارش کو ہرگز نہیں مانتے۔گو سخت مزاج ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی کردار کے لحاظ سے بہت اچھے ہوتے ہیں۔

انگوٹھے کی لمبائی:

جو انگوٹھا انگشت شہادت کے تیسرے پور اور دوسرے پور تک کے جوڑوں تک پہنچ جائے،لمبا انگوٹھا کہلاتا ہے۔عزت شہرت ان کا مقدر ہوتی ہے۔کیونکہ ایسے انگوٹھے کے حامل مضبوط قوت ارادی کے مالک،ترقی کی شدید خواہش رکھنے والے مسلسل محنت پر یقین رکھنے والے ہوتے ہیں۔

جو انگوٹھا انگشت شہادت کے تیسرے جوڑ تک کی بنیاد تک رہے اسے چھوٹا انگوٹھا کہتے ہیں۔یہ ضدی اور ناسمجھ ہونے کی وجہ سے اس انگوٹھے کے حامل ناکام زندگی بسر کرتے ہیں۔ہر کام میں بغیر کسی منصوبہ بندی کے ہاتھ ڈالتے ہیں اور ناکام ہوکر ناکام زندگی بسر کتے ہیں۔

انگوٹھے کی پوریں:

انگلیوں کے مقابلے میں انگوٹھے کی صرف دو پوریں ہوتی ہیں۔پہلی پور ہم ناخن والی پور کو کہیں گے۔ان دونوں پوروں کی مقابلتاً لمبائی بھی قابل غور امر ہے۔جب کہ انگوٹھے کا چھوٹا بڑا ہونا بھی بڑا اہم ہے۔انگوٹھے کی پہلی پور کا تعلق فرد کی مستقل مزاجی،قوت ارادی اور استقلال کی مظہر ہے۔جب کہ دوسری پور تجزیئے،قوت منطق اور منصوبہ بندی ظاہر کرتی ہے۔اگر دونوں پوریں یکساں لمبائی کی ہوں تو سوچ وعمل کے حسین توازن کے ساتھ ساتھ حوصلہ مندی،قوت ارادی،دانشمندی، ذہنی قوتوں اور خود اعتمادی کے بل بوتے پر کامیاب زندگی کو ظاہر کرتی ہیں۔لیکن اگر پہلی پور دوسری پور کی نسبت بڑی ہو تو منصوبہ بندی کی بجائے عمل کی قوت ترقی یافتہ

ہوتی ہے۔ ایسے لوگ منصوبہ بندی اور سوچ بچار کئے بغیر ہی میدان عمل میں آجاتے ہیں اور اپنی قوت ارادی کے زور پر منزل مقصود تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ دوسری پور زیادہ چھوٹی ہو تو یہ ضدی اور مطلق العنان شخص کی نشانی ہے۔ اس کے برعکس اگر پہلی پور دوسری پور کی نسبت چھوٹی ہو تو یہ ذہین، بہترین منصوبہ بندی کی نشانی ہے۔

انگوٹھے اور انگشت شہادت کا درمیانی فاصلہ:

انگوٹھے کی لمبائی اور اس کی ساخت کی طرح انگوٹھے اور انگشت شہادت کا باہمی فاصلہ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ان دونوں کے درمیان فاصلہ کم ہوتا ہے یا مناسب ہوتا ہے یا پھر زیادہ ہوتا ہے۔ اگر انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان فاصلہ کم ہو تو یہ انتہائی کنجوس اور کمینے آدمی کی نشانی ہے۔ ایسے لوگ مرتو سکتے ہیں اپنے اوپر خرچ نہیں کر سکتے۔ ایسے کمینے، مفاد پرست لوگوں سے بھلائی کی توقع عبث ہے۔

جب انگوٹھے اور شہادت کا باہمی فاصلہ مناسب ہو تو حامل متوازن شخصیت کا مالک ہوتا ہے نہ زیادہ کنجوس اور نہ ہی زیادہ خرچیلا۔ یہ ہر معاملے میں اعتدال پسند ہوتا ہے۔ زندگی کے ہر معاملے میں درمیانی راہ پر چلنے کو ترجیح دیتا ہے۔

جب انگوٹھے اور انگشت شہادت کا باہمی فاصلہ زیادہ ہو تو ان لوگوں کی نشانی ہے جو بے حد فضول خرچ ہوتے ہیں۔ پابندیوں کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔ جدت پسند ہوتے ہیں۔ روائتی طریقہ کار کے خلاف ہر معاملہ اپنی نظر سے دیکھنے اور اپنی سوچ سے سوچنے والے ہوتے ہیں۔

انگلیاں:

دست شناسی میں انگلیوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اسی لیے چاروں انگلیوں کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔

انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی یعنی انگشت شہادت کو انگشت مشتری کہتے ہیں۔ جب یہ انگلی لمبی ہو تو حامل میں دوسروں پر حکمرانی کی خواہش بہت زیادہ ہوگی۔ جب کہ چھوٹی ہو تو ذمہ داریوں سے گھبرانے والا ہوگا۔ اس کا تعلق سماجی رتبے اور مذہبی میلان سے بھی ہے۔

انگشت مشتری کے ساتھ والی انگلی کو انگشت زحل کا نام دیا گیا ہے۔ اس کو انگشت سرطان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لمبی ہو تو ایسے انسان کی نشانی دہی کرتی ہے جو تنہائی پسند، مغرور اور محنتی طبیعت کا مالک ہو۔ اس کا تعلق مالی معاملات اور انسانی طبقے کے ساتھ بھی ہے۔

اس کو انگشت شمس کہا جاتا ہے۔ اس کا تعلق پبلک شہرت اور جمالیاتی حس سے ہوتا ہے۔ اگر یہ لمبی ہو تو ایسا شخص شہرت کا بھوکا ہوتا ہے اور ناموری کی خواہش بہت رکھتا ہے۔

سب سے چھوٹی انگلی کو انگشت عطارد کہتے ہیں۔ اس کا تعلق سائنس اور تحریر و تقریر کے فن سے ہے۔

ہاتھوں اور انگلیوں کی ساخت:

دست شناسی سے مراد اصل میں ہاتھوں کا تفصیلی اور مکمل مطالعہ ہے۔ اسی لئے اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں ہاتھوں اور انگلیوں کی ساخت وغیرہ کا مطالعہ شامل ہے اور دوسرے حصے میں ہتھیلی کی لکیروں اور نشانات کا۔

پہلا حصہ جو ہاتھوں اور انگلیوں کی ساخت اور شکل سے متعلق ہے۔ کردار اور مزاج کے موروثی اثرات سے بحث کرتا ہے اور دوسرے حصے کا موضوع ہاتھ کی لکیروں کے مطالعے سے ماضی، حال اور مستقبل کے واقعات کی تحقیق ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس علم کا دوسرا حصہ پہلے حصے کے مطالعے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا اور دست شناسی سیکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہاتھوں، انگلیوں، ناخنوں اور کھال کی ساخت اور شکل وغیرہ کا بھی تفصیلی مطالعہ کریں اور اس کے بعد ہاتھ کی لکیروں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ بعض لوگ اس حصہ علم کو غیر دلچسپ اور خاص توجہ کا مستحق نہیں سمجھتے چنانچہ دست شناسی کی اکثر کتابوں میں بھی اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور کتاب لکھنے والے صرف اسی حصے یعنی لکیروں کا مطالعہ پر اکتفا کر لیتے ہیں، جو عام لوگوں کے لئے زیادہ دلچسپی کا سامان رکھتا ہے۔

اگر آپ اس پر ذرا بھی غور کریں تو خود ہی یہ بات مان لیں گے کہ صرف ایک حصے کا مطالعہ نا مناسب ہے اور اور ایسے مطالعے میں غلطیوں کا بھی امکان ہے۔ اگر یہ علم آپ کے خیال میں قابل مطالعہ ہے تو پھر اس کا مکمل مطالعہ کرنا چاہیے اور پھر ہاتھ کی ساخت اور شکل کا اندازہ آپ لکیروں کی نسبت زیادہ آسانی اور عجلت کے ساتھ لگا سکتے ہیں اور اس طرح اس حصے کا مطالعہ آپ کے لئے اور زیادہ دلچسپ ہی ثابت ہوگا، کیونکہ یہ مطالعہ آپ کو اس قابل بنا سکتا ہے کہ آپ سفر میں، حضر میں یا کسی محفل میں کسی بھی اجنبی کے ہاتھوں اور ساخت کو دیکھ کر اس کے کردار کا پتہ چلا سکیں۔

مختلف لوگوں کے ہاتھ کی شکل اور ساخت کا مطالعہ آپ کو ان کی قومی خصوصیات کا بھی پتہ دیتا ہے۔ یہ اس سلسلے کا ایک نہایت ہی دلچسپ موضوع ہے۔ مگر اسی موضوع کو سب سے زیادہ نظر انداز کیا گیا ہے۔ آگے چل کر میں اس سلسلے میں خود اپنے مشاہدات آپ کو سناؤں گا۔ مختلف قسم کے پیشوں کا بھی ہاتھوں کی شکل سے خاص

تعلق ہے۔اس میں شک نہیں کہ ہم اپنی قوت ارادی کی مدد سے اپنے اکثر جسمانی نقائص کو بڑی حد تک دور کر سکتے ہیں۔مگر یہ بات پھر بھی ماننی پڑے گی کہ خاص قسم کے ہاتھ خاص قسم کے کاموں کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہوتے ہیں اور یہی حقیقت اس مطالعے میں ہمارے پیش نظر رہتی ہے۔اب ہم ہاتھ کی مختلف اشکال و کردار اور مزاج سے ان کے تعلق پر غور کریں گے۔

دست شناسی:

دست شناسی کی پیچیدہ اور باریک باتیں شروع کرنے سے پہلے اس علم کا باضابطہ مطالعہ کرنے یا تفریحاً اس کتاب کے پڑھنے والوں سے چند باتیں کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔

میری دلی خواہش یہ ہے کہ یہ کتاب دست شناسی کے تمام پہلوؤں پر حاوی اور پڑھنے والوں کے لئے بہترین رہبر ثابت ہو اور اسی خواہش نے مجھے اس علم کی ساری تفصیلات پر بحث کرنے پر مجبور کیا ہے۔جو ممکن ہے کہ پڑھنے والوں کو غیر دلچسپ اور خشک معلوم ہوں۔مگر اس کتاب کا بغور مطالعہ کرنے والے فوراً تسلیم کرلیں گے کہ ان تفصیلات کا بیان ان کے لئے کتنا مفید ثابت ہوتا ہے۔میں نے اپنے بیانات کو کسی خاص مکتب خیال کے نظریات تک محدود نہیں رکھا۔اس طرح جو معلومات اس کتاب میں بہم پہنچائی گئی ہیں وہ میں نے دنیا کے گوشے گوشے سے جمع کی ہیں اور دست شناسی کے شائقین کی خدمت میں یہ صفحات میں اس یقین کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ جو نظریات میں نے ان صفحات میں بیان کئے ہیں ان کی صداقت کو میں ثابت بھی کر چکا ہوں۔دست شناسی کا مطالعہ کرنے والوں سے میں بہ تاکید عرض کروں گا کہ اس علم کا حصول محنت اور صبر چاہتا ہے جس طرح دو آدمیوں

کی فطرت ایک سی نہیں ہوتی اسی طرح دو آدمیوں کے ہاتھ بھی ایک سے نہیں ہو سکتے ،ہاتھ اور اس کی لکیروں کا مطالعہ گویا کتاب فطرت کا مطالعہ ہے۔ یہ کام جتنا کٹھن ہے اتنا ہی دل کش بھی۔ آپ دست شناسی کے مطالعے پر جو وقت محنت خرچ کریں گے وہ کبھی ضائع نہ جائیں گے۔

دست شناسی پر کتابیں لکھنے والے عام مصنفین کی طرح میں یہ کبھی نہ کہوں گا کہ یہ علم بڑا آسان ہے ہاتھ کی لکیروں کے چند نقشے دیکھ کر اور چند لگے بندھے اصول یاد کر کے ہر شخص بغیر کسی دماغی محنت کے دست شناس بن سکتا ہے۔ اس کے برخلاف میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہاتھ کی ہر لکیر کی ساخت اور قسم کے اعتبار سے مختلف مفہوم ادا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک چوکور ہاتھ میں اگر دماغ کی لکیر ڈھلواں ہو تو اس کا مطلب ایک مخروطی یا فلسفیانہ ہاتھ میں اسی انداز کی لکیر سے بالکل مختلف ہوگا۔ میں نے اس کتاب کو نہ صرف دلچسپ بلکہ مفید بھی بنانے کی کوشش کی ہے۔ میں نے ہر بات اور ہر مسئلے کو پوری وضاحت اور اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ مگر دست شناسی کا علم رکھنے والے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسے پیچیدہ موضوع کی ہر بات اور ہر پہلو کا احاطہ کس قدر مشکل کار ہے۔

اس سلسلے میں دوسری بات جس کی طرف پڑھنے والوں کی توجہ دلانی ضروری ہے وہ اختلاف رائے کا مسئلہ ہے۔ اس کتاب میں آپ اکثر باتیں دوسرے ماہرین کے بیانات سے مختلف پائیں گے۔ اس موقعے پر یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ مختلف افکار و خیالات کے اجتماع ہی کے ذریعے حقیقت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ مذہب اور سائنس اس کی بہترین مثال ہیں کہ ان معاملات میں اختلاف رائے ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔ فن طب میں ماہرین کے باہمی اختلافات سے کون واقف نہیں۔ میں یہاں ایک مشہور ڈاکٹر کے الفاظ دہراؤں گا

جس نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ کسی بھی علم کے حصول میں وہی راستہ اختیار کرنا چاہیے جو ہمیں سچا معلوم ہو۔ اس طرح ہم آگے بڑھ سکتے اور حقائق کو پا سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف وہ لوگ جو ہر وقت ایک نئے رہبر کے پیچھے چلنے کے عادی ہوتے ہیں، کبھی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔ یہی اصول دست شناسی کے معاملے میں پورا اترتا ہے۔ آپ کوئی کتاب چن لیجئے جو آپ کی نظر میں صداقت سے زیادہ قریب ہو اس کا مطالعہ کیجئے اور اپنے ذہن و فکر سے بھی کام لیجئے۔ آپ یقیناً کامیاب رہیں گے اور اس کے برخلاف ہر لحظہ ایک نئے مکتب خیال کے پیچھے دوڑنے والے نہ تو یہ علم ہی سیکھ سکیں گے اور نہ اس علم کی صداقت ہی کو سمجھ سکیں گے۔

میرے اصول اور دست شناسی کے دوسرے ماہرین کے اصول میں سب سے زیادہ نمایاں فرق تو یہی ہے کہ میں ہاتھ کی مختلف لکیروں کو ان کے ذیل میں شمار کرتا ہوں اور اسی لحاظ سے میں نے ان پر بحث بھی کی ہے۔

میرا طریقہ زیادہ آسان بھی اور زیادہ قابل فہم بھی۔ مثال کے طور پر میں زندگی کی لکیر کو زندگی کے سارے پہلوؤں کی علامت مانتا ہوں۔ ان سارے اثرات کی نمائندہ جو زندگی پر ہوتے ہیں۔ زندگی کی مدت، اور ملک اور موسم کی اہم تبدیلیوں کے اثرات غرض سب کچھ اس لکیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح میرے نزدیک دماغ کی لکیر ان ساری باتوں کا پتہ دیتی ہے جو انسان کی ذہنیت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ یہ اصول زیادہ واقعی اور زیادہ آسان ہے اور ان ماہرین کے نظریات کے مطابق ہے جن کی عظمت مسلم ہے۔

میں بتا چکا ہوں کہ ہاتھوں کو ہم ساخت اور شکل کے اعتبار سے سات قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ہر قسم مزید سات اقسام میں تقسیم ہو سکتی ہے۔ وہ سات قسمیں یہ ہیں۔

ابتدائی یا سب سے کم درجہ

چوکور یا کارآمد

بڑھ نما رو دس اور مصروف ہاتھ

فلسفیانہ ہاتھ

مخروطی یا فنکارانہ

روحانی یا تخیل پرست

ملا جلا

ان ساتھ اقسام کے میل جول سے ہر ایک کی مزید سات قسمیں بنتی ہیں۔مثال کے طور پر چوکور ہاتھ لیجئے۔اس کی سات ذیلی قسمیں یہ ہوں گی۔

چوکور ہاتھ جس کی انگلیاں بھی چوکور اور چھوٹی ہوں۔چوکور ہاتھ جس کی انگلیاں بھی چوکور اور لانبی ہوں۔چوکور ہاتھ جس کی انگلیاں گٹھیلی ہوں۔چوکور ہاتھ جس کی انگلیاں بڑھ نما ہوں۔چوکور ہاتھ جس کی انگلیاں مخروطی ہوں۔چوکور ہاتھ جس کی انگلیاں روحانی ہوں۔چوکور ہاتھ جس کی انگلیاں ملی جلی ہیں۔متمدن اقوام کے لوگوں میں خالص ابتدائی قسم کے ہاتھ بہت کم پائے جاتے ہیں۔

سب سے کم درجہ ہاتھ:

ایسے ہاتھ نہایت پست قسم کی ذہنیت کا پتہ دیتے ہیں۔دیکھنے میں بھی یہ ہاتھ بہت بھدے اور بدشکل ہوتے ہیں۔ہتھیلی لمبی چوڑی اور موٹی،انگلیاں اور ناخن چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ہاتھوں کی ساخت کا مطالعہ کرتے وقت ہتھیلی اور انگلیوں کی لمبائی پر خاص طور پر نظر رکھنی چاہیے۔دست شناسی کی بعض کتابوں میں کہا جاتا ہے کہ اگر انگلیاں ہتھیلی کے مقابلے میں زیادہ لانبی ہوں تو اس سے آدمی کی ذہانت کا

پتہ چلتا ہے لیکن اس کی تحقیق کی جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ بیان صحیح نہیں ہے۔ کسی انگلیاں ہتھیلی سے بھی زیادہ لانبی ہوں گو کہ ایسا شاذو نادر ہی دیکھا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اگر کسی کی انگلیاں اس کی ہتھیلی کی مناسبت لانبی ہوں تو وہ چھوٹی انگلیوں والے کے مقابلے میں زیادہ ذہین ثابت ہوگا۔ ڈاکٹر کیرن نے اعضاء کی ساخت کے متعلق اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جنگلی جانوروں کی ہتھیلی کی ہڈیاں ان کے سارے پنجے میں پھیلی ہوتی ہیں، اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہتھیلی جتنی زیادہ بڑی ہوگی انسان پر بہیمانہ خصلت اتنی ہی زیادہ حاوی رہے گی۔ یہ بات ابتدائی ہاتھوں کے مطالعے میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ ایسے ہاتھوں کی ہتھیلیاں ہمیشہ بھدی اور موٹی اور انگلیاں چھوٹی چھوٹی اور بھدی ہوں گی۔ ایسے ہاتھ رکھنے والوں کی ذہنی صلاحیتیں بہت ہی پست ہوتی ہیں اور ان کی فطرت میں بہمیت زیادہ ہوتی ہے۔ اپنے جذبات پر انہیں بہت ہی کم قابو ہوتا ہے۔ اچھی شکل وصورت، اچھے رنگ یا حسن میں ان کے لئے کوئی دلکشی نہیں ہوتی۔ ایسے ہاتھوں کے انگوٹھے عام طور پر چھوٹے اور موٹے ہوتے ہیں۔ جن کا ناخن والا پور چوڑا، بھر بھرا اور چوکور ہوتا ہے۔ ایسے ہاتھ رکھنے والے بڑے گرم مزاج اور جذباتی ہوتے ہیں۔ مگر ان میں ہمت اور جرات نہیں ہوتی وہ کسی کو قتل کر دینے سے بھی گریز نہ کریں گے۔ مگر ان کا یہ فعل بھی وقتی اشتعال کا نتیجہ ہوگا۔ یہ مکار اور عیار ہوتے ہیں۔ یہ مکر اور عیاری کسی ذہانت کی نہیں، ان کی پست فطرت کا نتیجہ ہوتی ہے ان میں بلند عزائم اور ارادے نہیں ہوتے۔ ان کی زندگی بس کھانا، پینا سونا اور مر جانا ہے۔

چوکور ہاتھ اور اس کی ذیلی قسمیں:

چوکور ہاتھ میں ان ہاتھوں کا شمار ہوتا ہے جن کی ہتھیلی کلائی پاس چوکور یا مستطیل

نما ہوتی ہے۔ جن کی ہتھیلی انگلیوں کی جڑ کے پاس چوکور ہوتی ہے۔ اور جن کی انگلیاں بھی چوکور یا مستطیل نما ہوتی ہیں۔ انہیں ہم کارآمد اور مفید ہاتھ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ مختلف پیشوں میں ایسے ہاتھ رکھنے والے آپ کو مل جائیں گے۔ ان ہاتھوں کے ناخن بھی عام طور پر چھوٹے اور چوکور ہوتے ہیں۔

اس قسم کے ہاتھ رکھنے والے بڑے باضابطہ، وقت کے پابند اور رکھ رکھاؤ کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی یہ باضابطگی زیادہ تر رسم و رواج کی پابند اور اس عادت کا نتیجہ ہوتی ہے کہ بلند فطرت کے اقتدار اور اختیار کی یہ لوگ عزت کرتے اور نظم وضبط کو عزیز رکھتے ہیں۔ اپنے گھر بھی میں یہ لوگ ہر چیز کو سلیقے سے رکھتے ہیں اور یہی سلیقہ ان کے ذہن و دماغ میں بھی ملے گا۔ قانون کا احترام، رسم و رواج کی سختی کے ساتھ پابندی ان کی طبیعت میں ہوتی ہے۔ وجدان یا اندرونی تحریک کے مقابلے میں عقل توجیہہ کو اہمیت دیتے ہیں۔ جنگ کے مقابلے میں امن کو زیادہ رکھتے اور اپنے کاموں اور عادتوں میں بڑے ہی ثابت قدم اور اپنے مقصد اور ارادے کے پکے ہوتے ہیں۔ اپنے اصول کبھی نہیں چھوڑتے۔ شاعری یا مصوری سے اتنی دلچسپی نہیں رکھے۔ ٹھوس اور مادی چیزوں پر زیادہ توجہ دیتے اور اسی لئے ان کی عملی زندگی زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ مذہبی معاملات میں یہ کبھی انتہاپسندی اختیار نہیں کرتے، ظاہر داری سے زیادہ حقائق کو اور تصورات سے زیادہ مذہبی عقائد اور اصولوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو دوسروں کے مطابق بنالینا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ ذہنی طور پر بھی یہ بہت زیادہ غیر معمولی اور ہمہ گیر نہیں ہوتے مگر اپنے کام میں غیر معمولی صلاحیت، کردار کی مضبوطی اور قوت ارادی کا ثبوت دیتے اور اکثر اپنے سے زیادہ ذہین حریفوں سے بھی بازی لے جاتے ہیں۔ یہ فطری طور پر قطعی قسم کے علوم اور عملی چیزوں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ زراعت اور تجارت کو یہ پسند کرتے

اور اپنے گھر اور گھریلو فرائض سے بڑی محبت کرتے ہیں مگر اپنی محبت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اپنے وعدوں کے یہ لوگ بڑے پکے، سچے دوست اصول پرست اور کاروبار میں دیانتدار ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی سب سے بڑی خامی ان کی حد سے بڑھی ہوئی عقل پرستی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کسی بھی ایسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے جسے وہ خود نہ سمجھ سکیں۔

چوکور ہاتھ اور چوکور چھوٹی انگلیاں:

اس قسم کے ہاتھ عام طور پر پائے جاتے ہیں اور انہیں آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے ہاتھ رکھنے والے سولہ آنے مادیت پرست ہوتے ہیں۔ یہ کسی ایسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے جسے یہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لیں اور اپنے کانوں سے سن کر بھی شاید ہی یہ لوگ کسی چیز پر یقین کر لیتے ہوں۔ اس قسم کے ہاتھ عام طور پر بڑی ضدی فطرت اور تنگ دلی کی نشانی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دولتمند بن سکتے ہیں مگر بڑی محنت اور مشقت کے بعد۔ یہ ضروری نہیں کہ کنجوس بھی ہوں۔ مگر ہر معاملے میں یہ کاروباری انداز اور عملی رویہ اختیار کریں گے۔ چونکہ ہر مادی چیز سے انہیں الفت ہوتی ہے اس لئے یہ دولت بھی جمع کر لیتے ہیں۔

چوکور ہاتھ اور چوکور لانبی انگلیاں:

چوکور ہاتھ کے ساتھ اگر زیادہ لانبی انگلیاں موجود ہوں تو ایسے ہاتھ رکھنے والے چھوٹی انگلیوں والوں کے مقابلے میں زیادہ ذہین ہوں گے۔ یہ لوگ اصلاح اور منطق کی پیروی کرتے ہیں اور چوکور چھوٹی انگلیوں والوں کی طرح رسم و رواج کے پابند اور لکیر کے فقیر نہیں ہوتے۔ اس قسم کا ہاتھ رکھنے والے ہر بات کا سائنٹیفک انداز سے جانچتے ہیں۔ مگر ذہنی طور پر متعصب نہیں ہوتے۔ ہر معاملے میں بڑی

احتیاط کے ساتھ منطقی نتائج پر غور کریں گے۔ یہ لوگ عام طور پر سائنس کا پیشہ اختیار کریں گے یا ایسے کام کریں گے جو زیادہ منطقی اور معقول ہوں۔

چوکور ہاتھ اور گٹھیلی انگلیاں:

ایسے ہاتھوں کی انگلیاں عام طور پر لانبی ہوتی ہیں۔ ایسے ہاتھ رکھنے والے ہر معاملے میں تفصیلات اور جزئیات میں جانے کے قائل ہوتے ہیں۔ تعمیری کاموں سے بھی انہیں دلچسپی ہوتی ہے۔ منصوبے بنانے میں فطری طور پر یہ لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ بڑے موجد تو نہیں بنتے مگر تعمیرات اور ریاضی وغیرہ کے اچھے ماہر ثابت ہوتے ہیں اگر یہ لوگ طب یا کسی اور سائنس کی طرف توجہ کریں تو اپنی فطری تفصیل پسندی وجہ سے کسی نہ کسی شعبے میں مہارت پیدا کریں گے۔

چوکور ہاتھ اور بٹہ نما انگلیاں:

ایسے ہاتھ موجدانہ صلاحیتوں کی علامت ہیں۔ ایسے ہاتھ رکھنے والے بڑی بڑی عملی قوم کی ایجادات کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کارآمد چیزیں مثلاً آلات واوزار اور گھریلو کام کی چیزیں ایجاد کرتے ہیں۔ یہ اچھے انجینئر بھی ثابت ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے میکانکی کام انہیں پسند ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہاتھ ہی رکھنے والوں نے بڑی کارآمد اور مفید مشینیں بنائیں ہیں

چوکور ہاتھ اور مخروطی انگلیاں:

اس قسم کے ہاتھ موسیقی سے بڑی مناسبت رکھتے ہیں۔ بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوگی۔ مگر ذرا غور سے مطالعہ کیجئے تو پتہ چلے گا کہ منطقی طور پر بھی یہ بات سچی اور قرین قیاس ہے کہ چوکور ہاتھ طالب علمانہ صلاحیتوں کا آئینہ دار ہوتا ہے اور مخروطی انگلیاں تخلیقی اور وجدانی صلاحیتوں کا پتہ دیتی ہیں اور موسیقار چاہے ان کا فن کتنا ہی

تصورات اور وجدانی کیوں نہ ہو محنت اور کوشش کے معاملے میں سچے طالب علم ہی ہوتے ہیں۔ اگر ہم دماغ کی نوعیت اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے مزاج پر غور کریں تو چوکور ہاتھ اور مخروطی انگلیوں کی ایک عجیب وغریب مناسبت کا اندازہ ہوسکتا ہے اور پتہ چل سکتا ہے کہ ایک مفکر کوٹھوس اور اصول پسند ذہنیت کے ساتھ وجدانی اور تصوراتی صلاحیتیں کس طرح مل جاتی ہیں۔ جس کے نتیجے کے طور پر ذہن معلوم چیزوں سے نامعلوم اور تصوراتی چیزوں کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ میں نے بہت سے موسیقاروں کے ہاتھ دیکھے ہیں جس سے اس اصول کی تصدیق اور توثیق ہوئی ہے۔ یہی بات ادبی رجحانات رکھنے والوں پر بھی پوری اترتی ہے جو اپنے مشاہدے اور مطالعے کو بڑے بڑے تصوراتی رومان بنانے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔ اس معاملے میں دست شناسی کے طالب علم اکثر دھوکہ بھی کھا جاتے ہیں۔ وہ اس مفروضے پر چلتے ہیں کہ ادب یا موسیقی وغیرہ سے تعلق رکھنے والے کے ہاتھ مخروطی ہوتے ہیں۔ مگر تجربے اور مشاہدے سے کام لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ مخروطی یا فنکارانہ ہاتھ ادب موسیقی سے مناسبت ضرور رکھتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اپنی ادبی اور موسیقارانہ صلاحیتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی قابلیت بھی ایسے ہاتھ رکھنے والوں میں موجود ہو۔ میرا تو مشاہدہ ہے کہ ایسے ہاتھ رکھنے والے اتنے کامیاب فن کار ثابت نہیں ہوتے۔ اس کے برخلاف ملے جلے ہاتھ (چوکور ہاتھ اور مخروطی انگلیاں رکھنے والے) اس معاملے میں زیادہ کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔

ایک مخروطی ہاتھ رکھنے والے شخص نے مجھ سے ایک مرتبہ کہا۔

''ایک فنکار کے لیے بس یہی کافی ہے کہ اپنے طور پر فن کار رہے۔ یہ بات کہ دنیا بھی اس کے فنی کمال کو تسلم کرلے ایک حامیانہ سی چیز ہے''

میں نے جواباً کہا ''جی ہاں آپ کی ذات کی حد تک تس شاید یہی کافی ہے مگر دنیا جو

ہیرے کی دمک اور سونے کی چمک بھی دیکھنا چاہتی ہے، اس سے مطمئن نہ ہوگی۔ اگر پھول خوشبو اور اس کا حسن اس کی اپنی تخلیق ہوتا تو جب کہیں پھول کو یہ اختیار بھی حاصل ہوسکتا تھا کہ وہ اپنی خوشبو سے دنیا کو محروم کر رکھے۔'' چوکور ہاتھ رکھنے والے اس کے بالکل برخلاف پوری کوشش اس بات کی کریں گے کہ ان کے کام سے ساری انسانیت کو فائدہ پہنچے''۔

چوکور ہاتھ اور روحانی انگلیاں:

ایسے ہاتھ بہت ہی کم پائے جاتے ہیں۔ البتہ ایسے ہاتھ جن کی ہتھیلیاں چوکور اور انگلیاں لانبی اور نوکدار ناخن لانبے ہوں نظر آتے ہیں۔ ان کو بھی ہم اسی قسم میں شمار کریں گے۔ اس قسم کے ہاتھ رکھنے والے ہر کام نیک نیتی اور اچھے ارادے سے شروع کریں گے۔ مگر یہ بڑے متلون مزاج ہوتے ہیں۔ اگر ایسے ہاتھ رکھنے والا کوئی آدمی مصور ہو تو آپ اس کے نگار خانے کو ادھوری اور نامکمل تصویروں سے بھرپور پائیں گے۔ اور اگر تاجر ہے تو صرف منصوبے بناتا رہے گا۔ مگر کسی منصوبے کو مکمل نہ کرے گا۔ غرض اس قسم کا ہاتھ جو متضاد کیفیتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ انسانی فطرت کو اس قدر متلون بنا دیتا ہے کہ اسے کامیابی کم ہی نصیب ہوتی ہے۔

چوکور ہاتھ اور ملی جلی انگلیاں:

ایسے ہاتھ کثرت سے پائے جاتے ہیں اور عورتوں کے مقابلے میں مردوں میں زیادہ ملیں گے۔ ایسے ہاتھوں کی انگلیاں الگ الگ شکل کی ہوتی ہیں۔ کبھی وہ انگلیاں ایک جیسی ملیں گی اور کبھی ہر انگلی الگ شکل کی۔ ایسے ہاتھوں کا انگوٹھا عام طور پر بہت ہی لچکدار ہوتا ہے اور درمیان سے پیچھے کی طرف مڑتا ہے۔ شہادت کی انگلی عام طور پر نوک دار ہوتی ہے اور درمیانی انگلی چوکور۔ تیسری انگلی اور چھوٹی انگلی بھی

نوکدار ہوتی ہے۔ ایسے ہاتھ بڑے ہمہ گیر ذہن کی علامت ہوتے ہیں۔ ایسے ہاتھ رکھنے والے ایک طرف بڑے ہی وجدانی ہوں گے تو دوسری طرف سائنٹیفیک اور منطقی بھی ہوں گے۔ ایک تصور یا واہمے کو لے کر یہ لوگ ایک عملی حقیقت بنادیں گے۔ ہر موضوع پر بڑے اعتماد کے ساتھ گفتگو کریں گے۔ مگر ان کی طبیعت میں استقلال نہیں ہوتا اس لئے یہ کامیابی اور شہرت کم ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کتاب میں ہاتھ کی ہر قسم کی ذیلی تقسیم سے بحث کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ میں نے مثال کے طور پر صرف ایک ذیلی تقسیم پر اکتفا کیا ہے کہ پڑھنے والے اس کی مدد سے دوسری قسموں کی مزید تقسیم خود اپنے طور پر کر سکیں۔

انگلیوں کے جوڑ:

ہاتھ کے مطالعے کے سلسلے میں انگلیوں کے جوڑوں کی ساخت کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ انگلیوں کے جوڑ جنہیں ہم پوروں کی درمیانی دیواریں بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ انسان کی خصوصیات اور مزاج کا پتہ دیتے ہیں۔

جن لوگوں کی انگلیوں کے جوڑ ہموار اور یکساں ہوتے ہیں وہ ذہنی طور پر بڑے اضطراری اور جلد باز ہوتے ہیں۔ یہ لوگ خاص غور و فکر کئے بغیر فیصلے کرنے کے عادی ہوں گے۔ اگر ایسے آدمیوں کے ہاتھ چوکو ہوئے تو جلد بازی کے اس رجحان میں کمی ضرور آئے گی۔ مگر رجحان موجود رہے گا۔ چنانچہ اگر کسی سائنس دان کی انگلیاں تو چوکور ہوئیں مگر انگلیوں کے جوڑ ہموار ہوئے تو وہ ہر معاملے میں فوری نتائج پر پہنچ جائے گا۔ مگر اپنے اخذ کردہ نتائج کی توجیہہ نہ کر سکے گا۔ اگر ڈاکٹر ہوا تو فوری مرض کے متعلق نتیجہ نکال لے گا۔ ایسے آدمی اگر بہت زیادہ ذہین ہوئے تو ممکن ہے کہ صحیح نتائج پر پہنچ جائیں۔ مگر عام طور پر ان سے غلطی کا امکان ہی زیادہ رہتا ہے۔

اس کے برخلاف چوکور ہاتھ اور موٹے جوڑ والے آدمیوں سے اس کا ڈر کم رہے گا۔ نوکدار (گاؤ دم) انگلیوں کے جوڑ ہموار ہوئے تو ایسا آدمی صرف وجدان اور اندرونی تحریک کا پابند ہوگا۔ کسی بات کی تفصیلات میں جانے کی زحمت ہی گوارا نہ کرے گا۔ وضع قطع اور چھوٹی موٹی باتوں کے معاملے میں لاپرواہ بھی ہوگا۔ تجارت اور کاروبار میں یہ اپنے کاغذات وغیرہ کو کبھی سلیقے سے نہ رکھ سکے گا۔ مگر دوسروں سے سلیقے اور نظم وضبط کی پابندی کرانا چاہے گا۔

موٹے جوڑوں والی انگلیاں رکھنے والے ان کے خلاف ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ انگلیوں کے جوڑ کی موٹائی یا ہمواری کا کام کاج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سخت جسمانی محنت کرنے والوں کی انگلیوں کے جوڑ ہموار ہو سکتے ہیں اور صرف دماغی کام کرنے والوں کے جوڑ موٹے۔ بعض خاندانوں میں انگلیوں کے جوڑ کی ساخت نسلوں تک یکساں رہتی ہے اور کبھی خاندان کے صرف ایک بچے میں موجود ہوتی ہے اور وہ دوسروں میں نہیں۔ جانوروں کی پرورش سے دلچسپی رکھنے والے جانتے ہیں کہ جسمانی ساخت کی یہ چھوٹی چھوٹی خصوصیات کس طرح ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی ہیں اور ان کی کتنی اہمیت ہوتی ہے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ توریث کا قانون کتنا عجیب ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی علامتیں کس قدر توجہ کی مستحق ہیں۔ مثال کے طور پر اپنی مشہور حقیقت کو لیجئے کہ اگر عورت یکے بعد دیگرے تین شوہروں کی بیوی بنے اور تینوں سے اولاد ہو تو بعد کے شوہروں سے ہونے والی اولاد میں اس کے پہلے شوہر کی کچھ نہ کچھ خصوصیات موجود ہوں گی۔

انگلیوں کے موٹے جوڑ ہموار جوڑ کی ضد ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان سے ہر کام میں زیادہ اصول پسندی کا اظہار ہوتا ہے۔ جس سائنس دان کے ہاتھ اور انگلیاں چوکور اور انگلیوں کے جوڑ موٹے ہوں گے۔ وہ اپنے کام کی تفصیلات طے کرنے میں وقت کی

بھی پرواہ نہ کرے گا اور پورے اطمینان سے کام کرے گا۔ چنانچہ فلسفی بھی اسی خاصیت کی بنا پر کام کے مقابلے میں تفصیل پسندی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ موٹے جوڑ والی انگلیوں کے مالک اتنے تفصیل پسند ہوتے ہیں کہ ان کے کمرے کی سجاوٹ میں کوئی چھوٹی سی چیز بھی ناموزوں رہ جائے تو ان کی نگاہیں اسے فوراً تاڑ لیں گی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو یہ لوگ بڑی اہمیت دیں گے مگر اہم معاملات میں اپنی سنجیدگی اور سکون کو برقرار رکھیں گے۔ لباس کے انتخاب میں ان کا ذوق نسوانی حد تک نزاکت پسند ہوتا ہے۔ رنگوں کے امتزاج میں یہ کمال رکھتے ہیں۔ ان کی باذوق طبیعت کسی ایسی عورت کے ساتھ چلنا یا بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرے گی جس کے لباس کے رنگ موزوں اور متناسب نہ ہوں۔ ڈرامے کے میدان میں ایسے لوگ اچھے کردار نگار ثابت ہوں گے۔ مگر ڈرامائی زور ان کے کارناموں میں نہ ملے گا۔ سائنس کے بعد ادب کے شعبے میں یہ بہت کامیاب رہتے ہیں کیونکہ انسانی فطرت کے تجزیئے کی صلاحیت اور انسانیت کا علم انہیں فطری طور پر حاصل ہوتا ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ انگلیوں کے موٹے جوڑ (پوروں کی درمیانی دیواریں) جذباتیت کو روکتے اور انسان کو زیادہ بصیرت، شعور اور فکر عطا کرتے ہیں۔

انگلیاں:

انگلیاں لمبی ہوں یا چھوٹی۔ چاہے ہتھیلی لمبی چوڑی ہو یا کوتاہ (یعنی کوتاہ ہتھیلی کے ساتھ لمبی انگلیاں بھی ہوسکتی ہیں اور لمبی چوڑی ہتھیلی کے ساتھ چھوٹی انگلیاں بھی)۔ لمبی انگلیوں والے ہر معاملات اور ہر بات میں تفصیل پسند ہوتے ہیں۔ چاہے وہ کمرے کی آرائش کا کام ہو یا ملازمین کی نگرانی کا، قومی اور ملکی کام ہوں یا مصوری،

غرض ہر معاملے میں ایسے لوگ چھوٹی سی چھوٹی تفصیل کو بھی نظر انداز نہ کریں گے۔ لباس کے معاملے میں یہ لوگ بڑے محتاط دوسروں کے رویے کو بھانپنے میں بڑے تیز چھوٹی چھوٹی باتوں کو اہمیت دینے والے ہوتے ہیں۔ دکھاوے کی عادت بھی کبھی ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔

چھوٹی انگلیوں والے جلد باز اور جذباتی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ چھوٹی باتوں کی طرف دھیان دے ہی نہیں سکتے اور عام طور پر کسی بات کا فوراً ہی نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ اپنے ظاہری حالات، سماجی رسوم و روایات کی اتنی پرواہ نہیں کرتے سوجھ بوجھ میں تیز اور گفتگو میں جلد باز اور صاف گو ہوتے ہیں۔

موٹی، بھدی اور چھوٹی انگلیاں عام طور پر بے رحمی اور خود غرضی کی علامت ہوتی ہیں جن کی انگلیاں سخت (جن میں لچک نہ ہو) اندر کی طرف جھکی ہوئی یا اکڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ بہت ہی زیادہ محتاط اور کم آمیز اور اکثر بزدل طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔

بہت ہی لچکدار انگلیاں جو پیچھے کی طرف کمان کی طرح مڑ سکیں خوش طبعی اور خوش خلقی اور ہوشیاری کی نشاندہی کرتی ہیں۔ تجسس کی عادت بھی ان سے ظاہر ہوتی ہے۔

اگر انگلیاں مڑی ہوئی اور بدشکل اور بل دار ہوں اور ان کے ساتھ ہاتھ بھی بدشکل ہو تو ایسے لوگ عام طور پر بد باطن اور بد طینت ہوتے ہیں۔ خوش شکل ہاتھ کے ساتھ ایسی انگلیاں کم بنی ہوتی ہیں اور اگر کسی کے ہوں تو وہ مضحکہ خیز اور بیزار کن فطرت کا مالک ہوگا۔

اگر انگلی کے پہلے (ناخن والے) پورے کے اندر کی طرف گوشت گدی کی طرح ابھرا ہوا ہو ایسا آدمی ہمیشہ دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے ڈرے گا اور بہت ہی زود حس اور باشعور ہوگا۔

جن لوگوں کی انگلیاں جڑوں کے پاس موٹی اور پر گوشت ہوتی ہیں۔وہ اپنے آرام کو ہر چیز پر مقدم رکھتے ہیں۔ رہن سہن اور خورد ونوش میں عیش پسند ہوتے ہیں۔اس کے برخلاف جن کی انگلیاں جڑ کے پاس گاؤ دم (کمر کی طرح) ہوتی ہیں وہ کسی معاملے میں خود غرضی نہیں برتتے۔مگر کھانے پینے میں بڑے نازک مزاج ہوتے ہیں۔

اگر انگلیاں کھلی اور پھیلی ہوئی ہوں اور اس صورت میں پہلی (انگشت شہادت) اور دوسری انگلی کے درمیان فاصلہ زیادہ رہے تو اس سے آدمی کی آزاد خیالی کا پتہ چلتا ہے اور اگر تیسری اور چوتھی (چھنگلی) کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو تو اس سے ظاہر ہوگا کہ وہ شخص اپنے کام میں بہت زیادہ آزاد اور خود مختار ہے۔

انگلیوں کی لمبائی:

بعض لوگوں کی پہلی (انگشت شہادت) دوسری انگلی (درمیانی) سے بہت چھوٹی ہوتی ہے اور بعض کی دونوں انگلیاں برابر ہوتی ہیں۔

پہلی انگلی اگر نسبتاً زیادہ لانبی ہو تو یہ تکبر اور تحکم کی علامت ہے۔ پادریوں یا سیاستدانوں کی انگلیوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ایسی انگلیاں رکھنے والوں کو مجازی طور پر قانون نافذ کرنے والوں میں گنا جاسکتا ہے۔

پہلی انگلی اگر دوسری انگلی سے لانبی ہو تو یہ طبیعت کے غرور اور اقتدار پسندی کی علامت ہوتی ہے۔ایسے لوگ ساری دنیا کو مطیع بنانے کی خواہش رکھتے ہیں۔اس اصول کی بہترین مثال نپولین ہے جس کی پہلی انگلی دوسری انگلی کے بالکل برابر تھی۔

اگر دوسری (درمیانی) انگلی چوکور اور موٹی ہو تو یہ نہایت گہرے غور وفکر اور کسی حد تک مریضانہ ذہنیت کی علامت ہے اور گاؤ دم (نوکدار) انگلی اس کے برخلاف لاپروا

مزاج کا پتہ دیتی ہے۔

ہاتھ کی تیسری انگلی لمبائی میں اگر پہلی انگلی کے قریب قریب برابر ہوتو ایسے لوگ اپنے فنکارانہ رجحان کے ساتھ ساتھ دولت اور مرتبے کے بڑے خواہش مند ہوں گے اور اگر تیسری انگلی بہت ہی زیادہ لانبی (یعنی دوسری کے برابر) ہوتو ایسے لوگ زندگی کو ایک جوا سمجھیں گے اور اپنی دولت بلکہ زندگی کی بھی بازی لگا دیں گے۔اس کے ساتھ ایسے لوگوں میں فنکارانہ رجحانات اور صلاحیتیں بھی زیادہ ہوں گی۔

اگر کسی ایکٹر، مقرر یا واعظ کے ہاتھ کی تیسری انگلی بڑھ نما ہوتو یہ ایک بہترین علامت ہے۔اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی میں وہ ڈرامائی اور جذباتی صلاحیتیں موجود ہیں جو لوگوں کو متوجہ اور متاثر کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

چوتھی انگلی (چھنگلی) اگر خوش شکل اور لانبی ہوتو یہ انگوٹھے کے ساتھ ساتھ ایک طرح کا توازن پیدا کرتی اور آدمی کی متاثر کرنے کی صلاحیت کا پتہ دیتی ہے۔اگر چھوٹی انگلی بہت زیادہ لانبی ہو (یعنی اتنی کہ تیسری انگلی کے ناخن تک پہنچ جائے) تو یہ آدمی کی غیر معمولی تقریری اور تحریری صلاحیتوں کا پتہ دیتی ہے۔ایسے لوگ فلسفی یا بڑے عالم ہوں گے۔ ہر موضوع پر بھروسے کے ساتھ گفتگو کرنے اور ہر موضوع پر اس طرح بحث کرنے والے ہوں گے کہ سننے والے ان کی علمیت اور قابلیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

دونوں ہاتھوں کی اہمیت:

عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ مرد کا دایاں ہاتھ دیکھنا چاہئے جب کہ عورت کا بایاں ہاتھ دیکھ کر حالات بتائیں۔ایسی کوئی بات نہیں۔دائیں ہاتھ سے ہم کسی فرد کی ذاتی محنت، اس کا کردار اور اس کا مستقبل معلوم کرتے ہیں۔جب کہ بائیں ہاتھ کو ہم وراثت کا ہاتھ

کہتے ہیں۔ہاتھ دونوں دیکھیں کیونکہ ایک ہاتھ کو دیکھ کر آپ مکمل طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ایک بات یاد رکھیں کہ اکثر لوگ بائیں ہاتھ سے کام کرتے ہیں ایسے لوگوں کا بایاں یا الٹا ہاتھ دایاں ہوگا اور سیدھا ہاتھ وراثت سے متعلق ہو جائے گا۔قانون و قاعدہ یعنی مرد وعورت دونوں کے لیے یہی ہے۔البتہ جو عورتیں خود مختار زندگی بسر کر رہی ہیں ان کا دایاں ہاتھ ہی اہمیت کا حامل ہوگا۔

اب یہ جان لیں کہ پامسٹری کے سمندر میں صرف گوہر ہی نہیں ملتے بلکہ شارک بھی ہوتی ہیں۔کرشمات کی وادی صرف پھولوں سے اٹی دھرتی ہی نہیں یہ پرخار بھی ہے۔ اس حیرت انگیز وادی کے خاموش اشارے آپ کو بہت کچھ سمجھا دیں گے۔جہاں یہ آپ کو اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کی خوشیوں کو اشارہ دے کر آپ کی جھولی کو پھولوں سے بھر دیں گے وہیں اپنی اور ان کی پریشانی اور حادثات کی نشاندہی کر کے آپ کو خون کے آنسو بہانے پر مجبور کر دیں گے۔ایسا نہ ہو کہ کسی قریبی رشتہ دار کی موت کی نشاندہی آپ کے لیے عذاب بن جائے۔نہ جاننا بھی خدا کا ایک عطیہ ہے۔آگہی کا دکھ بہت شدید اور جان لیوا ہوتا ہے۔مضبوط اعصاب اور خود اعتمادی نہ ہو تو مستقبل بینی عذاب بن جاتی ہے۔

لکیریں:

ہاتھ کی کوئی لکیر بے مقصد نہیں ہوتی۔یہ اپنے سینے میں بہت سے راز چھپائے بیٹھی ہوتی ہے۔یہ شارٹ ہینڈ نہ جاننے والے کے سامنے یہ تحریر رکھ جائے تو وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ کچھ ٹیڑھی میڑھی، لمبی چوڑی لکیریں ہیں۔یہ بے مقصد لکیریں ہیں۔یہی تحریر اگر کسی جاننے والے کے سامنے رکھ دی جائیں تو وہ آپ کو پورا مضمون پڑھ کے سنا دے گا۔اس علم، اس تحریر کو جاننے والا کبھی انہیں ٹیڑھی میڑھی لکیریں نہیں کہے گا۔

اکثر ہاتھوں پر چار نمایاں خطوط دیکھنے میں آتے ہیں۔

خط زندگی

خط ذہن

خط قلب

خط قسمت

مندرجہ بالا نمایاں خطوط کے علاوہ مندرجہ ذیل خطوط بھی کسی کسی ہاتھ پر نظر آجاتے ہیں۔یہ خطوط معلومات کا خزانہ ہوتے ہیں۔

خط شمس

خط عطارد

خط شادی

خط اطفا

خط مریخ

خط سفر

یاد رہے کہ ہر خط شروع ہونے، ختم ہونے اور جن راستوں سے وہ گزرتا ہے وہ جگہیں معین ہیں۔اگر ان معین راستوں سے ہٹ کر گزرے تو اس کے مفہوم میں فرق آجاتا ہے۔خط وہ اچھا سمجھا جاتا ہے جو رنگ میں کالا، نیلا یا سرخ نہ ہو۔ٹوٹ پھوٹ سے اور منفی علامات مثلاً کراس، جزیرہ اور نقطوں سے پاک یکساں گہرائی لئے ہوئے معین جگہ سے شروع ہو کر معین راستے سے گزرتا ہوا معین جگہ پر ہی اختتام پذیر ہو۔ایسی خوبیوں والے خط کو بہترین خط خیال کیا جاتا ہے۔

زندگی کی لکیر:

خط زندگی انسانی مزاج و کردار اور انسانی زندگی کے حالات وواقعات کے متعلق اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔اس خط کا آغاز انگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیانی حصے سے قوس حالت میں ابھار زہرہ کے گرد چکر کھا کر ہتھیلی کو کراس کر کے انگوٹھے کی نچلی بنیاد میں ختم میں ہو جاتا ہے۔یہ وہ خط ہے جو ہر ہاتھ میں موجود ہوتا ہے۔جب آپ کو کسی کے حادثات وواقعات ،صحت ،عمر،جنسی قوت،عزیز واقارب سے تعلقات، وجہ اختتام زندگی،مزاج و کردار کے متعلق بتانا ہو تو یہی خط اور اس کے ساتھ ابھار زہرہ آپ کو مطلوبہ باتیں بتائیں گے۔

بہترین خط:

جب خط زندگی اپنے صحیح مقام سے شروع ہو کر معین راستے سے گزرتا ہوا اپنے صحیح مقام پر اختتام پذیر ہو گا تو ایسے ہی خط کو ہم بہترین خط کہیں گے۔

ایسی لکیر بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ایسی لکیر اچھی صحت ،جسمانی قوت ،لمبی عمر، بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت ، اچھے مزاج و کردار،خوش اخلاق ،اہل وعیال سے محبت کرنے والے کو ظاہر کرتی ہے۔

خط زندگی جب ہتھیلی پر قوسی حالت کی بجائے تقریباً سیدھا واقع ہو۔ایسے خط زندگی کے حامل تمام عمر کسی نہ کسی مرض کا شکار رہتے ہیں۔فطرتی طور پر اپنی ذات میں مگن اور خود پرست ہوتے ہیں۔ایسا فرد اسی وجہ سے نفسیاتی یا وہمی مریض بن جاتا ہے۔ حد درجہ کنجوس اور بخیل ہوتا ہے۔مر جاتا ہے مگر اپنی ذات پر کبھی خرچ نہیں کرتا۔نہ اسے اولاد کی پرواہ ہوتی ہے۔اسے صرف اپنی خوشی اور فائدہ چاہئے۔بے حد مفاد پرست اور اوسط سے کم عمر رکھنے والا ہو گا۔

اگر خط زندگی کا آغاز اُبھار مشتری سے ہوتو یہ ایک خوشگوار علامت ہے۔ بلند مقام حاصل کرنے کی ان میں بہت خواہش ہوتی ہے۔ خود پسندی اور فضول خرچی ان کی خامی ہوتی ہے۔ بہر حال محنت اور لگن سے معاشرے میں بلند مقام حاصل کر لیتے ہیں۔

خط زندگی کی ابتدا اگر خط مریخ سے ہوتو اسے سعد تصور نہیں کیا جاتا۔ یہ ایک نحس علامت ہے۔ ایسے خط زندگی کے حامل لوگ غصے والے اور غیر مستقل مزاج ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ناکام زندگی گزارتے ہیں۔

خط زندگی سے اگر چند شاخیں نکل کر اوپر کی جانب جا رہی ہوتو یہ دنیاوی کامیابیوں کی علامت ہیں۔ اس عرصے میں مال و دولت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

اگر زندگی کی لکیر ٹوٹی پھوٹی ہوتو یہ نحس علامت ہے۔ اس مرتبہ میں کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے۔ اگر ٹوٹ دونوں ہاتھوں پر ایک ہی مقام پر ہوتو حادثے کے خطرناک یعنی جان لیوا ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔ احتیاط لازم ہے۔

اگر ٹوٹی ہوئی لکیر پر مربع کا نشان ہوتو یہ حفاظت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ ایسے شخص کو موت کے منہ سے دست قدرت نکال لیتا ہے۔

زندگی کی لکیر پر افقی خطوط ایسے خط الجھنوں، رکاوٹوں اور مشکلات کو ظاہر کرتے ہیں۔

خط زندگی پر جزیرہ صحت کی خرابی کی علامت ہے۔

خط زندگی پر کراس بھی خطرے کو ظاہر کرتا ہے۔

دوہری خط زندگی، جسمانی توانائی کے لحاظ سے بہتر ہوتی ہے۔

خط ذہن:

خط ذہن یا خط دماغ ہتھیلی کی دوسری بڑی لکیر ہے۔ یہ بھی خط زندگی کی طرح تقریبا

تمام ہاتھوں پر موجود ہوتی ہے لیکن کبھی کسی ہاتھ پر صرف ایک افقی لکیر نظر آتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو ہم اسے دماغ کی لکیر تصور کریں گے اور اگر اس قسم کی دو متوازی یا غیر متوازی لکیریں ہو تو ہم نیچے والی لکیر کو دماغ کی لکیر کہیں گے۔ اس لکیر کا آغاز زندگی کی لکیر کے آغاز سے ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ ابتدا میں زندی کی لکیر سے علیحدہ بھی شروع ہوتی ہے۔ یہاں سے یہ تمام انگلیوں کے متوازی چلتی ہوئی ہتھیلی کے باہر کی قدرے خم کھا کر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اگر دماغ کی لکیر اور زندگی کی لکیر شروع میں آپس میں ملی ہوئی ہوں تو زندگی کی لکیر ابتدا ہی کو دماغ کی لکیر سمجھیں گے۔ بہت کم ہاتھوں میں یہ دوہری بھی ہوتی ہے۔

خط ذہن کی اہمیت:

خط ذہن یا خط دماغ، کردار، تعلیم، دماغی امراض کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر یہ صحیح حالت میں ٹوٹ پھوٹ سے پاک اپنی فطری شکل میں موجود ہو تو ایسی لکیر کا حامل اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہوگا۔ ایسے لوگ اپنے ذہن اور عقل وشعور کی بدولت معاشرے میں بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بے حد ذہین اور حقیقت پسند ہوں گے اور اچھی یادداشت کے مالک ہوں گے۔

اگر خط دماغ ہتھیلی پر مدہم اور کٹا ہوا ہو تو ایسے خط رکھنے والے محدود ذہنی صلاحیتوں اور غیر تعمیری سوچ کے مالک ہوتے ہیں۔

خط ذہن زندگی کی لکیر سے جدا ہو اور ہتھیلی پر سیدھا نقش ہو تو یا اگر دماغ کی لکیر زندگی کی لکیر سے جدا ہو تو ایسا شخص مہم جوئی کا شوقین ہوگا۔

اگر دماغ کی لکیر ہتھیلی پر سیدھی نقش ہو تو ایسے شخص کا پتہ دیتی ہے جو غیر معمولی قوت ارادی کا مالک ہوگا مگر حصول منزل کے لیے اکثر اوقات منفی طرز عمل اختیار کرے

گا۔اپنی راہ کی ہر دیوار کو ٹھوکروں سے گرا دے گا۔خود غرض اور سخت مزاج ہو گا۔

خط زندگی اور خط ذہن جب ہتھیلی پر کافی دور تک ملے ہوں تو حساس شکی مزاج، سست رو اور بحث و مباحثہ کی طرف رجحان رکھنے والے ایسی لکیر کے حامل ہوتے ہیں۔

دماغ کی دوہری لکیریں:

ایسی دوہری لکیریں بہت کم ہاتھوں میں دیکھی گئی ہیں۔

ایسے شخص کی ذہنی صلاحیتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

رقم سے معاملات، ورثے اور دیگر فوائد کے متعلق سعد علامت ہے اسے دوہری شخصیت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔

خط کا اختتام دوشاخہ پر ہونا:

یہ ایک متوازن شخصیت کی علامت ہے۔ایسے لوگ مختلف پیشوں میں رہ کر بھی کامیاب رہتے ہیں۔سہ شاخہ بھی ایسے لوگوں کو ظاہر کرتا ہے۔

خط ذہن پر کراس، جزیرہ یا ستارہ اچھی علامت نہیں ہیں۔جزیرہ ذہنی پریشانی کو، کراس کسی خطرے یا حادثے کو ظاہر کرتا ہے جب کہ خط ذہن سے نکل کر اوپر جانے والی لکیریں کامیابی اور ذہنی صلاحیت میں اضافے کو ظاہر کرتی ہیں اور نیچے والی شاخیں ناکامی یا ذہنی صلاحیتوں کے ماند پڑنے کو ظاہر کرتی ہیں۔

دل کی لکیر:

اس لکیر کا تعلق پیار، ہمدردی، جذباتی رویے، قلبی معاملات کے ساتھ ہے۔یہ یکسر محبت کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ظاہر کرتی ہے۔علاوہ ازیں امراض قلب کا بھی اس لکیر سے تعلق ہے۔ہتھیلی میں افقی حالت میں دو لکیریں ہوتی ہیں۔ان میں سے اوپر والی دل کی لکیر اور نیچے والی دماغ کی لکیر کہلاتی ہے۔یہ انگشتِ شہادت یعنی پہلی

انگلی یا انگشت زحل یعنی دوسری انگلی کے نیچے سے شروع ہو کر ہتھیلی کو پار کرتے ہوئے چوتھی انگلی کے نیچے تک چلی جاتی ہے۔ بعض اوقات دل کی لکیر بالکل غائب ہو جاتی ہے۔

اگر ہتھیلی پر صرف ایک افقی لکیر ہو تو یہ دماغ کی لکیر کہلائے گی۔ ایسے شخص کا دماغ اس کے دل پر حکمرانی کرتا ہے۔ ایسے شخص میں جذباتیت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

خط قلب اپنی فطری حالت میں:

یہ خط ایسے فرد کو ظاہر کرتا ہے کہ جو پیار و محبت، ایثار و وفا کا پتلا ہوگا۔ سب کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے والا اور بہترین کردار کا مالک ہوگا۔

دل کی چھوٹی لکیر:

اگر یہ لکیر چھوٹی ہو تو آدمی کی جذباتی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہوں گی۔

ٹوٹی پھوٹی دل کی لکیر:

یہ ایسے آدمی کی علامت ہے جو قلبی معاملات میں متوازن نہیں ہوتا۔ حسن پرست اور دل پھینک ہوتا ہے۔ طوطا چشم ہوتا ہے۔ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی دھوکہ اور فریب کرنے سے باز نہیں آتا۔

خط قلب کا آغاز زحل کے ابھار سے ہونا:

ایسے لوگ ٹوٹی پھوٹی لکیروں والوں کی طرح مطلبی، طوطا چشم اور خود غرض ہوتے ہیں۔ پیار اور محبت سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ اس علامت کا اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے۔

تین خطوں کا مشترکہ آغاز:

خط زندگی، خط ذہن، خط قلب کا مشترکہ آغاز انتہائی نحس علامت ہے۔ حامل لکیر اتفاقی اور حادثاتی موت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ خواہ مخواہ کسی خطرے میں کودنا اور بے

موت مرجانا ایسے لوگوں کو جان لیوا مہمات سے گریز کرنا چاہئے۔

دل یا ذہن کی لکیر کا شاخ دار اختتام:

یہ نشانی صاحب اولاد اور ازدواجی زندگی خوشگوار گزارنے کی علامت ہے۔

ذہن کی لکیر پر کراس یا جزیرہ ہونا:

اس خط پر کراس دل کے امراض کا اظہار کرتا ہے۔ایسے امراض سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ جب کہ جزیزہ امراضِ قلب کے علاوہ قلبی معاملات میں مشکل حالات کو ظاہر کرتا ہے۔اگر دل کی لکیر سے چھوٹی چھوٹی لکیریں نیچے گزر رہی ہوں تو محبت میں مایوسی کی علامت ہے۔

قسمت کی لکیر:

زندگی، دماغ اور دل کی لکیریں ہتھیلی کی بڑی لکیریں ہیں اور یہ عام طور پر واضح ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ قسمت، صحت، شہرت کی لکیریں کبھی مدہم اور کبھی بالکل غائب ہو جاتی ہیں۔اب ہم آپ کو قسمت کی لکیر کے بارے میں بتائیں گے۔یہ لکیر مال و دولت، ذریعہ آمدنی، کاروبار، غربت، امارت، دنیوی حیثیت کو ظاہر کرتی ہے۔یہ لکیر دوہری ہو تو دوہری آمدنی کو ظاہر کرے گی اور اگر سرے سے نہ ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس کی قسمت ہی نہیں ہے بلکہ یہ سعد نشان سمجھا جاتا ہے۔
ایسے لوگ منہ میں سونے کا چمچہ لے کر پیدا ہوتے ہیں اور تمام عمر راحت اور خوش بختی ان کے ساتھ چلتی ہے۔ان کا مقدر دن بدن بہتر سے بہتر ہوتا جاتا ہے۔

قسمت کی بری لکیر:

یہ لکیر ٹوٹی پھوٹی، پتلی اور مدہم ہوتی ہے۔ یہ فطری خط کی ضد ہے۔یہ ایک نحس علامت ہے۔غریب گھرانے میں پیدا ہونے والا تمام عمر حالات کی چکی میں پستا

رہتا ہے۔ ایسے لوگ نہ صرف بچپن غربت اور بدحالی میں گزارتے ہیں بلکہ بعد میں بھی وہ کبھی کبھی انتہائی کوشش اور محنت کے باوجود منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتے۔

لکیر قسمت کا لکیر زندگی سے آغاز ہونا:

ابتدائی زندگی مشکل گزرتی ہے۔ غریب گھرانے سے تعلق ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ محنت سے ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور انجام بخیر ہوتا ہے۔

قسمت کی لکیر کا درمیان سے مدہم ہونا:

جہاں سے یہ خط مدہم ہوتا ہے وہاں سے حامل کے مالی حالات خراب ہوتے جاتے ہیں اور جب یہ دوبارہ گہرا ہو جاتا ہے تو حالات دوبارہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

قسمت کی لکیر کا تیسری انگلی پر ختم ہونا:

اگر خط قسمت کا اختتام دوسری انگلی کی بجائے تیسری انگلی کے نیچے ہو تو فنون لطیفہ میں کامیابی کی نشاندہی کرتی ہے۔

قسمت کی لکیر کا خط قلب پر ختم ہونا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی قلبی معاملے میں ایسے شخص کا کاروبار متاثر ہوگا یا دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کوئی غلط فیصلہ کرے گا جو اسے مالی مشکلات میں گرفتار کر دے گا۔ کاروبار ٹھپ ہو سکتا ہے۔

لکیر قسمت سے نکل کر کچھ لکیروں کا اوپر جانا:

یہ سعد علامت ہے۔ کاروبار، دولت دنیا میں اضافہ ہوگا جب کہ نیچے آنے والی لکیریں اس کے برعکس ہوتی ہیں۔ تنزلی، بدقسمتی، روزگار میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اس لکیر پر جزیرہ پریشانیوں اور مصائب کی علامت ہے۔ افقی خطوط روزگار میں رکاوٹوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ مالی پریشانی اور بدحالی کو ظاہر کرتے ہیں۔

شہرت کی لکیر:

شمس کی لکیر، شہرت کی لکیر اور کامیابی کی لکیر ایک ہی لکیر کے تین نام ہیں۔ اس کا تعلق شہرت، کامیابی اور خوش قسمتی سے ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہو گمنامی کی زندی نہیں گزارتا۔ مشہور و معروف شخصیات کے ہاتھوں پر ہوتی ہے۔ یہ ٹوٹ پھوٹ سے پاک، صحیح اور فطری حالت میں بہت کم ملتی ہے۔ اگر کسی خوش قسمت کے ہاتھ پر مضبوط اور فطری حالت میں ہو تو بہت ہی سعد علامت ہے۔ ایسے لوگ لافانی شہرت کے مالک ہوتے ہیں۔ دولت عزت و شہرت ان کے قدم چومتی ہے۔ یہ معاشرے کی آنکھ کا تارا ہوتے ہیں۔

نقص سے بھرپور خط شہرت:

ایسے خط کے حامل زندگی میں نشیب و فراز سے دوچار رہتے ہیں۔ اگر اپنی محنت سے عزت حاصل بھی کر لیں تو لکیر کے ٹوٹنے یا مدہم ہوتے ہی ساری عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ چند روز اگر شہرت حاصل ہوتی ہے تو اس کے ٹوٹتے ہی گمنامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

شمس کی لکیر کا زندگی کی لکیر سے آغاز ہونا:

اگر خط شمس، خط زندگی سے شروع ہو تو ایسے شخص کو ظاہر کرتا ہے جس کو ترقی، عزت و شہرت پر پہنچانے والے اس کے عزیز و اقارب ہوتے ہیں۔ ان کی مدد سے بے پناہ ترقی کرتا ہے۔

خط شمس پر نحس علامتیں:

سکینڈل اور بدنامی کا خطرہ ہے۔ جزیرے کا موجود ہونا عزت و شہرت کی راہ میں رکاوٹ ہوگی اور افقی خطوط بھی عزت و شہرت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کریں گے۔

خط شہرت اگر خط قلب کے اوپر سے شروع ہو تو آخری عمر میں عزت و شہرت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایسے لوگ خود اپنی کوششوں اور محنتوں سے یہ مقام حاصل کرتے ہیں۔

صحت کی لکیر:

اس لکیر کا آغاز عطارد کے ابھار کے نیچے سے یا عطارد کے ابھار سے ہوتا ہے۔ یہاں سے نکل کر یہ لکیر ہاتھ کے نچلے حصے کی طرف جاتی ہے اور ابھار قمر و ابھار زہرہ کے درمیانی حصے میں ختم ہو جاتی ہے۔ یہ لکیر آنے والے امراض کا اور تجارتی اور کاروباری امور کا بھی پتہ دیتی ہے۔

ٹوٹا پھوٹا خط عطارد:

ناقص، ٹوٹا پھوٹا خط اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ اس سے بہتر ہے کہ یہ لکیر سرے سے موجود ہی نہ ہو۔ اس لکیر کا نہ ہونا ایک اچھی علامت ہے جب کہ نقائص والے خط کے مالک مختلف بیماریوں میں گھرے رہتے ہیں۔

شادی کی لکیر:

شادی کی لکیر عطارد کے ابھار پر ہوتی ہے۔ عطارد کے ابھار پر افقی لکیریں شادی کے علاوہ دلی لگاؤ کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ یہ خطوط ہتھیلی کے باہر کی طرف سے شروع ہوتی ہیں اور ابھار عطارد پر جا کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس خط کا تعلق پیار و محبت، گھریلو لڑائی جھگڑوں، طلاق، بچوں اور خوشگوار ازدواجی تعلقات سے ہے۔ بہترین خط شادی طویل گہرا ہوتا ہے۔ ایسی لکیر کے حامل کی ازدواجی زندگی قابل رشک ہوتی ہے۔

شادی کی لکیر کا ناقص ہونا:

یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ مختصر ازدواجی زندگی ناچاقی، پریشانیوں کی علامت ہے۔

ایسی لکیر کے حامل شادی کے بعد بہت سے مسائل میں گھر جاتے ہیں۔ جب کہ عطارد کے ابھار پر بہت سے گہرے اور واضح خطوط (کیونکہ معمولی یا مدہم خطوط شادی کی نشاندہی نہیں کرتے) یا بہت گہرے خطوط زیادہ شادیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

شادی کی لکیر کا دوشاخہ ہونا:

اگر شروع میں شادی کی لکیر دو شاخہ ہو تو ایسی لکیر کے حامل مرد ہو یا عورت کی منگنی بہت لمبے عرصے تک قائم رہتی ہے۔ دوشاخہ ختم ہوتے ہی شادی ہو جاتی ہے۔ یعنی شادی میں تاخیر تو ہو گی مگر ہو گی ضرور۔

لکیر کا اختتام دوشاخہ پر ہونا:

ایسی صورت میں شادی ہو جاتی ہے اور میاں بیوی خوشگوار زندگی گزار رہے ہوتے ہیں کہ کوئی چپقلش پیدا ہو جاتی ہے۔ زندگی بے سکون ہو جاتی ہے اور آخر کار نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ ایک بُرا خط ہے۔

کراس اور عمودی خطوط کی موجودگی:

خط شادی پر کراس یا خطوط کا مطلب ہے کہ ازدواجی زندگی میں کچھ سخت موڑ بھی آسکتے ہیں۔ یہ ناخوشگوار حالات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

لکیر کا مدہم یا گہرا ہونا:

جیسے دوسرے خطوط گہرے یا مدہم ہوں تو ان بیانات میں فرق آجاتا ہے۔ ایسے ہی خط شادی اگر گہرا ہو تو اچھا ہوتا ہے۔ خوشگوار ازدواجی ماحول، باہم محبت ہو گی جب کہ مدہم خط پیار و محبت میں کمی اور اختلافات کا اشارہ کرتا ہے۔

اولاد کی لکیریں:

خط شادی کے اوپر چھوٹے چھوٹے عمودی خطوط اولاد کی نشاندہی کرتے ہیں۔ان خطوط کو آپ بچوں کی نشاندہی کرنے والے خطوط بھی کہہ سکتے ہیں۔اس سے بچوں کی تعداد کا بھی علم ہوتا ہے اور یہ بیٹے یا بیٹی کا فرق بھی ظاہر کرتے ہیں۔اگر یہ خط گہرے ہوں گے تو لڑکوں کو اور مدہم ہوں گے تو لڑکیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔اگر کوئی افقی خط عمودی خط کو کاٹ رہا ہو تو یہ نومولود کی زندگی کو خطرے میں ظاہر کرتے ہیں۔ نمایاں اور بے عیب خط ظاہر کرتے ہیں کہ ایسے بچے معاشرے میں نمایاں مقام حاصل کریں گے اور صحت کے لحاظ سے بھی بہتر زندگی گزاریں گے۔جب کہ غیر نمایاں خطوط اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

اولاد کی لکیروں پر جزیرہ:

اگر خط اطفال پر جزیرہ ہو تو نومولود کی خرابی صحت کو ظاہر کرتا ہے۔

سفر کی لکیریں:

قمر کے ابھار پر ہتھیلی کے باہر کی جانب سے آنے والے خطوط سفر کے خطوط کہلاتے ہیں۔جب یہ خط نقائص سے مبرا ہو اور سیدھا آخر میں نیچے کی طرف نہ مڑ رہا ہو تو اچھا خط سمجھا جائے گا۔کیونکہ ایسے سفر وسیلہ ظفر ہوتے ہیں۔اگر خط سفر اوپر کو اٹھ رہا ہو تو یہ ایک علامت ہے کہ ایسے خطوط کامیابیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔خوشگوار سفر کے علاوہ مالی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ایسا سفر ہر لحاظ سے مفید ہوتا ہے۔

خط سفر کی منفی علامت سے ایک بری علامت اس کا ٹوٹا ہوا ہونا ہے۔کیونکہ کراس اور جزیرے کی علامت فقط یہ ظاہر کرتی ہے کہ دولت و دنیا ضائع ہو سکتی ہے۔سفر کے دوران مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

خط سفر اگر ٹوٹا ہوا ہو تو اس میں اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ حامل صرف دولت دنیا سے ہی نہیں بلکہ دولت جان سے بھی ہاتھ دھو سکتا ہے۔ اسی لیے اسے بری علامت سمجھا جاتا ہے۔

خوش قسمتی کی مختلف علامات:

مشتری کے ابھار پر کراس کا نشان یقینی کامیابی کی نشانی ہے۔ مشتری کا ابھار بذات خود لیڈرانہ صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ خطوط دماغ اور دل کے مابین کراس روحانیت کو ظاہر کرتا ہے اور اسے کراس صوفیانہ کہتے ہیں۔

شمس کے ابھار پر ستارہ شہرت کی یقینی علامت ہے اور یہ پروفیسر اور مصنف ہونے کی علامت ہے۔ عطارد کے ابھار پر ستارہ انجینئر اور جہاز راں کے ہاتھ پر عموماً ہوتا ہے۔ مجاہد کے ہاتھ میں قمر کے ابھار پر ستارہ دیکھا جا سکتا ہے۔ عطارد کے ابھار پر ستارہ ایسے لوگ عموماً اخبار نویس بنتے ہیں۔ قسمت کی لکیر پر ترشول کا ہونا روشن مستقبل کی علامت ہے۔ مشتری کے ابھار پر جہاز راں کے ہاتھ پر نظر آتا ہے۔

عطارد کے ابھار پر مثلث ہو تو یہ مقرر بننے کی نشانی ہے۔

مریخ منفی پر مثلث نقاد ہونے کی نشانی ہے اور مثبت مریخ پر مجسٹریٹ کی۔ مثلث شمس کے ابھار پر ہو تو ایسے افراد مزاحیہ فنکار بنتے ہیں۔ عطارد کے ابھار پر مثلث ہو تو بہترین مقرر، قابل احترام ہستی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ شمس کے ابھار پر دائرے کا ہونا یقینی کامیابی کی علامت ہے۔

پتلی ہتھیلی اور لمبے یا چھوٹے ہاتھ:

پتلی، سخت اور خشک ہتھیلیاں ڈرپوک، فکرمند اور اذیت پسند مزاج کا پتہ دیتی ہیں۔ اس کے برخلاف بہت موٹی، نرم اور بھری ہتھیلی نفسانی خواہشات کی زیادتی کی

علامت ہے۔ ہتھیلی اگر مضبوط، لچکدار اور انگلیوں کے متناسب (لمبائی میں) ہو تو یہ آدمی کے متوازن مزاج، توانائی اور تیز ذہانت کا پتہ دیتی ہے۔

اگر ہتھیلیاں (جن کے درمیان میں گڑھا سا ہوتا ہے یا اتھلی ہوتی ہیں) وہ بدقسمتی کی نشانی مانی جاتی ہیں۔ ایسی ہتھیلیاں رکھنے والوں کو بہت سی مایوسیوں اور ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں میں نے ایک اور بات کا بھی مشاہدہ کیا ہے جس کا ذکر دست شناسی کی کتابوں میں نہیں ملتا کہ یہ کھوکھلا پن عام طور پر ہتھیلی کی کسی نہ کسی لکیر کے پاس زیادہ نمایاں رہتا ہے اور دوسری جگہوں پر کم۔ اگر یہ کھوکھلا پن زندگی کی لکیر کی طرف مائل رہا تو ایسے آدمی کو گھریلو معاملات میں مایوسیوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑے گا اور ہاتھ کی دوسری علامات اگر خراب صحت اور بیماریوں کا پتہ دے رہی ہوں تو یہ کھوکھلا پن کمزوری اور خراب صحت کی ایک مزید علامت بن جائے گا۔

اگر قسمت کی لکیر کے نیچے کھوکھلا پن ہو تو ایسا آدمی کاروبار، روپے پیسے اور دوسرے دنیاوی معاملات میں ناکام رہے گا۔ اور یہ کھوکھلا پن دل کی لکیر کے نیچے نمایاں ہو تو عشق و محبت کے معاملات میں ناکامی کا پتہ دے گا۔

دست شناسی کے دوسرے ماہرین کی اس بات سے میں متفق نہیں ہوں کہ ذہانت اور فراست کے لیے انگلیوں کا ہتھیلی سے زیادہ لمبا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اصولاً ہتھیلی انگلیوں سے زیادہ لمبی کبھی نہیں ہو سکتی۔ پھر چوکور، بٹہ نما یا فلسفیانہ ہاتھ کی صورت میں تو یہ شرط پوری ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے یہ کہنا کہ ذہانت اور فراست کے لئے انگلیوں کا ہر صورت میں ہتھیلی سے زیادہ لمبا ہونا ضروری ہے۔ بالکل غلط اور گمراہ کن ہے۔

لمبے اور چھوٹے ہاتھ:

یہ بات ذہن نشین کر لینے کے قابل ہے کہ عام طور پر لمبے اور بڑے ہاتھ والے نہایت نفیس اور باریک قسم کے کام کرنے اور اپنے کام میں بڑے تفصیل پسند ہوتے ہیں اور اس کے برخلاف چھوٹے چھوٹے ہاتھ رکھنے والے بڑے کام پسند کریں گے اور اپنے کام میں تفصیل کی اتنی پرواہ نہ کریں گے۔ مجھے ایک مرتبہ بانٹاسٹریٹ (لندن) کے ایک مشہور جوہری کے کارخانے میں کام کرنے والوں کے ہاتھ دیکھنے کا موقع ملا۔ میں نے وہاں قریب سو آدمیوں کے ہاتھ دیکھے مگر ایک آدمی کے ہاتھ بھی بیان کردہ اصول کے خلاف نہ تھے۔ یعنی سب کے ہاتھ لانبے اور بڑے تھے۔ ایک آدمی جس کے ہاتھ غیر معمولی طور پر لمبے اور بڑے تھے اپنے کام کی نفاست اور باریکی کے لئے شہرت رکھتا تھا۔

اس کے برخلاف چھوٹے ہاتھ رکھنے والے ہمیشہ بڑے بڑے منصوبے بناتے رہتے ہیں اور اکثر یہ منصوبے اتنے عظیم ہوتے ہیں کہ ان کی تکمیل بھی ان کی طاقت سے باہر ہوتی ہے۔ ایسے لوگ بڑے بڑے کاروباری اداروں کی تنظیم اور جماعتی کاموں کو پسند کرتے ہیں۔ عام طور پر چھوٹے ہاتھ رکھنے والوں کی تحریر بھی بڑی ہوتی ہے۔ (موٹے موٹے حروف میں لکھتے ہیں)۔

ہاتھ کے ابھار، ان کے مقامات اور مفہوم:

ہتھیلی پر جو مختلف ابھار ہوتے ہیں۔ انہیں میں ہاتھوں کی ساخت کی بحث ہی سے متعلق سمجھتا ہوں اور اسی لئے ان کا ذکر کتاب کے اس حصے میں کر رہا ہوں۔ اس موقعے پر میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کام کاج کی کثرت سے ہتھیلی کی کھال (جلد) موٹی ہو سکتی ہے۔ مگر اس سے ہتھیلی کے مختلف ابھار نہ دب سکتے ہیں

اور نہ غائب ہو سکتے ہیں۔ ہتھیلی کے یہ ابھار جسمانی ساخت کی خصوصیات کا اظہار کرتے ہیں۔ جو قانون توریث اور مختلف نسلوں کے میل جول کے قانون کے اثرات کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ہتھیلی کے مختلف ابھاروں کے ناموں (مثلاً زہرہ کا ابھار، مریخ کا ابھار وغیرہ) کا جہاں تک تعلق ہے میں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ نام میں نے قدیم دست شناسوں کی طرح فلکیات سے دست شناسی کے کسی تعلق کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال نہیں کئے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ فلکیات اور دست شناسی کے درمیان کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ دونوں میں ضرور گہرا تعلق موجود ہے۔ مگر میرا مقصد چونکہ دست شناسی کو ایک علیحدہ اور مکمل علم کی حیثیت سے پیش کرنا ہے اس لئے میں فلکیات کی بحثوں سے گریز کروں گا میں نے ابھاروں کے لئے زہرہ، مریخ، زحل وغیرہ نام صرف اس لئے استعمال کئے ہیں کہ پڑھنے والے آسانی سے ان خاصیتوں کو سمجھ سکیں۔ مختلف سیاروں کے نام کے ساتھ مختلف صفات اس قدر مشہور اور رائج ہوگئی ہیں کہ ان کی بجائے اگر میں اعداد وغیرہ استعمال کرتا تو پڑھنے والوں کے لئے ان ہاتھوں کے ابھاروں اور صفات وغیرہ کو سمجھنا اور ذہن نشین کرنا اتنا آسان نہ ہوتا۔

زہرہ کا ابھار:

انگوٹھے کی جڑ کے پاس ہتھیلی میں جو ابھار پایا جاتا ہے اسے زہرہ کا ابھار کہتے ہیں۔ اگر یہ ابھار غیر معمولی طور پر بڑا نہ ہو تو عورت اور مرد کے لئے ایک اچھی علامت ہے۔ یہ ابھار ہتھیلی کے سب سے اہم خونی خلیوں کی نالی کو چھپائے رہتا ہے۔ جسے ہتھیلی کی کمان بھی کہتے ہیں۔ اگر زہرہ کا ابھار نمو یافتہ اور متناسب طور پر بڑا ہو تو تندرستی اور توانائی کی علامت ہے۔ چھوٹا اور کمزور سا ابھار صحت اور جذبات کی کمی کو

ظاہر کرتا ہے۔

زہرہ کا ابھار محبت، دوسروں کے ساتھ مروت اور ہمدردی، دوسروں کو خوش رکھنے کی خواہش، حسن پرستی، رنگ و بو سے الفت، موسیقی کے ذوق اور مخالف جنس کی طرف میلان کے جذبات کو ظاہر کرتا ہے۔

مشتری کا ابھار:

پہلی انگلی (انگشت شہادت) کی جڑ کے پاس والا ابھار مشتری کا ابھار کہلاتا ہے۔ اگر ابھار نمو یافتہ اور بڑا ہو تو پر امنگ طبیعت، غرور، ہر کام میں جوش و خروش اور اقتدار و طاقت کی خواہش کے جذبات کا پتہ دیتا ہے۔

زحل کا ابھار:

زحل کا ابھار دوسری یعنی درمیانی انگلی کی جڑ کے پاس ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں ابھار ہوتا ہے وہ تنہائی اور خاموشی پسند محتاط، اپنے کام میں مخلص اور سنجیدہ علوم کے مطالعے کی طرف راغب اور مذہبی یا کلاسیکی قسم کی موسیقی پسند کرنے والے ہوتے ہیں۔

شمس کا ابھار:

تیسری انگلی کی جڑ کے پاس یہ ابھار ہوتا ہے جسے اپولو کا ابھار بھی کہتے ہیں۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں یہ ابھار نمایاں اور بڑا ہوتا ہے ان کی جمالیاتی حس بڑی تیز ہوتی ہے۔ چاہے وہ کسی فن لطیف سے تعلق رکھتے ہوں یا نہیں۔ یہ لوگ مصوری، شاعری، ادب اور دوسرے تخیلاتی کاموں سے بڑا شغف رکھتے ہیں۔ ان کے خیالات اور جذبات بلند اور باوقار ہوتے ہیں۔

عطارد کا ابھار:

چھوٹی انگلی کی جڑ کے پاس والا ابھار عطارد کا ابھار کہلاتا ہے۔ یہ ابھار تغیر پسندی، سفر کے ذوق، جذبات، طنز و مزاح، فکر و بیان کی تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر ہاتھ کی دوسری لکیریں اور علامات وغیرہ موافق ہوئیں تو یہ ابھار ان کے بہتر اثرات کو دو چند کر دیتا ہے اور اگر دوسری علامات مخالف ہوئیں تو اس ابھار کی وجہ سے آدمی کی بدقسمتی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

مریخ کا ابھار:

اس نام کا ابھار ہاتھ میں دو جگہ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو مشتری کے ابھار کے نیچے اور زندگی کی لکیر کے اندر کی طرف ہوگا اور زہرہ کے ابھار کے برابر ہوتا ہے۔ یہ ابھار جرات اور ہمت کی علامت ہے لیکن زیادہ بڑا ہو تو جھگڑالو اور لڑاکا مزاج کا پتہ دیتا ہے۔

دوسرا ابھار عطارد اور ہلال کے ابھاروں کے درمیان ہوتا ہے جن کے ہاتھ میں ابھار نمایاں ہوتا ہے وہ جرات کے ساتھ ساتھ تحمل کے بھی مالک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ پر قابو رکھنے، قناعت کرنے اور ناحق کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔

قمر کا ابھار:

ہلال کا ابھار ہتھیلی کے کنارے پر مریخ کے ابھار کے نیچے اور زہرہ کے ابھار کے بالکل مقابل ہوتا ہے۔

یہ ابھار مزاج کی شائستگی، قوت، تخیل، خوبصورت مناظر کی محبت رومان پسندی، شاعری اور تصوری ادب سے شغف ظاہر کرتا ہے۔

ابھاروں کا جھکاؤ:

اگر ہتھیلی کے دو مختلف ابھار ایک دوسرے کی طرف مائل اور جھکے ہوئے ہوں تو دونوں کی خصوصیات مل جاتی اور متحدہ اثر رکھتی ہیں۔

مثال کے طور پر اگر زحل کا ابھار، مشتری کے ابھار کی طرف جھکا ہوا ہو، تو اس کے نتیجے میں سنجیدہ چیزوں سے شغف کے ساتھ ساتھ احتیاط پسندی کے اور مذہبی رجحانات پیدا ہوں گے۔

اگر زحل کا ابھار، سورج کے ابھار کی طرف مائل ہو تو زحل کے اثر سے پیدا ہونے والے سنجیدہ افکار و خیالات کے ساتھ ساتھ فنون لطیفہ کا ذوق بھی اثر دکھائے اور اسی طرح سورج کا ابھار اگر عطارد کے ابھار کی طرف مائل ہو تو آدمی کے سائنٹیفک اور کاروباری مزاج پر فنون لطیفہ کا ذوق بھی اثر انداز ہوگا۔

ہاتھ کی لکیریں:

ہاتھ کی لکیروں میں سات لکیریں زیادہ اہم ہیں اور سات کم اہم۔ سات اہم لکیریں یہ ہیں:

زندگی کی لکیر

جو زہرہ کے ابھار کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

دماغ کی لکیر:

جو انگلیوں کی جڑوں کے قریب دماغ کی لکیر کے متوازی ہے۔

دل کی لکیر:

جو انگلیوں کی جڑوں کے قریب دماغ کی لکیر کے متوازی ہے۔

حلقہ زہرہ:

جو دل کی لکیر کے اوپر پایا جاتا اور عام طور پر زحل اور سورج کے ابھاروں کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔

صحت کی لکیر:

جو عطارد کے ابھار سے شروع ہو کر ہتھیلی کے نچلے حصے تک جاتی ہے۔

شمسی لکیر:

جو عام طور پر مریخ کے میدان سے شروع ہو کر اوپر کی طرف سورج کے ابھار تک جاتی ہے۔

قسمت کی لکیر:

جو ہتھیلی کے بیچوں بیچ کلائی سے شروع ہو کر زحل کے ابھار تک جاتی ہے۔

سات ذیلی یا کم اہم لکیروں کی تفصیل یہ ہے۔

مریخ کی لکیر:

جو مریخ کے ابھار سے شروع ہوتی اور زندگی کی لکیر کے اندر رہتی ہے۔

صحت کی معاون لکیر:

جو صحت کی لکیر کے متوازی ہوتی ہے۔

وجدان کی لکیر:

جو ایک نیم دائری شکل میں عطار کے ابھار سے ہلال کے ابھار تک پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

شادی کی لکیر:

افقی لکیر جو عطارد کے ابھار پر ہوتی ہے۔

کنگن:

یا تین لکیریں جو کلائی پر پائی جاتی ہیں۔

دماغ کی لکیر:

ہتھیلی کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔

بالائی حصہ:

جس میں انگلیاں اور مشتری، زحل، سورج، عطارد اور مریخ کے ابھار شامل ہوتے ہیں۔

دماغی اور ذہنی کیفیات اور زیریں حصہ جسمانی اور مادی کیفیات پیش کرتا ہے۔

اس واضح تقسیم کو ذہن نشین کر لینے کے بعد دست شناسی کا طالب علم کسی آدمی کے کردار کا اندازہ با آسانی لگا سکتا ہے۔اس قسم کی تقسیم کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔مگر یہ بڑی مفید اور صحیح نتائج پر پہنچانے والی ہے۔

ہاتھ کی لکیروں کے متعلق اصول یہ ہیں کہ لکیریں صاف اور واضح ہوں نہ بہت زیادہ چوڑی ہوں اور نہ ہلکے رنگ کی شکستہ اور ٹوٹی ہوئی نہ ہوں۔لکیروں کے بیچ میں کسی قسم کے جزیزے وغیرہ نہ ہوں۔

ہلکے رنگ کی یا بہت مدہم لکیریں ایک طرف کمزور صحت کا پتہ دیتی ہیں تو دوسری طرف ان سے آدمی میں توانائی اور قوت فیصلہ کی کمی کو ظاہر ہوتی ہے۔

سرخ لکیروں سے اچھی صحت، امنگ بھرے، عامل اور جوشیلے مزاج کا پتہ چلتا ہے۔

جن لوگوں کے ہاتھ کی لکیریں زرد رنگ کی ہوتی ہیں وہ صفراوی مزاج کے مالک اور

جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ نیز یہ لوگ بڑے کم گو، کم آمیز اور مغرور طبیعت رکھنے والے ہوتے ہیں۔

نہایت گہرے اور قریب قریب سیاہ رنگ کی لکیریں افسردہ مزاجی اور غم پسندی کا پتہ دیتی ہیں۔ ایسے لوگ خود پسند، الگ تھلگ رہنے والے اور انتقام پسند ہوتے ہیں یہ دوسروں کو کم ہی معاف کرتے ہیں۔

ہاتھ دیکھتے وقت یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ نئی نئی لکیریں نمودار بھی ہوسکتی ہیں، لکیریں مدہم بھی پڑسکتی ہیں اور غائب بھی ہوسکتی ہیں۔ دست شناسی کا کام یہ ہے کہ وہ انسان کی فطرت کے برے رجحانات کا اندازہ کرکے اسے آنے والے خطرات سے خبردار کرے۔ ان رجحانات پر قابو پانے کا دارومدار بالکل اس آدمی کے اپنے ارادے اور عزم پر ہے اور یہ دیکھ کر ماضی میں اس کی فطرت نے کس طرح خرابیوں اور برائیوں پر قابو حاصل کیا ہے۔ دست شناس یہ کہہ سکتا ہے کہ مستقبل میں بھی ان پر قابو پانا ممکن ہوگا یا نہیں۔ کسی کا ہاتھ دیکھتے وقت کسی ایک بری علامت یا نشانی کو قطعی اور فیصلہ کن نہ سمجھا لینا چاہیے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسی خرابی یقینی اور اہم ہوگی تو ہاتھ کی ساری لکیروں میں اس کا اثر ضرور نظر آئے گا۔ اسی لئے کسی قطعی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کی لکیروں کا تفصیلی معائنہ ضروری ہے۔ اگر کسی خرابی یا برائی کی صرف ایک ہی علامت پائی جائے وہ صرف رجحان کا پتہ دے گی۔ ہاں اگر یہ علامت دوسری لکیروں میں بھی موجود رہے تو پھر اس خرابی کا خطرہ یقینی ہوگا۔ یہ سوال اکثر پوچھا جاتا ہے کہ ہاتھ کی لکیروں سے جس خطرے یا مصیبت کی پیشن گوئی ہوتی ہے کیا انسان اس سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس کے جواب میں، میں کہوں گا یقیناً محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ میرا ایقان ہے۔ مگر اسی قطعیت کے ساتھ میں یہ حقیقت بھی بیان کروں گا کہ شاذونادر ہی لوگ محفوظ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خود میرے

تجربے میں ایسے سینکڑوں واقعات ہیں کہ لوگوں کو پیش آنے والے خطرات سے پوری طرح آگاہ کیا گیا مگر انہوں نے اپنے بچاؤ کی آخر تک کوئی تدبیر نہ کی۔ اس کی بہترین مثال وہ واقعہ ہے جو میرے کام کے ابتدائی دنوں میں پیش آیا۔ اس زمانے میں گھوڑا گاڑیوں کا رواج تھا۔ یہ واقعہ لندن کی ایک مشہور خاتون سے تعلق رکھتا ہے۔ میں نے انہیں خبردار کیا کہ جانوروں کی وجہ سے انہیں ایک ایسا حادثہ پیش آئے گا جو انہیں زندگی بھر کے لیے اپاہج بنا دے گا اور جس عمر میں اس حادثے کا امکان میں نے ظاہر کیا تھا ٹھیک وہی عمر اس وقت اس خاتون کی تھی۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ سواری کے معاملے میں محتاط رہیں گی اور چلی گئیں۔ ایک ہفتے بعد رات کے وقت جبکہ سخت کہر تھی وہ کہیں جانے کو تیار ہوئیں اور گاڑی لانے کا حکم دیا۔ ان کے شوہر نے ایسی تاریک رات میں باہر نکلنے سے منع کیا اور یہ بھی کہا کہ گھوڑے اونگھ رہے ہیں۔ ایسے میں انہیں گاڑی میں جوتنا مناسب نہیں مگر وہ نہ مانیں چنانچہ اصطبل سے گھوڑے نکالے گئے۔ پھر پتہ چلا کہ کوچوان سخت بیمار ہے۔ یہ گویا آخری تنبیہ تھی مگر وہ باز نہ آئیں اور وہ دوسرا کوچوان لے کر نکلیں۔ گھر سے منزل مقصود تک پہنچنے کے چار راستے تھے مگر کوچوان نے وہ راستہ اختیار کیا جو سب سے زیادہ غیر یقینی تھا۔ چنانچہ راستے میں گھوڑے اس کے قابو سے باہر ہو گئے اور فٹ پاتھ پر دوڑ پڑے۔ گاڑی روشنی کے ایک کھمبے سے ٹکرا کر چکنا چور ہو گئی اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ان خاتون کو بے ہوشی کی حالت میں جس کمرے میں لایا گیا وہ میرا کمرہ تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ میری پیشین گوئی سو فیصد سچی ثابت ہوئی اور وہ خاتون ان زخموں سے جانبر نہ ہو سکیں۔

اس واقعے پر میں کوئی تبصرہ نہ کروں گا میں صرف حقیقی واقعات پیش کر دیے ہیں اور بس۔

مندرجہ بالا واقعہ ان بے شمار مثالوں میں سے ایک ہے جو بتلاتی ہیں کہ اگر آنے والے واقعات سے خبردار کر بھی دیا جائے تو لوگ ان سے بچنے کی تدابیر شاذونادر ہی اختیار کرتے ہیں چاہے یہ تنبیہہ انہیں کسی ذریعے سے کیوں نہ حاصل ہو۔

ہاتھ کی کسی اہم لکیر جیسے زندگی یا دماغ کی لکیر کے برابر ایک اور باریک اور ہلکی سی لکیر موجود ہو تو یہ معاون لکیر کہلاتی ہے۔ یہ معاون لکیر اصل لکیر کے اثرات کو مضبوط اور مستحکم بناتی ہے۔ چنانچہ معاون لکیر کی موجودگی میں اگر اصل لکیر شکستہ بھی ہو تو معاون لکیر اس شکستہ لکیر سے ظاہر ہونے والے خطرے کو کم کر دیتی یا زائل کر دیتی ہے۔ معاون لکیریں زیادہ تر زندگی کی لکیروں کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔

زندگی کی لکیر کے سوا اگر دوسری لکیریں اپنے اختتام پر کانٹے دار ہو جائیں تو ان لکیروں کے اثرات اور قوی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً دماغ کی لکیر یہ شکل اختیار کر لے تو آدمی کی ذہانت بہت اچھی اور بلند تر ہو گی لیکن عام طور پر ایسے آدمی دوہری فطرت کے مالک ہوں گے۔

جب کوئی لکیر اپنے اختتام پر جھالر دار ہو جاتی ہے تو یہ اس لکیر کے اثرات کمزور پڑ جائے اور تباہ ہو جانے کی علامت ہے۔ خاص طور پر زندگی کی لکیر اگر یہ شکل اختیار کر لے تو یہ سخت کمزوری اور اعصابی نظام کے انتشار کی علامت ہے۔

جب کسی لکیر سے شاخیں پھوٹ کر اوپر کی طرف جاتی ہیں تو اس لکیر کے اثرات قوی تر اور زیادہ موثر ہو جاتے ہیں لیکن یہ شاخیں اگر نیچے کی طرف جائیں تو معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

دل کی لکیر کے آغاز کے مقام پر ایسی شاکوں کا وجود آدمی کی ازدواجی زندگی کی کامیابی یا ناکامی کا پتہ لگانے کے معاملے میں بہت اہم ہوتا ہے۔ اگر شاخیں اوپر کی طرف جا رہی ہوں تو یہ اس بات کی علامت ہیں کہ ازدواجی زندگی بہت اچھی اور

پرخلوص گزرے گی لیکن یہ شاخیں نیچے کی طرف جائیں تو صورت حال خلاف ہوگی۔

دماغ کی لکیر پر ایسی شاخیں اوپر جائیں تو ذہانت اور چالاکی کا پتہ دیتی ہیں اور قسمت کی لکیر پر ایسی شاخیں جس منزل سے شروع ہوں گی وہاں پہنچ کر آدمی جو بھی کام اختیار کرے گا اس میں کامیاب رہے گا۔ زنجیر نما (یعنی چھوٹی چھوٹی اور باریک لکیروں سے مل کر بنی ہوئی) لکیر کمزوری کی علامت ہے۔ اگر دل کی لکیر اس ساخت کی ہو تو متلون جذبات محبت اور کمزوری کی نشانی ہے اور دماغ کی لکیر ایسی ہو تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کے خیالات غیر مستقل اور ذہانت کمتر ہے۔

کوئی لکیر درمیان سے ٹوٹ جائے تو یہ اپنے اثرات کی ناکامی اور خاتمے کا پتہ دیتی ہے۔

لکیر اگر لہریے دار ہو تو اس کے اثرات کمزور ہو جاتے ہیں۔ باردار لکیریں (ایسی لکیریں جو چھوٹی چھوٹی اور بال جیسی باریک ہوتی ہیں) جو ہاتھ کی کسی اہم لکیر کے ساتھ ساتھ چلتی کبھی اس سے مل جاتی اور کبھی دور ہو جاتی ہیں کمزوری کا پتہ دیتی ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے زنجیر نما لکیریں کمزوری کی علامت ہیں۔ اگر کسی آدمی کی ہتھیلی میں بے شمار چھوٹی بڑی اور بے ترتیب لکیروں کا جال سا پھیلا ہو تو وہ پریشان ذہن، غیر معمولی طور پر ذی حس اور پر اذیت فطرت کا مالک ہوگا۔

زندگی کی لکیر:

جس طرح چہرے پر آنکھ، ناک اور منہ کے مقامات مقرر ہیں اسی طرح ہتھیلی پر بھی مختلف لکیروں کے مقام متعین ہیں۔ اگر کسی کے ہاتھ کی لکیریں ان مقررہ مقامات سے بالکل ہی ہٹی ہوئی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مزاج کردار اور فطرت کے

لحاظ سے غیر معمولی ہے اور جب لکیروں کا یہ تغیر کردار کے غیر معمولی ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ لازمی طور پر اس سے صحت کا غیر معمولی پن بھی ظہار ہوگا۔ جن لوگوں نے دست شناسی کا سنجیدگی سے مطالعہ نہیں کیا، اعتراض کرتے ہیں کہ ایک دست شناس کو کسی کی صحت اور زندگی یا موت کے متعلق پیشگوئی کرنے کی طاقت کہاں سے حاصل ہوگئی۔ لیکن ازغور وفکر سے کام لیجئے تو پتہ چلے گا کہ یہ بات تو نہ ناممکن ہے اور نہ خلاف عقل۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ ہر انسان کے جسم میں کوئی ایسا جرثومہ یا کیفیت ہمیشہ موجود رہتی ہے جو کبھی نہ کبھی اس کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر اس بات سے بھی انکار محال ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اعصابی نظام کو متاثر کرتی ہے اور یہی تاثر ہاتھوں میں بھی نمایاں ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے جسم انسانی میں روح کی موجودگی کی بحث سے قطع نظر بھی کر لیجئے مگر دماغ کی فعالی اور انفعالی صلاحیتوں سے انکار تو ممکن نہیں اور اسی کی بنا پر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ جسم میں کسی بیماری کا ایک بھی جرثومہ موجود ہو یا نظام جسمانی میں کوئی خرابی یا کمزوری واقع ہو جائے تو دماغ کو فوری اس کی خبر ہو جاتی ہے۔ دماغ سے یہ خبر اعصاب کو پہنچتی ہے جو ہاتھوں تک اس کو لے جاتے ہیں۔ ہاتھ کی انہی لکیروں کی ساخت، ان کی تکمیل یا عدم تکمیل کو دیکھ کر دست شناس یہ بتلانے کے قابل ہوتا ہے کہ زندگی کے کس حصے میں کون سی بیماری لاحق ہوگی اور اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ ان مقدمات کے بعد ہم اس لکیر کے مطالعے کی طرف توجہ کرتے ہیں جو زندگی کی لکیر کہلاتی ہے۔

زندگی کی لکیر ہاتھ کی اس لکیر کو کہتے ہیں جو مشتری کے ابھار کے نیچے سے شروع ہو کر ہتھیلی کے نیچے کی طرف جاتی اور زہرہ کے ابھار کو گھیرے رہتی ہے۔ اس لکیر کے مطالعے سے کسی کی زندگی کی مدت، بیماری اور موت کا پتہ چلتا ہے اور دوسری لکیریں

جن واقعات و حادثات کی پیش گوئی کرتی ہیں ان کی تصدیق بھی ہوتی ہے۔

لکیر، پتلی اور گہری ہونی چاہیے۔اس میں کسی قسم کی بے ترتیبی نہ ہو، کہیں ٹوٹی ہوئی نہ ہو اور اس پر کسی قسم کا چلیپا وغیرہ نہ ہو جو لکیر ان تمام شرائط کو پورا کرے وہ طویل زندگی، اچھی صحت اور توانائی کی علامت ہے۔

اگر یہ لکیر زنجیر کی طرح چھوٹی چھوٹی لکیروں سے مل بنی ہو تو خراب صحت کی یقینی علامت ہوگی۔خاص طور پر ایسی لکیر نرم ہاتھ پر ہو تو صحت کی خرابی اور بھی یقینی ہوگی۔

جب ایسی لکیر مسلسل اور برابر ہو جائے تو صحت بھی سدھر جائے گی۔

زندگی کی لکیر اگر بائیں ہاتھ میں شکستہ اور دائیں ہاتھ میں مسلسل ہو تو یہ کسی خطرناک بیماری کا پتہ دیتی ہے اور اگر دونوں ہاتھوں میں شکستہ ہو تو عام طور پر موت کی علامت ہوگی۔

زندگی کی لکیر اگر ہتھیلی کے کنارے کی بجائے مشتری کے ابھار کے ٹھیک نیچے سے شروع ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ابتداء ہی سے زندگی بڑی پر امنگ رہی ہے۔

یہ لکیر اگر ابتدائی منزل میں (مشتری کے ابھار کے نیچے) زنجیر نما ہو تو ابتدائی زندگی میں تندرستی اور صحت کی خرابی کا پتہ دیتی ہے۔

زندگی کی لکیر اگر دماغ کی لکیر سے ملی ہوئی رہے تو ایسے آدمی کی زندگی عقل اور دلیل کی تابع رہے گی۔مگر وہ اپنی ذات کے معاملے میں بہت ہی زیادہ حساس اور کوئی اہم کام اختیار کرنے میں بڑا محتاط رہے گا۔

اگر زندگی اور دماغ کی لکیروں کے درمیان مناسب فاصلہ رہے تو زندگی ذہن و فکر کی قید سے آزاد، توانا اور جرات مند ہوگی۔

لیکن یہ فاصلہ بہت زیادہ ہو جائے تو یہ ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی، کسی معاملے میں بغیر سوچے سمجھے کود پڑنے، حماقت، جذباتیت اور جلد بازی کی عادتوں کا پتہ دیتی

ہے۔ایسے آدمی عقل کی کم ہی پیروی کرتے ہیں۔

ابتدائی منزل میں اگر زندگی، دماغ اور دل کی لکیریں ملی ہوئی ہوں تو یہ ایک خراب علامت ہے۔ایسے لوگ اپنے مزاج کے کسی نقص کے باعث ہر خطرے اور جوکھم میں بلاسوچے سمجھے کود پڑنے کے عادی ہوتے ہیں۔شخصی معاملات اور دوسروں کے تعلق سے پیش آنے والے خطرات کو سمجھنے اور محسوس کرنے کی صلاحیت ان میں زیادہ نہیں ہوتی۔

زندگی کی لکیر اگر ہتھیلی کے بیچ میں پہنچ کر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے اور ایک شاخ ہلال کے ابھار کی طرف مڑ جائے تو یہ ایک مضبوط اور نمو یافتہ ہاتھ پر یہ مضطرب زندگی اور سیر و سیاحت کے بے انتہا شوق پر دلالت کرتی ہے اور یہ بھی بتلاتی ہے کہ یہ خواہش بالآخر پوری ہوگی۔ہاتھ نرم اور پر گوشت ہو اور دماغ کی لکیر ڈھلوان بھی رہے تو یہ بھی مضطرب فطرت اور ہنگامہ پروری کے ذوق کا پتہ دیتی ہے۔مگر یہ خواہشات عام طور پر بدکاری کے راستوں میں پوری ہوتی ہیں۔یہ بات منطقی طور پر بھی درست ثابت ہوتی ہے کیونکہ زندگی کی لکیر کا ہلال کے ابھار کی طرف مڑ جانا۔مضطرب فطرت اور تغیر و انقلاب کی تمنا کا پتہ دیتی ہے۔نرم اور پر گوشت ہاتھ والے اتنے کاہل اور آرام طلب ہوتے ہیں کہ وہ سیر و سیاحت کے ذریعے اس خواہش کی تکمیل نہیں کر سکتے۔پھر دماغ کی لکیر کا ڈھلواں ہونا فطرت کی کمزوری کی علامت ہے۔ان حالات میں یہی نتیجہ ہوگا کہ آدمی غیر اخلاقی راستے اختیار کر کے اپنی خواہش انقلاب کی تکمیل کرے۔

اگر بالدار اور باریک باریک لکیریں زندگی کی لکیر سے نکل پھیلیں یا ان کے ساتھ ساتھ رہیں تو جس مقام سے یہ لکیریں شروع ہوں گی اسی عمر سے آدمی کمزور اور بے طاقت ہوتا جائے گا۔ایسی لکیریں اکثر و بیشتر زندگی کی لکیر کے خاتمے پر نمودار ہوتی

ہیں اور زندگی اور قوت حیات کے خاتمے کا پتہ دیتی ہے۔

زندگی کی لکیر سے نکل کر جتنی لکیریں اوپر کی طرف جاتی ہیں سب طاقت اور قوت کے اضافے فائدوں اور کامیابی کا پتہ دیتی ہے۔

اگر ایسی کوئی لکیر مشتری کے ابھار تک جائے اس سے پتہ چلتا ہے کہ زندگی کی لکیر کے جس مقام سے یہ لکیر نکلی ہے اس عمر کو پہنچ کر آدمی کے مدارج میں ترقی ہوگی۔ یہ زیادہ تر حصول طاقت کی خواہش کی تکمیل کا پتہ دیتی ہے لیکن ایسی لکیر زحل کے ابھار تک جائے اور قسمت کی لکیر کے ساتھ ساتھ چلے تو یہ دولت مندی اور مادی فائدوں کی علامت ہے جو آدمی کو اس کی محنت اور عزم کی بدولت حاصل ہوگی۔

زندگی کی لکیر سے اگر کوئی لکیر نکل کر سورج کے ابھار تک جائے تو یہ آدمی کے رتبے میں ترقی اور امتیاز کی علامت ہے۔ اس ترقی اور امتیاز کی نوعیت کا دارومدار ہاتھ کی قسم پر ہوگا۔

اگر ایسی کوئی لکیر عطارد کے ابھار کی طرف جائے تو آدمی کو اس کے ہاتھ کی قسم کے اعتبار سے کاروبار یا سائنس میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوگی۔ مثلاً چوکور ہاتھ میں یہ لکیر کاروبار یا سائنس کی دنیا میں بٹہ نما ہاتھ میں تحقیق و ایجاد کے معاملے میں اور مخروطی ہاتھ میں ہاتھ دولت کے معاملے میں کامیابی کا پتہ دے گی۔ مخروطی ہاتھ والے اپنے جذباتی فطرت کی بناء پر کسی فوری تحریک میں آکر سٹے وغیرہ قسم کا کاروبار کریں گے اور اس میں کامیاب رہیں گے۔

زندگی کی لکیر اگر اپنے خاتمے پر پہنچ کر دو شاخوں میں بٹ جائے اور دونوں کے درمیان کافی فاصلہ موجود رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی کے آخری دن کسی دوسرے ملک میں گزریں گے یا کم از کم اس کی جائے پیدائش اور موت کی جگہ بالکل الگ اور مختلف ہوں گی۔

زندگی کی لکیر پر جزیرے کا نمودار ہونا بیماری کی علامت ہے جو اس وقت تک رہے گی جب تک یہ جزیرہ موجود رہے لیکن لکیر کے ابتدائی حصے میں اگر جزیرے کی بہت ہی واضح شکل موجود ہو تو یہ آدمی کی پراسرار پیدائش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

زندگی کی لکیر اگر کسی مربع سے گزرے تو یہ موت سے بچ نکلنے کی علامت ہے۔ اگر یہ مربع لکیر کے جزیرے کو اپنے اندر لے لے تو یہ خراب صحت سے حفاظت اور مربع کے اندر اگر زندگی کی لیر شکستہ ہو تو اچانک موت سے محفوظ رہنے کی علامت ہے۔

زندگی کی لکیر پر مربع کی موجودگی کے ساتھ اگر مریخ کے میدان سے کوئی لکیر نکل کر زندگی کی لکیر کو منقطع کرے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی کسی خاص حادثے سے محفوظ رہے گا۔

غرض زندگی کی لکیر پر جہاں بھی مربع نمودار ہو یہ تحفظ کی علامت ہے۔ زندگی کی لکیر کی اہم معاون لکیر جو زندگی کی لکیر کے اندر اور اس کے متوازی ہوتی ہے مریخ کی لکیر کہلاتی ہے۔ اس کا ذکر آگے چل کر کروں گا یہاں اتنا کہہ دینا ضروری ہے کہ مریخ کی لکیر جو مریخ کے ابھار سے شروع ہوتی ہے، ان لکیروں سے الگ اور مختلف ہے جو زندگی کی لکیر سے شروع ہوتی ہیں یا زہرہ کے ابھار سے نکلتی ہیں۔ اس کے بارے میں یہ سیدھا اصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام سیدھی اور نمایاں لکیریں جو زندگی کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں زندگی پر موافق اور مفید اثرات کا پتہ دیتی ہیں۔ مگر ایسی تمام لکیریں جو زندگی کی لکیر کی مخالف جانب سے نکل کر اسے منقطع کرتی ہیں پریشانیوں اور رکاوٹوں کا پتہ دیتی ہیں جو دوسروں کی مخالفت اور مداخلت کی وجہ سے زندگی میں پیش آئے گی۔ ہاتھ دیکھتے وقت اس بات پر خاص توجہ دینا ضروری ہے کہ ایسی لکیریں کہاں جا کر ختم ہوتی ہیں۔

اگر ایسی لکیریں صرف زندگی کی لکیر ہی کو منقطع کریں تو یہ عزیزوں اور رشتہ داروں کی

مخالفت کا پتہ دیں گی جو عام طور پر گھریلو زندگی میں پیش آئیں گی۔

لیکن اگر یہ لکیریں زندگی کی لکیر کو منقطع کرتے ہوئے قسمت کی لکیر تک پہنچ جائیں تو اس سے ان مخالفتوں کا پتہ چلتا ہے جو لوگ دنیاوی معاملات میں کریں گے۔ ان مخالفتوں کے آغاز کے زمانہ کا پتہ دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ لکیر قسمت کی لکیر کو کس جگہ منقطع کرتی ہے۔

اگر یہ لکیریں دماغ کی لکیر تک پہنچ جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دوسروں کے اثرات آدمی کے خیالات کو متاثر کریں گے اور اس کے تخیلات میں مداخلت۔

ایسی کوئی لکیر اگر دل کی لکیر کو بھی منقطع کرے تو یہ دل کے معاملات (عشق و محبت) میں دوسروں کی مداخلت ظاہر کرتی ہے۔ یہ مداخلت زندگی کے کسی حصے میں پیش آئے گی اس کا اندازہ یہ دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے کہ یہ لکیر زندگی کی لکیر کو کس جگہ منقطع کرتی ہے۔ مخالف سمت سے نکل کر زندگی کی لکیر کو منقطع کرنے والی کوئی لکیر اگر سورج کی لکیر تک پہنچے اور اسے بھی کاٹ دے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دوسرے ہمارے معاملات میں مداخلت کر کے ہماری شہرت اور مرتبے کو تباہ کر دیں گے اور یہ صورت حال رسوائی یا بے عزتی کے نتیجے کے طور پر رونما ہوگی۔ اگر ایسی لکیر پوری ہتھیلی سے گزر کر شادی کی لکیر کو چھو لے تو ازدواجی زندگی طلاق پر ختم ہوگی۔

خود اسی لکیر پر اگر جزیرہ یا اس کے مماثل کوئی علامت نمودار ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس مرد یا عورت کی وجہ سے نقصان پہنچنے والا ہے خود اس کی زندگی کسی نہ کسی قسم کی رسوائی سے داغدار ہے۔

اس کے برخلاف وہ لکیریں جو زندگی کی لکیر کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں بہت ہی اہم اور مفید اثرات ظاہر کرتی ہیں۔

اس اصول اور طریقہ تحقیق کی طرف میں پڑھنے والوں کو خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا

ہوں ۔کیونکہ یہ طریقہ ایک نامعلوم زمانے میں ہندوؤں میں رائج چلا آتا ہے ۔میں ذیل میں جو باتیں بیان کرنے چلا ہوں وہ میں نے ہندوؤں کے طریقہ کار اور اصول کے گہرے مطالعے سے حاصل کی ہیں اور بہت سی تو اس عجیب وغریب کتاب سے لفظ بلفظ ترجمہ کی گئی ہیں جن کا ذکر پہلے کر چکا ہوں ۔دست شناسی کے معاملے میں اگر باریک بینی اور دقیقہ سنجی سے کام لینا منظور ہو تو یہ طریقہ نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

یہاں میں صرف چند اہم باتوں کے بیان پر اکتفا کروں گا کیونکہ ان کی وسعت اور تفصیل تو لامتناہی ہے۔

اگر کسی عورت کے ہاتھ میں مریخ کے ابھار سے کوئی لکیر شروع ہو کر نیچے کی طرف جائے اور پھر زندگی کی لکیر کو منقطع کرے یا چھولے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس عورت کو کسی سے نامناسب جذباتی تعلق پیدا ہوگا جو اسے سخت تکلیف اور اذیت پہنچائے گا۔

اگر ایسی لکیر خود زندگی کی لکیر تک نہ پہنچے بلکہ اس سے چھوٹی چھوٹی لکیریں نکل کر زندگی کی لکیر کی طرف جائیں تو یہ بھی کسی ایسے ہی تعلق کا پتہ دیں گی جس کے اثرات اسے وقفے وقفے سے پریشان کرتے رہیں گے ۔عورت کے ہاتھ میں ایسی لکیر یہ بھی بتلاتی ہے جس مرد کا اس پر اثر ہے یا ہوگا وہ نہایت ہی گرم مزاج، جذباتی اور حیوانی مزاج کا مالک ہوگا۔

کسی عورت کے ہاتھ میں ایسی لکیر اگر زندگی کی لکیر کے برابر سے شروع ہو اور ساتھ ہی ساتھ چلی جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ زندگی میں جس مرد سے اس کا ساتھ ہوگا وہ نرم اور شریف مزاج ہوگا اور اس عورت سے بہت متاثر رہے گا۔اگر کوئی ایسی لکیر (چاہے وہ کہیں سے شروع) ہو زندگی کی لکیر کے ساتھ ساتھ چلتے چلتے اس سے

دور ہو جائے اور زہرہ کے ابھار کی طرف چلی جائے تو اس سے ظاہر ہوگا جس مرد سے اسے سابقہ پڑنے والا ہے وہ رفتہ رفتہ اس سے ہٹتا جائے گا اور آخر کار اس کی زندگی سے بالکل بے تعلق ہو جائے گا۔

ایسی لکیر اگر کسی جزیرے میں داخل ہو جائے یا خود جزیرے کی شکل اختیار کرے تو اس سے ظاہر ہوگا کہ عورت کی زندگی کو جس نے متاثر کیا ہے آخر کار اسی کی وجہ سے اسے بے عزتی اور رسوائی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اگر یہ معاون لکیر زندگی کی لکیر کے ساتھ چلتے چلتے غائب ہو جائے اور کچھ فاصلے کے بعد پھر سے نمایاں ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ جو شخص زندگی کو متاثر کر رہا ہے کچھ وقفے کے لئے اس کا اثر ختم ہو جائے گا اور یہ لکیر بالکل ہی غائب ہو جائے تو مکمل جدائی کی علامت ہے جو عام طور پر موت کا نتیجہ ہوگی۔

اگر کوئی معاون لکیر مخالف سمت سے آنے والی کسی لکیر سے مل جائے اور دونوں مل کر آگے بڑھیں تو اس سے ظاہر ہوگا کہ زندگی کو متاثر کرنے والی ہستی کی محبت کسی دوسرے کے اثر کی وجہ سے نفرت میں بدل جائے گی اور جس مقام پر یہ لکیریں زندگی، قسمت، دماغ یا دل کی لکیر کو چھو لیں گی۔ اس منزل پر پہنچ کر کسی نقصان یا صدمے سے دوچار ہونا پڑے گا۔

یہ معاون لکیریں زندگی کی لکیر سے جس قدر دور رہیں گی اس قسم کے اثرات سے زندگی بھی اتنی ہی محفوظ رہے گی۔ معاون لکیروں اور مخالف سمتوں سے آنے والی لکیروں کو ہندو دست شناس غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں اور ان کے ہاں دست شناسی کے ہر طریقے اور اصول میں انہیں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان پر اتنا مواد موجود ہے کہ مکمل بحث کے لئے دفتر چاہئیں۔

ان لکیروں کے مطالعے کے اصول پر چل کر ازدواجی زندگی کے متعلق بھی پیشین گوئی

ممکن ہے جس پر ہم آگے چل کر بحث کریں گے۔

اس قسم کی لکیروں کی تعداد بھی جو زندگی کی لکیر کے قریب قریب رہتی ہیں اہمیت رکھتی ہے۔ جس کے ہاتھ میں ایسی لکیریں بہت زیادہ ہوتی ہیں وہ انس و محبت کا بہت زیادہ خواہاں اور جویا رہتا ہے۔ ایسے لوگ بڑے جذباتی ہوں گے۔ وقت واحد میں کئی ہستیوں سے قلبی روابط رکھیں گے اور محبت ہی کو ہر چیز کا کفارہ جانیں گے۔ اس کے برخلاف جن لوگوں کے ہاتھوں میں زہرہ کا ابھار پوری طرح سے نمایاں اور بھرپور اور صاف و ہموار ہوتا ہے وہ اپنے ملنے جلنے والوں سے نسبتاً کم متاثر ہوتے ہیں۔

زندگی کی لکیر اگر ہتھیلی میں اس طرح پھیلی ہوئی رہے کہ زہرہ کے ابھار کے لئے کافی جگہ چھوٹ جائے تو یہ اچھی تندرستی اور طویل حیات کی علامت ہے۔

اس کے برخلاف اگر زہرہ کے ابھار کے لئے جگہ کم رہے تو صحت اور جسمانی طاقت کی کمزوری کی نشانی ہوگی۔ زندگی کی لکیر جتنی چھوٹی ہوگی زندگی بھی اتنی ہی چھوٹی ہوگی۔

یہ بات میں بھی مانتا ہوں کہ کسی کی زندگی کی لکیر ہی کو دیکھ کر ہمیشہ یہ نہیں بتلایا جا سکتا کہ کس عمر میں اس کی موت واقع ہوگی۔ اس کی لکیر سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر حادثات وغیرہ پیش نہ آئیں تو آدمی کی زندگی کتنی طویل ہوگی دوسری لکیروں سے جن حادثات کی پیش گوئی ہوتی ہے وہ ایک طویل زندگی کو مختصر بھی بنا سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر دماغ کی لکیر کسی خاص مقام پر شکستہ ہو جائے تو یہ بھی موت کی ہی یقینی علامت ہوگی۔ جتنی کہ زندگی کی شکستہ لکیر۔

اس سلسلے میں صحت کی لکیر کا ڈھلواں پن اس کا مقام اور زندگی کی لکیر کے تعلق سے اس کا موقف بھی غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ گو کہ اب تک کئی دست شناسوں نے

انہیں اتنی اہمیت نہیں دی ہے اور نہ ہی ان پر اتنی توجہ دی ہے۔صحت کی لکیر کے سلسلے میں ہم ان دونوں لکیروں کے باہمی تعلق پر تفصیل سے بحث کریں گے۔ یہاں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اگر یہ دونوں لکیریں یکساں طور پر نمایاں اور گہری ہوں تو ایسی صورت میں جس جگہ یہ دونوں ملیں گی عمر کی اس منزل میں موت واقع ہوگی۔چاہے ان کا سنگم زندگی کی لکیر کے خاتمے سے کتنے ہی فاصلے پر کیوں نہ ہو موت کا سبب وہی بیماری ہوگی جس کا پتہ صحت کی لکیر دے رہی ہے۔دست شناسی کے فوائد میں یہ بھی ایک بات ہے کہ اس ذریعے سے کسی آدمی کو قبل از وقت ایسی بیماری کے حملے سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔جس کے امکانات ابتدائی شکل میں موجود ہوں۔

دل کی لکیر:

ہاتھ کی لکیروں میں یہ لکیر بھی بڑی اہم ہے۔محبت یا جنس مخالف کی طرف قدرتی رجحان زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔فطرت انسانی کا یہ ایک اہم جذبہ ہے اور اسی مناسبت سے ہاتھ کی وہ لکیر بھی جو اس کی نمائندگی کرتی ہے اتنی ہی اہمیت کی مالک ہے۔دل کی لکیر ہاتھ کے اوپری حصے میں ہتھیلی کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ لکیر مشتری، زحل، سورج اور عطارد کے ابھاروں کے نیچے سے گزرتی ہے۔

دل کی لکیر گہری، واضح اور نمایاں ہونی چاہیئے، اس کا آغاز ہتھیلی میں تین مختلف مقامات سے ہوسکتا ہے۔یعنی مشتری کے ابھار کے بیچوں بیچ سے، پہلی یعنی انگشت شہادت اور دوسری یعنی درمیانی انگلی کے بیچ سے، یا زحل کے ابھار کے درمیان سے۔

دل کی لکیر اگر مشتری کے ابھار کے بیچوں بیچ شروع ہو تو نہایت بلند درجے کے جذبہ

محبت کی علامت ہے۔ ایسی لکیر رکھنے والے اپنی محبت میں بڑے پکے، مضبوط اور قابل بھروسہ ہوں گے، ایسے آدمی کی یہ بھی خواہش رہے گی کہ اس کی محبوبہ کوئی بلند مرتبہ، نیک اور مشہور ہستی ہو۔ ایسا آدمی اپنے سے کمتر درجے کی عورت سے شادی نہیں کرے گا نہ دوسروں کی طرح کئی کئی عورتوں سے عشق و محبت۔

بعض ہاتھوں میں دل کی لکیر مشتری کے ابھار سے یا پہلی انگلی پر سے شروع ہوتی ہے، ایسی لکیر اوپر بیان کی ہوئی صفات کی شدت اور زیادتی کا پتہ دیتی ہے۔ اس قسم کی لکیر جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے وہ محبت کے معاملے میں اندھے بن جاتے ہیں۔ انہیں اپنی محبت اور اپنی محبوبہ پر ایسا اندھا فخر ہوتا ہے کہ نہ اس کی کوئی برائی انہیں نظر آسکتی ہے نہ کوئی عیب مگر قابل افسوس بات تو یہ ہے کہ ایسے لوگ عشق و محبت کے معاملات میں زیادہ غم اٹھاتے اور دکھ جھیلتے ہیں۔ جب ان کا محبوب ان کے معیار پر پورا نہیں اترتا تو انہیں نا قابل برداشت صدمہ پہنچتا ہے، مگر اس معاملے میں بھی محبوب کے عیوب سے زیادہ خود ان کی اپنی غلط توقعات کا دخل ہوتا ہے۔ بیچارے اپنی اندھی پرستش میں اس حقیقت سے غافل ہو جاتے ہیں کہ کوئی انسان عیب و خطا سے پاک نہیں ہوسکتا۔ عیب اور خطا نہ ہوتے تو انسان، انسان کہاں رہتا۔ اس حقیقت کو فراموش کر کے یہ لوگ اپنے محبوب کو اس بلندی پر جا بٹھاتے ہیں جس کے بارے میں انسان سوچ نہیں سکتا۔ اگر یہ لوگ اپنے محبوب کو اپنی طرح کا انسان سمجھیں۔ اسے اس دنیا کا باسی اور اپنی ہی طرح عیب و خطا کا مرکب مان لیں تو انہیں ایسے صدمے کبھی نہیں اٹھانے پڑیں۔

جن لوگوں کے ہاتھ میں دل کی لکیر پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان سے شروع ہوتی ہے ان کے جذبات محبت زیادہ پرسکون مگر زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔ ان میں مشتری کی تصور پسندی اور زحل کی جذباتیت کا امتزاج ملتا ہے، جذبات کے معاملے میں یہ

لوگ زیادہ پرسکون زیادہ باضابطہ ہوتے ہیں۔

دل کی لکیر اگر زحل کے ابھار سے شروع ہوتو محبّ کے معاملات میں زیادہ جذباتیت کا پتہ دیتی ہے۔ یہ لوگ اپنے جذبات کی تسکین کے معاملے میں زیادہ تر خودغرض ہی ہوتے ہیں۔ گھریلو زندگی میں اپنی محبت اور شفقت کا کبھی مظاہرہ نہیں کرتے۔

اگر دل کی لکیر زحل کے ابھار کے اور بھی اوپر یا درمیانی انگلی پر ہی سے شروع ہوتو مندرجہ بالا باتوں میں اور بھی شدت کا پتہ دیتی ہے، جن کے ہاتھوں میں ایسی لکیر ہوتی ہے وہ دوسروں سے کہیں زیادہ جذباتی اور نفسانی خواہشات کے پابند ہوتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جو لوگ نفسانی خواہشات میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ زیادہ خودغرض بھی ہوتے ہیں ایسی لکیر رکھنے والوں پر تو یہ بات سولہ آنے صادق آتی ہے۔

دل کی لکیر اگر ضرورت سے زیادہ لمبی اور ہتھیلی کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلی ہوئی ہوتو جذبہ محبت کی شدت اور اسی کے ساتھ غیر معمولی قسم کے جذبات رشک وحسد کا پتہ دیتی ہے۔ اگر لکیر اتنی لمبی ہو کہ ہتھیلی کے کنارے سے بھی آگے پھیل جائے اور پہلی انگلی (انگشت شہادت) کی جڑ تک پہنچ جائے تو یہ جذبات اور بھی شدید اور قوی ہو جائیں گے۔

دل کی لکیر پر اگر چھوٹی چھوٹی لکیریں بہت زیادہ بنی ہوئی اور کھونٹیوں کی طرح جمی ہوئی ہوں تو یہ محبت کے معاملات میں غیر مستقل مزاجی دکھاوے گی محبت اور بوالہوسی کی علامت ہے۔ ایسے آدمی کبھی پائیدار محبت نہیں کرتے۔

چوڑی اور زنجیر نما دل کی لکیر جو زحل کے ابھار سے شروع ہو جنس مخالف کے خلاف نفرت کے جذبات کا پتہ دیتی ہے۔

دل کی لکیر اگر چمک دار سرخ رنگ کی ہوتو شدید قسم کے جذبات ظاہر ہوتے ہیں جس

کے ہاتھ میں یہ لکیر ہلکے رنگ کی اور چوڑی ہوتی ہے اس کے مزاج میں اکتاہٹ اور بے پروائی ہوگی۔

اگر دل کی لکیر ہاتھ کے نچلے حصے پر دماغ کی لکیر سے زیادہ نزدیک ہو تو ذہنی معاملات میں ہمیشہ دل کی مداخلت رہے گی۔

لیکن دل کی لکیر تو اوپر ہی کی طرف ہو مگر دماغ کی لکیر بھی اوپر ہی کو مائل ہو اور اس طرح دونوں کے درمیان فاصلہ کم ہو جائے تو صورت حال اس کے برعکس ہوگی۔ یعنی دماغ دل پر اس قدر حاوی رہے گا کہ آدمی سرد مزاج، حاسد اور سنگ دل بن کر رہ جائے گا۔

دل کی لکیر شکستہ ہو تو اس سے محبت کے معاملات میں ناکامی اور مایوسی کا اظہار ہوتا ہے اگر لکیر زحل کے ابھار کے نیچے ٹوٹی ہوئی ہو تو محبت میں ناکامی کا سبب موت ہوگی۔ سورج کے ابھار کے نیچے ٹوٹ جائے تو غرور اور عطارد کے ابھار کے نیچے شکستہ ہو تو آدمی کی اپنی حماقتیں اور توہمات محبت کی ناکامی کا سبب بنیں گی۔ دل کی لکیر اگر مشتری کے ابھار سے شروع ہو اور ابتداء میں اس کی شکل کانٹے دار ہو تو یہ سچی اور پرجوش محبت کی ایک یقینی علامت ہے۔

دل کی لکیر کا مطالعہ کرتے وقت اس چیز پر بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اس کا آغاز ہتھیلی کے زیادہ اوپر کی طرف ہوتا ہے یا نیچے کی طرف سے۔ اگر دل کی لکیر ہاتھ کے بلند تر مقام سے شروع ہو تو یہ بڑی اچھی علامت ہے کیونکہ یہ انسان کی شگفتہ مزاجی کا پتہ دیتی ہے۔

اگر دل کی لکیر اتنی نیچے سے شروع ہو کہ دماغ کی لکیر کی طرف گرتی ہوئی نظر آئے تو زندگی کے ابتدائی دور میں محبت کی ناکامی اور اس سے پیدا ہونے والے غم و رنج کا پتہ دیتی ہے۔

دل کی لکیر اگر اس طرح کانٹے دار شکل اختیار کر لے کہ اس کی ایک شاخ مشتری کے ابھار پر رہے اور دوسری دونوں انگلیوں (انگشت شہادت) اور درمیانی انگلی کے درمیان تو یہ شگفتہ اور پرسکون مزاج، خوشحالی اور کامیاب محبت کا پتہ دیتی ہے لیکن یہ شاخیں اتنی پھیل جائیں کہ ایک مشتری کے ابھار پر اور دوسری زحل کے ابھار پر پہنچ جائے تو اس سے غیر یقینی اور غیر مستقل مزاج و جذبات کا پتہ چلتا ہے۔ ایسی لکیریں رکھنے والے اپنے چڑچڑے مزاج کی وجہ سے ازدواجی زندگی کو خوشحال نہیں بنا سکتے۔

دل کی لکیر اگر پتلی اور باریک ہو اور اس کی کوئی شاخ بھی نہ نکلے تو یہ مزاجی محبت کی کمی کی علامت ہے۔

ہتھیلی کے دوسرے کنارے کے پاس پہنچ کر یہ لکیر اور باریک ہو جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محبت نام کا کوئی نتیجہ یا ثمر نہ ملے گا اور عورت کے ہاتھ میں یہ بانجھ پن کی علامت ہے۔ دماغ کی لکیر سے باریک باریک لکیریں نکل کر اگر دل کی لکیر تک جائیں تو یہ ان ہستیوں کا پتہ دیتی ہیں جنہوں نے محبت کے معاملات میں آدمی کے خیالات کو متاثر کیا ہو، اگر ایسی لکیریں دل کی لکیروں کو قطع کریں تو ظاہر ہوگا کہ ایسی ہستیوں کے ساتھ آدمی کے تعلقات نفع بخش اور مسرت بخش نہیں رہے اور اگر قطع نہ کریں تو ان تعلقات کی بہتری اور سودمندی ظاہر ہوگی۔

دل و دماغ اور زندگی کی لکیریں اگر ایک دوسرے سے بہت زیادہ ملی ہوئی ہوں تو یہ کوئی اچھی علامت نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی محبت کے معاملات میں اپنے مقصد کے حصول میں کسی بات پر بھی مستقل نہ رہے گا۔ جس آدمی کے ہاتھ میں دل کی لکیر سرے سے ہی موجود نہ ہو یا بہت ہی مختصر سی ہو تو وہ محبت کے گہرے احساسات سے نابلد رہے گا۔ ایسا آدمی نفسانی خواہشات میں بہت زیادہ مبتلا رہے گا اور خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ اس کا ہاتھ بھی نرم ہو، ہاتھ سخت ہو تو ایسے

آدمی کا نفس پرست ہونا ضروری نہیں۔ مگر وہ بھی محبت کے گہرے جذبات سے بے بہرہ ہی رہے گا۔ کسی کے ہاتھ میں دل کی لکیر موجود رہے اور پھر مٹ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسے محبت میں ایسی زبردست ناکامیوں اور مایوسیوں سے دوچار ہونا پڑا ہے کہ ان کے نتیجے میں وہ سرد مزاج، سنگدل اور محبت سے غافل ہو گیا ہے۔

شمسی لکیر:

شمسی یا سورج کی لکیر کو ذکاوت یا کامیابی و کامرانی کی لکیر بھی کہا جاتا ہے۔ اس لکیر کے سلسلے میں بھی ہاتھ کی قسم کو وہی اہمیت حاصل ہے جو قسمت کی لکیر کے مطالعے میں ہے۔ فلسفیانہ مخروطی اور روحانی ہاتھ پر یہ لکیر زیادہ گہری ہوگی۔ مگر ان ہاتھوں میں اسے وہ اہمیت حاصل نہیں ہوتی جو چوکور یا عنصری ہاتھ میں ہوتی ہے۔ لہٰذا اس لکیر کے سلسلے میں بھی وہی اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں جن کا ذکر قسمت کی لکیر میں آچکا ہے۔

میں نے اس لکیر کے ناموں میں سے اس نام (شمسی لکیر) کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ یہ نام اس کی صفات کی زیادہ وضاحت کرتا ہے۔ سورج کی لکیر کامیابی کے اثرات کو جن کا اظہار قسمت کی لکیر سے ہو رہا ہو زیادہ گہرے کر دیتی ہے۔ اگر ہاتھ کی دوسری لکیریں موافق حال ہوں تو اس کی موجودگی آدمی کو شہرت اور امتیاز بخشتی ہے ورنہ یہ لکیر صرف اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ آدمی کا رجحان فنون لطیفہ اور فن کارانہ باتوں کی طرف بہت زیادہ ہے۔ اگر ہاتھ کی دوسری لکیریں اور علامات اس کے مطابق اور موافق نہ ہوئیں تو یہ رجحان عملی شکل اختیار نہ کر سکے گا۔

سورج کی لکیر، زندگی کی لکیر، ہلال کے ابھار، مریخ کے میدان، دماغ کی لکیر یا دل کی لکیر سے شروع ہو سکتی ہے۔

سورج کی لکیر زندگی کی لکیر، ہلال کے ابھار، مریخ کے میدان، دماغ کی لکیر یا دل کی لکیر سے شروع ہوسکتی ہے۔

سورج کی لکیر اگر زندگی کی لکیر سے شروع ہو اور ہاتھ کی دوسری علامات اور نشانیاں بھی فن کارانہ ہوں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کی زندگی حسن و جمال کی پرستش پر گزرے گی اور اگر ہاتھ کی دوسری لکیریں موافق رہیں تو فنون لطیفہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر یہ لکیر خود قسمت کی لکیر سے شروع ہو تو اس کے اثرات کو قوی اور مستحکم بنا دیتی ہے۔ زندگی کی جس منزل سے یہ لکیر شروع ہوگی وہاں سے آدمی زیادہ بلندی پر پہنچے گا اور اس کے حالات بہتر سے بہتر ہو جائیں گے۔

اس لکیر کو ذکاوت اور کامیابی کی علامت قرار دینا قرین حقیقت ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اسے فنون لطیفہ سے متعلق کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ بات تو دماغ کی لکیر اور ہاتھ کی قسم کا مطالعہ کرنے کے بعد ہی طے کی جاسکتی ہے کہ آدمی فنون لطیفہ میں زیادہ کامیاب رہے گا یا دولت کمانے کے کاموں میں۔

سورج کی لکیر اگر ہلال کے ابھار سے نکلے تو یہ کامیابی اور امتیاز کا پتہ ضرور دیتی ہے مگر اس امتیاز اور کامیابی کا دارومدار دوسروں کی امداد اور مرضی پر ہوگا۔ اسی لئے اس کو کامیابی کی کوئی یقینی علامت نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اس کا دارومدار دوسروں کے حالات پر رہتا ہے۔

اگر کسی ہاتھ میں دماغ کی لکیر ڈھلوان ہو تو سورج کی لکیر کا وجود شعر و ادب اور دوسرے تخیلاتی کاموں میں کامیابی کا پتہ دیتا ہے۔

سورج کی لکیر اگر مریخ کے میدان سے شروع ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی کامیابی دوسروں کی خواہش اور مرضی پر نہیں بلکہ خود اس کی اپنی صلاحیتوں پر منحصر ہوگی۔ مگر یہ کامیابی آدمی کو آدھی زندگی گزرنے سے پہلے حاصل نہ ہو سکے گی۔

سورج کی لکیر دل کی لکیر سے شروع ہوتو فنون لطیفہ کے ذوق کا پتہ دیتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی زندگی کے آخری دور میں زیادہ امتیاز حاصل کرے گا۔

کسی ایسے ہاتھ میں جس کی دوسری اور تیسری انگلیاں برابر ہوں۔سورج کی لانبی لکیر یہ بتلاتی ہے کہ آدمی اپنی صلاحیتوں، اپنی دولت اور زندگی کے مواقع کو اسی طرح استعمال کرڈالے گا جیسے کہ ایک جواری اپنی پونجی داؤ پر لگا دیتا ہے۔

سورج کی لکیر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اگر کسی ہاتھ میں یہ واضح اور نمایاں رہے تو عام طور پر آدمی کے جذباتی ہونے کے رجحان کا پتہ دیتی ہے لیکن اس کے ساتھ دماغ کی لکیر بالکل سیدھی ہوتو دولت، سماجی رتبے اور طاقت اقتدار کے حصول کی خواہش کا پتہ دیتی ہے۔

سورج کے ابھار پر اگر بہت سی لکیریں ہوں تو انتہائی فن کارانہ مزاج کا پتہ دیتی ہیں۔لیکن ایسی صورت میں خیالات کی کثرت کامیابی کے راستے میں حائل ہوگی۔اس قسم کے لوگوں کا بے صبرا پن انہیں شہرت اور کامیابی حاصل کرنے نہ دے گا۔

سورج کی لکیر پر ستارے کی موجودگی ایک بہترین علامت ہے یہ غیر معمولی اور ہمیشہ رہنے والی کامیابیوں کی یقینی علامت ہے۔

سورج کی لکیر پر مربع (چوکور) کے نشان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کی شہرت اور مرتبہ دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہیں گے۔

اس لکیر پر جزیرے کا نشان شہرت اور مرتبے کے نقصان کا پتہ دیتا ہے اور جب تک یہ نشان موجود رہے گا اس وقت تک آدمی رسوائی اور بے عزتی کا شکار رہے گا۔

اتھلے اور سپاٹ ہاتھ پر اس لکیر کی موجودگی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔جن لوگوں کے ہاتھ دیگر تمام علامتوں کے اعتبار سے ان کے فنکار اور ذہین ہونے کا پتہ دیتے

ہوں مگر سورج کی لکیر موجود نہ ہو تو ایسے لوگوں کو باوجود کوشش و محنت کے شہرت اور ناموری مشکل ہی سے حاصل ہوں گی۔ انہیں وہ شہرت اور عزت جس کے وہ بجا طور پر مستحق بھی ہوں گے کم ہی مل سکے گی۔ یہ ممکن ہے کہ ان کے بعد ان کی قدر افزائی ہو مگر زندگی میں اس کا امکان کم رہتا ہے۔

شادی کی لکیر:

عطارد کے ابھار پر جو لکیر یا لکیریں ہوتی ہیں انہی کو شادی کی لکیریں کہتے ہیں۔ یہاں ایک بات صاف صاف کہہ دینی ضروری ہے کہ ہاتھ کی لکیروں کی حد تک اس رسمی کاروائی کی کوئی اہمیت نہیں جسے ہم بیاہ کہتے ہیں۔ چاہے یہ مذہبی رسوم کے مطابق انجام پائے یا قانونی، یہ لکیر تو محض یہ بتلاتی ہے کہ مختلف ہستیوں نے ہماری زندگی کو کس طرح متاثر کیا اس تاثر کی صورت کیا تھی اور اس کے نتائج کیا ہیں؟

ازدواج (شادی) زندگی کا ایک اہم ترین واقعہ ہے جس طرح زندگی کے دوسرے اہم واقعات کا پتہ ہاتھ کی لکیروں سے چل سکتا ہے۔ اس واقعے کا پتہ چلنا بھی ضروری ہے اور برسوں پہلے ہی سے اس کی علامتیں نمایاں ہو جانی چاہئیں اور میرا مشاہدہ ہے کہ نہ صرف ازدواج بلکہ دوسرے تعلقات بھی برسوں پہلے ہی سے ان لکیروں کے ذریعے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ کی ان لکیروں کو دیکھ کر دوسرے جنسی اور دلی تعلقات اور شادی بیاہ کے تعلقات کی علامت میں بھی امتیاز کیا جا سکتا ہے لیکن دیگر قسم کے تعلقات بھی اگر ازدواجی تعلق ہی کی طرح مستحکم اور پائیدار ہوں تو پھر امتیاز مشکل ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ انسانی زندگی میں ازدواج کا کوئی خاص وقت اور موقعہ کیوں اور کس طرح مقرر اور معین رہتا ہے اس کا جواب ہم اسی وقت دے سکتے ہیں جب کہ

ہم زندگی کے تمام دوسرے اسرار اور رموز سے بھی مساوی طور پر آشنا ہو جائیں۔ مثلاً یہ سوال کہ ایک قدرتی مقناطیس میں یہ قوت کہاں سے آجاتی ہے کہ وہ لوہے کی بنی ہوئی تمام اشیاء کو جو اس کے اطراف میں ہوں مقناطیسی صلاحیت عطا کر دیتا ہے۔ یہ طاقت اصل میں ہے کیا؟ اس کا راز کیا ہے؟ اس قسم کے دوسرے سوالات کے جواب اگر کوئی دے سکتا ہے تو وہ شاید اس کا بھی جواب دے سکے مگر جب تک ہم فطرت کے سارے قوانین کی ماہیت سے پوری طرح واقفیت حاصل نہیں کر لیتے ہمارے لئے چارہ کار بس یہی ہے کہ انہیں قبول کر لیں۔ اس کے بارے میں میں یہی ایک نظریہ پیش کرتا ہوں کہ جس طرح برقی رو کے ذریعے دور دراز فاصلوں تک آن کی آن میں پیام رسانی کی جاسکتی ہے اسی طرح ایتھر کے ذریعے جو برقی رو سے زیادہ ہلکا اور سریع السیال ہے غیر محسوس طریقے پر دو آدمیوں کے درمیان ربط قائم ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ ایک دوسرے سے کتنی ہی دور اور اجنبی کیوں نہ ہوں۔

شادی کی لکیر کے مطالعے کے لئے ہاتھ کی دوسری لکیروں اور علامتوں پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے۔ کیوں کہ دوسری لکیروں اور ہاتھ کی قسم وغیرہ کے اثرات اس لکیر کے اثرات بھی ویسا ہی توازن پیدا کرتے ہیں۔ جیسا کہ قسمت یا زندگی کی لکیر کے سلسلے میں شادی کی لکیر یا لکیریں ہاتھ کے دوسرے کنارے سے بھی شروع ہوسکتی ہیں یا صرف عطارد کے ابھار کے نیچے ظاہر ہوتی ہیں۔

ان میں سے صرف لانبی لکیر ہی شادی سے متعلق ہوتی ہے اور چھوٹی لکیریں گہرے قلبی تعلقات کا پتہ دیتی ہے اس کے اثرات زندگی یا قسمت کی لکیر پر بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ ان ہی کو دیکھ کر اندازہ ہوسکتا ہے کہ شادی کی لکیر کے مقام سے کیا تبدیلیاں آئیں گی۔ عطارد کے ابھار پر شادی کی لکیر کے مقام اور جگہ کو دیکھ کر یہ بھی معلوم کیا جاسکتا ہے کہ شادی کس عمر میں ہوگی۔

اگر شادی کی لکیر دل کی لکیر سے قریب تر ہو تو شادی کم عمری میں یعنی چودہ سے اکیس سال تک ہو جائے گی۔ اگر یہ لکیر عطارد کے ابھار کے مرکز سے نزدیک ہو تو شادی کی عمر اکیس سے اٹھائیس سال کے درمیان ہوگی اور اگر عطارد کے ابھار کے اوپر اس کے تین چوتھائی فاصلے پر ہو تو اٹھائیس سال سے پینتیس سال کے درمیان شادی ہوگی مگر صحیح صحیح عمر کا اندازہ قسمت یا زندگی کی لکیر کے اس مقام کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے جہاں زندگی میں تبدیلی یا دوسرے کے خاص اثرات کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔

عطارد کے ابھار پر شادی کی لکیر نمایاں اور واضح ہو اور اس کے ساتھ ہلال کے ابھار کی طرف سے ایک واضح اور نمایاں لکیر نکل کر قسمت کی لکیر سے جا ملے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شادی دولت مندی کا سبب بنے گی۔

لیکن یہ لکیر اگر ابتداء میں ہلال کے ابھار پر سیدھی چلی جائے اور پھر قسمت کی لکیر کی طرف مڑے اور اس سے جا ملے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ شادی محض ایک وقتی جذبے کا نتیجہ ہوگی اور حقیقی محبت کو اس میں دخل نہ ہوگا۔

یہ لکیر اگر قسمت کی لکیر سے زیادہ گہری اور نمایاں رہے تو ایسے آدمی کا شریک حیات (مرد کی صورت میں بیوی اور عورت کی صورت میں شوہر) اس سے زیادہ ذی اثر اور انفرادیت کا مالک ہوگا۔

اگر یہ لکیر قسمت کی لکیر سے قریب تر ہو اور اس کے ساتھ ساتھ جائے تو یہ کامیاب اور پرمسرت ازدواجی زندگی کی علامت ہے۔

عطارد کے ابھار پر شادی کی لکیر سیدھی اور مسلسل ہونی چاہیے اس پر چلیپا کے نشان یا دوسری بے اعتدالیاں نہ ہوں۔

شادی کی لکیر اگر دل کی طرف مڑ جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کی شادی جس سے ہوگی وہی پہلے فوت ہوگا۔

اگر لکیر اوپر کی طرف مڑ جائے تو ایسے آدمی کے کبھی شادی کرنے کا امکان نہیں رہتا۔ کسی کے ہاتھ میں شادی کی لکیر تو واضح اور نمایاں ہو مگر اس سے بال جیسی باریک باریک لکیریں نکل کر دل کی لکیر کی طرف جائیں تو ایسے آدمی کو اپنے شریک حیات کی بیماری یا خرابی صحت کی وجہ سے مصیبتیں پیش آئیں گی۔

شادی کی لکیر اگر نیچے کی طرف مڑی ہوئی ہو اور اس کے موڑ پر چھوٹا سا چلیپا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شریک حیات کی موت کسی حادثے سے ہوگی یا پھر اس کی موت اچانک واقع ہوگی اور اگر یہ لکیر بتدریج مڑتی ہو تو شریک حیات کی کسی بیماری کا نتیجہ ہوگا۔

اس لکیر کے بیچوں بیچ یا کسی مقام پر جزیرہ بنا ہو تو یہ ازدواجی زندگی کی کسی بڑی تلخی کا پتہ دیتا ہے اور جب تک جزیرے کا نشان موجود رہے گا میاں بیوی میں علیحدگی رہے گی۔ شادی کی لکیر اگر اپنے خاتمے پر کانٹے دار ہو جائے اور اس کی دونوں شاخیں ہتھیلی پر جھکی ہوئی رہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی طلاق یا قانونی علیحدگی پر ختم ہوگی۔ ایسی کانٹے دار لکیر کو اگر باریک باریک لکیر منقطع کرتی ہوئی مریخ کے میدان تک جائے تو یہ باتیں اور بھی یقینی ہو جائیں گی۔

اگر کسی کے ہاتھ میں شادی کی لکیر چھوٹے چھوٹے جزیروں اور نیچے کی طرف جانے والی لکیروں سے بھری ہوئی ہو تو ایسے آدمی کا شادی نہ کرنا ہی بہتر ہے کیونکہ یہ لکیر انتہائی ناخوشگوار ازدواجی تعلقات کی علامت ہے۔

شادی کی لکیر اگر درمیان سے ٹوٹ کر دو حصوں میں بٹ جائے تو اس سے میاں بیوی کی اچانک علیحدگی اور جدائی ظاہر ہوتی ہے۔

شادی کی لکیر سے اگر کوئی شاخ نکل کر سورج کے ابھار کی طرف جائے اور سورج کی لکیر سے گزرے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کسی ممتاز اور مشہور ہستی سے بیاہ

کرے گا۔ اس کے برخلاف اگر یہ شاخ نیچے کی طرف جا کر سورج کی لکیر کو منقطع کرے تو شادی شہرت اور مرتبے کے زوال کا باعث ثابت ہوگی۔

عطارد کے ابھار کے اوپر سے اگر ایک گہری لکیر نکل کر شادی کی لکیر کو منقطع کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شادی کے سلسلے میں بڑی رکاوٹیں اور مخالفتیں پیش آئیں گی۔

ایک باریک سی لکیر اگر شادی کی لکیر کے ساتھ ساتھ چلتی اور اسے قریب قریب چو لیتی ہو تو ایسا آدمی شادی کے بعد کسی گہرے قلبی تعلق سے دوچار ہوگا۔

شادی بیاہ کے قوانین اور آج کل کی شادیوں کے متعلق کچھ کہنے کا یہاں نہ موقعہ ہے اور نہ کتاب کا موضوع اس کی اجازت دیتا ہے۔ اپنے کام کے سلسلے میں مختلف مردوں اور عورتوں سے ان کی ازدواجی زندگی کے بارے میں جو کچھ مجھے سننے کا اتفاق ہوا ہے وہ انتہائی تعجب خیز اور ناقابل یقین ہے۔ یہ لوگ کچھ اس طرح اپنے راز بیان کرنے لگتے ہیں۔ دست شناس یہ سب کچھ سن لیتا ہے مگر اس کے ہونٹوں پر مہر رہتی ہے۔ اس پادری کی طرح جس کے سامنے لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اگر دست شناس کو کہنے کی اجازت مل جائے تو وہ یہی کہہ سکتا ہے کہ ان مسکراتے اور ہشاش بشاش چہروں میں نصف سے زیادہ تو وہ ہیں جنہوں نے اپنے غمزدہ دلوں پر ان مسکراہٹوں اور مسرتوں کے نقاب ڈال رکھے ہیں اور یہ غم و رنج شادی کی رسم پر ایک مستقل طنز اور قہقہہ ہیں۔ پروٹسٹنٹ مذہب اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اگر میاں بیوی میں باہمی اتحاد قائم نہ رہ سکے تو وہ طلاق کے ذریعے علیحدگی اختیار کرلیں مگر اس مذہب کے پادری بھی نکاح کی رسم ادا کرتے وقت یہی الفاظ دہراتے ہیں کہ جنہیں خدا نے ملادیا ہے انہیں جدا کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

کیتھولک مذہب تو اس معاملے میں بھی اپنے تضاد پر قائم ہے۔ وہ تو اس بدقسمت جوڑے کی جو بہتر زندگی نہیں گزار سکتا طلاق کے ذریعے علیحدگی اختیار کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ وہاں طلاق صرف خاص صورتوں میں ممکن ہے۔ وہ بھی پوپ کی سفارش سے اور ادھر عدالتیں شہریوں کے خون پسینے کی کمائی سے حکومت کے خزانے بھرنے میں مصروف ہیں۔ نہ جانے کب تک یہ چند رسمی جملے دلی تقاضوں کی حق تلفی کرتے رہیں گے اور کب تک رسم و رواج کی یہ غلامی مردوں کو درندے اور عورتوں کو مویشی بنائے رکھے گی۔ کب تک مرد اور عورت اس لئے مل جل کر زندگی گزارنے پر مجبور رہیں گے کہ ان کے پاس اپنی آزادی خریدنے کے لئے سرمایہ نہیں۔ کتنے مرد ہیں جو کبھی نیکی اور شرافت کے مجسمے تھے۔ کتنی عورتیں ہیں جو سچائی اور عصمت کی دیویاں تھیں، مگر آج ہم انہی مردوں کو اپنی بیویوں سے نفرت کرتے اور انہی عورتوں کو اپنے شوہروں سے خوفزدہ اور ہر چیز کو چھپاتے ہوئے دیکھتے ہیں اور ان کے معصوم بچے زرد چہروں بجھی ہوئی فطرت اور محبت سے عاری دل کے ساتھ پرورش پاتے ہیں۔ اپنے ماں باپ سے انہیں محبت کم ہوتی ہے اور خوف زیادہ یہ بڑے ہو کر اپنے ماں باپ ہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ ماں کی منافقت اور باپ کی بے راہ روی ان کی فطرت کے اجزائے ترکیبی ہوں گے۔

مردوں اور عورتوں کو یہ تعلیم دینی چاہیے کہ ناولوں اور افسانوں کی بجائے فطرت کے مطالعہ پر زیادہ توجہ دیں۔ اس انہماک سے دوسرے انسانوں کا بھی مطالعہ کریں، جس انہماک سے لباس کی تراش خراش کا مطالعہ کیا جاتا ہے وہ شادی ضرور کریں لیکن جب محسوس ہو کہ ان کا انتخاب غلط تھا تو اس غلطی کا مداوا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی اولاد کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کا صحیح احساس پیدا کریں۔ انہیں نیکی کی خاطر نیکی کرنے، سچائی کی خاطر سچائی اختیار کرنے کی تربیت دیں۔ ان میں یہ

احساس پیدا کیا جائے کہ وہ سوسائٹی اور قوم کے خادم ہیں انہیں اپنی زندگی کو اس طرح ڈھالنا ہے کہ دوسروں کے لئے مفید ثابت ہوسکیں۔

اولاد:

اگر کوئی کہے کہ ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر یہ بات ٹھیک ٹھیک بتلائی جاسکتی ہے کہ کسی آدمی کے کتنی اولاد ہوگی یا کتنے بچے موجود ہیں تو بظاہر یہ دعویٰ بڑا تعجب خیز معلوم ہوتا ہے مگر ہاتھ کی لکیروں سے زندگی کے بارے میں جو دوسری عجیب وغریب باتوں کا پتہ چلتا ہے ان کے مقابلے میں اولاد کا پتہ چلانا اتنا تعجب خیز نہیں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ اس کے لئے بہت گہرے مطالعے اور توجہ کی ضرورت ہے۔

میں نے لوگوں کو اولاد کے متعلق جو ٹھیک معلومات بہم پہنچائی ہیں ان سے لوگ بہت متاثر ہوئے اور مجھ سے خواہش کی ہے کہ اس بارے میں زیادہ سے زیادہ تفصیلات میں اپنی کتاب میں پیش کروں۔ میں اپنے طور پر کوشش کروں گا کہ اس مسئلے کی ممکنہ وضاحت سطور ذیل میں کروں۔ مگر ساتھ ہی مجھے اس کا بھی احساس ہے کہ ان امور کی وضاحت اتنا آسان کام نہیں۔

کسی کی موجودہ یا ہونے والی اولاد کا پتہ چلانے کے لئے ہاتھ کی ان ساری علامات سے پوری واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے جو اس سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً زہرہ کا ابھار ہی ہے جس کے ہاتھ میں یہ ابھار چھوٹا اور کم نمایاں ہوگا اس کے صاحب اولاد ہونے کا امکان ہی کم ہے۔ اس کے برخلاف بڑے اور نمایاں ابھار رکھنے والوں کا کافی اولاد ہوگی۔

شادی کی لکیر کے آخری حصے سے جو باریک باریک لکیریں سیدھی اوپر کی طرف جاتی ہیں، انہی سے بچوں کی تعداد کا اندازہ ہوتا ہے۔ بعض ہاتھوں میں یہ لکیریں اتنی

باریک ہوتی ہیں کہ بغیر خوردبین کے انہیں دیکھنا مشکل ہی ہوتا ہے۔مگر ایسی صورت میں ہاتھ کی تمام دوسری لکیریں بھی ہلکی اور مدھم ہوں گی۔ان باریک لکیروں کے مقام،عطارد کے ابھار کو ان کے چھونے کی جگہ اور ان کی شکل وغیرہ کو دیکھ کر یہ پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ بچے اس آدمی کی زندگی میں کوئی اہم کردار ادا کریں گے یا نہیں۔ طاقتور اور توانا ہوں گے،یا کمزور اور نحیف ان کی صنف کیا ہوگی (لڑکے ہوں گے یا لڑکیاں) وغیرہ۔

اس سلسلے میں چند اہم اور موٹی باتیں یہ ہیں۔

اگر یہ لکیریں نسبتاً زیادہ چوڑی ہوں تو لڑکے ہوں گے اور باریک ہوں تو لڑکیاں۔

لکیریں اگر واضح اور گہری ہوں تو بچے صحت مند ہوں گے لیکن بہت ہلکی یا لہرے دار ہوں تو کمزور اور بیمار۔

لکیر کا ابتدائی حصہ چھوٹے جزیرہ پر مشتمل ہو تو بچہ ابتدائی عمر میں بیماریوں کا شکار اور کمزور رہے گا مگر لکیر آگے چل کر صاف اور واضح ہو جائے تو بچے کی صحت عمر کے ساتھ سدھر جائے گی۔

لکیر اگر اپنے خاتمے پر جزیرہ کی شکل اختیار کرے تو یہ بچے کی موت کا پتہ دیتی ہے

ان لکیروں میں اگر ایک لکیر زیادہ لانبی اور نمایاں ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سارے بچوں میں سے ایک بچے کو ماں باپ کی زندگی میں زیادہ اہمیت حاصل رہے گی۔

شادی کی لکیر کے بیرونی حصے سے لے کر ہاتھ کے اندر تک اس قسم کی جتنی لکیریں ہوں گی بچوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہوگی۔

اولاد کی لکیریں اکثر اوقات مردوں کے ہاتھوں میں بھی اتنی ہی واضح اور نمایاں ہوتی ہیں جتنی کہ عورتوں کے ہاتھوں میں۔ایسی صورت میں مرد کو بھی اپنے بچوں سے بے

حد محبت ہوگی اور وہ بھی نہایت نرم مزاج ہوں گے۔مگر اصولی طور پر یہ لکیریں عورت کے ہاتھ میں نمایاں رہتی ہیں۔میرے خیال میں ان چند باتوں کو ذہن نشین رکھ کر اگر مطالعہ کیا جائے تو مزید تفصیلات کا پتہ خود ہی چلایا جا سکتا ہے جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

مربع یا چوکور:

ہاتھ کی نسبت کم اہمیت رکھنے والی نشانیوں میں مربع کا نشان اپنی خصوصیات کے اعتبار سے بہت زیادہ دلچسپ مطالعے کا سامان فراہم کرتا ہے اس کو عام طور پر تحفظ کا نشان بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس جگہ یہ نشان موجود ہے زندگی کی اس منزل پر آدمی پیش آنے والے خطرات سے بچا ہوا رہے گا۔

قسمت کی لکیر اگر کسی گہرے اور نمایاں مربع کی شکل میں سے گزرے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی دنیاوی معاملات میں کسی زبردست آزمائش سے دوچار ہوگا۔ یہ آزمائش مالی نقصان کی صورت میں بھی ظاہر ہوسکتی ہے لیکن قسمت کی لکیر اگر اس مربع سے سیدھی گزر جائے تو یہ خطرات دور ہو جائیں گے۔اگر اس صورت میں قسمت کی لکیر ٹوٹ بھی جائے تو مربع کی موجودگی انسان کو نقصان سے محفوظ رکھے گی۔

مربع کا نشان اگر قسمت کی لکیر سے باہر ہو مگر اس کو چھو رہا ہو اور زحل کے ابھار کے نیچے کی طرف اس کی سیدھ میں ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی حادثات سے بچ نکلے گا۔

دماغ کی لکیر اگر مربع کے کسی گہرے نشان میں سے گزرے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ سخت قسم کی دماغی محنت یا فکر سے آدمی کے دماغ پر بہت بار پڑے گا۔مگر دماغ اس

بوجھ کو سہار لے گا۔

دماغ کی لکیر کے اوپر اور زحل کے ابھار کے نیچے اس نشان کی موجودگی ہی یہ بتلاتی ہے کہ سر کو پیش آنے والے کسی خطرے سے بچ نکلے گا۔

دل کی لکیر اگر مربع سے گزرے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی محبت کی بناء پر کسی مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ یہ مربع اگر زحل کے ابھار کے نیچے ہو تو محبوب کی ہلاکت کا پتہ دیتا ہے۔

زندگی کی لکیر اگر مربع میں سے گزرے تو موت سے حفاظت کی علامت ہے چاہے اس جگہ زندگی کی لکیر ٹوٹی ہوئی کیوں نہ ہو۔

زہرہ کے ابھار پر اور زندگی کی لکیر کے اندر کی طرف مربع کا نشان بتلاتا ہے کہ آدمی جذبات کے نتیجے میں پیش آنے والے خطرات سے محفوظ رہے گا۔ ابھار کے بیچوں بیچ یہ نشان رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی اپنے جذبات کی وجہ سے ہر قسم کے خطرات سے دوچار ہوگا مگر آخر کار سارے خطرات سے بچ نکلے گا۔

مربع کا نشان اگر زندگی کی لکیر سے باہر اور مریخ کے میدان پر ہو، مگر زندگی کی لکیر کو چھو رہا ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی یا قید و بند میں مبتلا ہوگا یا تنہائی کی زندگی بسر کرے گا۔

مختلف ابھاروں پر مربع کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ آدمی ان ابھاروں کی خصوصیات کی مدت کے نتائج سے محفوظ رہے گا۔ یعنی

مشتری کے ابھار پر حرص و ہوس سے

زحل کے ابھار پر مہلک حادثات سے (ہلاک آفرینی سے)

سورج کے ابھار پر نام و نمود کی خواہش سے

عطارد کے ابھار پر بے چین اور غیر مستقل مزاج سے

مریخ کے ابھار پر دشمنوں کی طرف پیش آنے والے خطرات سے

ہلال کے ابھار پر تخیلات اور تصورات کی کثرت اور بے راہروی سے یا بعض دوسری لکیروں کے مضر اثرات سے (جیسے سیر و سیاحت کی لکیر)

جزیرے، دائے اور نقطے

جزیرے کا نشان کوئی اچھی علامت نہیں۔ جس لکیر پر یہ نشان ظاہر ہوتا ہے اس کے متعلق کسی نہ کسی خرابی کا پتہ دیتا ہے۔ اس نشان کے بارے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ خاندانی اور موروثی نقائص یا عیوب کا پتہ دیتا ہے۔ مثلاً دل کی لکیر پر اگر جزیرے کا گہرا نشان ہو تو اس سے قلب کی موروثی بیماری ظاہر ہوتی ہے۔

دماغ کی لکیر کے درمیانی حصے میں اگر جزیرے کا واضح اور نمایاں نشان بھی موجود ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی کسی موروثی دماغی بیماری یا کمزوری میں مبتلا زندگی کی لکیر پر جس جگہ یہ نشان نمودار ہوگا عمر کے اس حصے میں آدمی بیماری اور کمزوری کا شکار ہوگا۔

قسمت کی لکیر پر جزیرے کا نشان دنیاوی معاملات میں کسی بڑے نقصان کا پتہ دیتا ہے۔

سورج کی لکیر پر جزیرے کا نشان شدید بیماری کا خطرہ ظاہر کرتا ہے ہاتھ کی کوئی بھی لکیر اگر جزیرے میں سے گزرے یا جزیرے کی شکل اختیار کر لے تو اس لکیر کے اثرات کی حد تک یہ ایک بری علامت ہے۔ زہرہ کے ابھار پر اگر کوئی معاون لکیر جزیرے میں سے گزرے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی جس ہستی سے متاثر ہے (چاہے مرد ہو یا عورت) وہ ہستی جذبات کے ہاتھوں بدنامی اور مصائب کا شکار ہوگی۔

اگر ایک جزیرہ بناتی ہوئی لکیر زہرہ کے ابھار سے لے کر شادی کے ابھار تک چلی جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس خاص وقت میں بعض برے اثرات شادی کو بے غیرتی کا سبب بنا دیں گے۔ اگر ایسی لکیر دماغ کی لکیر تک چلی جائے تو بعض بڑے اور ناموافق اثرات محبت کو بے غیرتی کا سبب بنائیں گے اور اگر دماغ کی لکیر تک جائے تو برے اثرات کی وجہ سے دماغی صلاحیتیں اور ارادے ذلیل کاموں کی طرف لے جائیں گے۔ اگر یہ لکیر قسمت کی لکیر سے جا ملے اور اسے آگے بڑھنے سے روک دے تو برے اور ناموافق اثرات آدمی کی کامیابی کا راستہ دیں گے اور یہ بات عمر کی اسی منزل پر ظہور پذیر ہوگی جہاں یہ لکیر قسمت کی لکیر سے ملتی ہے۔

مختلف ابھاروں پر جس پر ان کا وجود حامل ابھار کی خصوصیات کو ضائع کر دیتا ہے مثلاً

مشتری کے ابھار پر آدمی کی عزت نفس اور امنگوں کو

زحل کے ابھار پر جزیرے کا وجود بدقسمتی کا موجب ہوتا ہے

سورج کے ابھار پر اس نشان کی وجہ سے آدمی کی فنی صلاحیتیں ماند پڑ جاتی ہیں

عطارد کے ابھار پر جزیرے کی وجہ سے آدمی بہت ہی غیر مستقل مزاج ہو جاتا ہے اور یہ عدم استقلال اسے کسی کام میں اور خاص طور پر تجارت یا سائنس وغیرہ میں کامیاب ہونے نہیں دیتا

جزیرے کے ابھار پر جزیرے کی موجودگی بزدلی اور کم ہمتی کا پتہ دیتی ہے

ہلال کے ابھار پر اس کی موجودگی سے آدمی اپنی تخیلاتی صلاحیتوں سے کام لینے کے قابل نہیں رہتا۔ زہرہ کے ابھار پر جزیرے کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ آدمی جذبات کا غلام بن کر رہ جائے گا۔

دائرے:

سورج کے ابھار پر اگر دائرہ (چکر) بنا ہوا ہو تو یہ ایک اچھی علامت ہے ورنہ دوسرے تمام ابھاروں پر اس کی موجودگی آدمی کی ناکامی کا پتہ دیتی ہے۔

ہلال کے ابھار پر دائرے کے نشان سے آدمی کے ڈوب مرنے کا خطرہ ظاہر ہوتا ہے۔ دائرے کا نشان اگر ہاتھ کی کسی اہم لکیر کو چھو رہا ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زندگی کی اس منزل پر پہنچ کا آدمی کا بدقسمتی سے نجات پانا مشکل ہو جائے گا۔

وہ بس ایک دائرے کے اندر ہی گردش کرتا رہے گا اور اس سے باہر نہ نکل سکے گا۔

نقطے:

نقطہ یا دھبہ عام طور پر کسی عارضی بیماری کا پتہ دیتا ہے۔

دماغ کی لکیر پر چمک دار سرخ دھبے کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی چوٹ کھا کر یا بلندی سے گر کر زخمی ہوگا۔

سیاہ یا نیلا دھبہ (نقطہ) اعصابی بیماری کا پتہ دیتا ہے

صحت کی لکیر پر سورج اور چمک دار نقطے کو بخار کی علامت مانا جاتا ہے اور اگر ایسا نقطہ زندگی کی لکیر پر ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی بخار کی قسم کی کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا

بڑی تکون اور مستطیل:

زندگی، دماغ اور صحت کی لکیروں کے ملنے سے جو تکون بنتا ہے اسی کو بڑا تکون یا مریخ کا تکون کہتے ہیں۔

اکثر ہاتھوں میں صحت کی لکیر بالکل ہی نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں صرف ایک لکیر فرض کر لینی چاہیے۔ جو اس بڑے تکون کا قاعدہ بن سکے اور بعض ہاتھوں میں سورج

کی لکیر تکون کا قاعدہ بن جاتی اور اس کی کمی کو پورا کر دیتی ہے۔ یہ ایک بڑی اچھی علامت ہے جو آدمی کی غیر معمولی طاقت اور کامیابی کا پتہ دیتی ہے۔ مگر ایسے لوگ ان لوگوں کے مقابلے میں جن کے ہاتھ میں صحت کی لکیر بڑے تکون کا قاعدہ بناتی ہے کم فراخ دل اور آزاد طبیعت ہوں گے۔

ہاتھ کے مطالعے کے وقت اس تکون کی ساخت اور جگہ پر خاص توجہ دینی ضروری ہے پھر اس کے تینوں زاویے (بالائی، درمیانی اور زیریں) بھی الگ الگ مفہوم رکھتے ہیں جن پر آگے بحث ہوگی۔

اگر بڑا تکون، دماغ، زندگی اور صحت کی لکیروں کے ملنے سے بنا ہو تو اسے کافی چوڑا ہونا چاہیے تاکہ یہ مریخ کے پورے میدان کو گھیر لے۔ اگر کسی ہاتھ میں ایسا تکون موجود ہو تو اس سے آدمی کی وسیع النظری، آزاد خیالی اور فیاضی ظاہر ہوتی ہے۔ ایسا آدمی سب کے فائدے کی خاطر اپنی ذات کی قربانی سے دریغ نہ کرے گا۔

اس کے برخلاف اگر تکون تین چھوٹی چھوٹی لہریے دار اور مدہم لکیروں سے بنا ہوا ہو تو یہ آدمی کی ڈرپوک طبیعت، کمینگی اور بزدلی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسے آدمی ہمیشہ اکثریت کا ساتھ دیں گے، خواہ انہیں اپنے ہی اصولوں کو قربان کرنا کیوں نہ پڑے۔

بالائی زاویہ:

بڑے تکون کا بالائی زاویہ دماغ اور زندگی کی لکیروں کے ملنے سے بنتا ہے۔ یہ زاویہ نوکدار واضح اور ہموار ہونا چاہیے۔ ایسا زاویہ آدمی کے دل و دماغ کی نفاست اور دوسروں کے جذبات کے احترام کی نشاندہی کرتا ہے۔

اس کے برخلاف جن لوگوں کے ہاتھوں میں یہ زاویہ پھیلا ہوا اور چوڑا ہوتا ہے وہ بس کام چلاؤ قسم کی ذہانت کے مالک ہوتے ہیں۔ دوسروں کے جذبات کا نہ یہ لوگ

اتنا خیال کرتے ہیں اور نہ فنون لطیفہ سے انہیں کوئی خاص لگاؤ ہوتا ہے۔

اگر یہ زاویہ بہت ہی زیادہ پھیلا ہوا اور چوڑا ہو تو یہ آدمی کی بے حسی اور عجلت پسندی کا پتہ دیتا ہے۔ ایسا آدمی ہمیشہ دوسروں کو رنج پہنچائے گا۔ علم حاصل کرنے کے معاملے میں بھی ایسا آدمی جلد باز اور اپنے علم کو عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت سے عاری ہوتا ہے۔

درمیانی زاویہ:

بڑے تکون کا درمیانی زاویہ دماغ اور صحت کی لکیروں کے ملنے سے بنتا ہے۔ اگر یہ زاویہ صاف اور واضح ہو تو اس سے ذہن کی تیزی، طبیعت کی جولانی اور اچھی صحت کا پتہ چلتا ہے۔

درمیانی زاویہ اگر بہت ہی تنگ ہو تو ضرورت سے زیادہ حساس طبیعت اور خراب صحت کی علامت ہے۔

بہت ہی چوڑا اور درمیانی زاویہ آدمی کی کند ذہنی کا پتہ دیتا ہے۔ ایسے آدمی کے کام کا انداز بھی ذہانت سے خالی ہوگا۔

زیریں زاویہ:

زیریں زاویہ اگر صحت کی لکیر سے بنتا ہو اور بہت تنگ ہو تو اس سے کوتاہ مزاجی اور کمزور فطرت کا پتہ چلتا ہے اور ایسا زاویہ بہت چوڑا ہو تو یہ فطرت کی مضبوطی کی علامت ہے۔

بڑے تکون کا زیریں زاویہ اگر سورج کی لکیر سے بنتا ہو اور بہت تنگ ہو تو اس سے آدمی کی انفرادیت مگر اسی کے ساتھ ساتھ تنگ نظری کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر زاویہ چوڑا ہو تو ایسا آدمی وسیع النظر اور فیاض مشرب ہوگا۔

مستطیل :

دماغ اور دل کی لکیروں کے درمیان جو چوڑی جگہ ہوتی ہے اسی کو مستطیل کہتے ہیں ۔یہ مستطیل ہموار ہونا چاہیے جو دونوں کناروں پر چوڑا ہو مگر بیچ میں تنگ نہ ہو۔اس کی سطح ہموار ہونی چاہیے جس میں زیادہ لکیریں (جو دل و دماغ کی لکیروں سے نکلتی ہوں)موجود نہ ہوں ۔ایسی صورت میں یہ مستطیل متوازن دماغ ذہانت اور دوستی اور محبت میں خلوص اور وفاداری کی علامت ہوگا۔

مستطیل کی چوڑائی سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کا رویہ دوسروں کے متعلق کس قسم کا ہے۔اگر اس کی چوڑائی بہت ہی کم ہو تو اس سے کوتاہ نظری، تنگ خیالی اور کٹر پن ظاہر ہوتا ہے مگر یہ باتیں زیادہ تر مذہبی اور اخلاقی معاملات میں ظاہر ہوں گی ۔مذہبی قسم کے لوگوں کے ہاتھ کی یہ خاص علامت ہے۔جو لوگ مذہبی طور پر سخت متعصب ہوتے ہیں ان کے ہاتھ میں مستطیل بھی بہت ہی کم چوڑا اور تنگ ہوگا۔مگر اس مستطیل کی چوڑائی بہت زیادہ بھی مناسب نہیں ۔کیونکہ ایسی صورت میں مذہب اور اخلاق کے متعلق آدمی کو نقصان دہ حد تک وسیع النظر ہو جائے گا۔

اگر مستطیل کی چوڑائی درمیان میں بہت ہی کم ہو جائے تو اس سے تعصب اور غیر منصف مزاجی ظاہر ہوتی ہے۔

مستطیل کے دونوں سروں کا بھی مساوی طور پر چوڑا ہونا ضروری ہے۔اگر سورج کے ابھار کے نیچے والا سرا زحل کے ابھار کے نیچے والے سے سے زیادہ چوڑا ہو تو ایسا آدمی اپنے نام، مقام اور شہرت کی طرف سے لاپرواہ ہوگا۔اس کے برخلاف صورت میں آدمی صرف دوسروں کی رائے بن کر رہ جائے گا اور ہمیشہ اسی فکر میں رہے گا کہ دنیا سے کیا سمجھتی ہے اور اپنی شہرت کو باقی رکھنے کے لئے اسے کیا کرنا

چاہیے۔

اگر مستطیل زحل یا مشتری کے ابھار کے نیچے بہت زیادہ چوڑا ہو جائے اور اس کا دوسرا سرا تنگ ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی اپنی وسیع النظری اور آزاد خیالی کو چھوڑ کر تنگ نظری اور تعصب اختیار کر لے گا۔ اگر سارے کا سارا مستطیل ہی بہت زیادہ چوڑا اور پھیلا ہوا ہو تو اس سے آدمی کی غیر متوازن ذہانت، فکر و خیال میں لاپرواہی، آزاد روطبیعت اور بدتمیزی ظاہر ہوتی ہے۔

مستطیل اگر صاف اور چھوٹی چھوٹی لکیروں سے پاک ہو تو پرسکون طبیعت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کے برخلاف مستطیل میں چھوٹی چھوٹی لکیریں اور چلیپا بہت زیادہ ہو تو بے چین طبیعت اور چڑچڑا پن ظاہر ہوتا ہے۔

مستطیل کے کسی بھی حصے میں ستارے کا نشان ایک بہترین علامت ہے خاص طور پر یہ نشان اگر کسی مناسب ابھار کے نیچے ہو تو اور بھی اچھا ہے۔

ستارے کے نشان اگر مشتری کے ابھار کے نیچے ہوں تو آدمی کی طاقت اقتدار اور فخر کا پتہ دیتا ہے۔

زحل کے ابھار کے نیچے یہ نشان دنیاوی معاملات میں کامیابی کی خوشخبری دیتا ہے اور سورج کے ابھار کے نیچے ستارے کے نشان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی شہرت حاصل کرنے میں کامیاب رہے گا اور فنون لطیفہ کے ذریعے بلند مقام حاصل کرے گا۔

ستارے کا نشان اگر سورج اور عطارد کے ابھاروں کے درمیان مستطیل میں موجود ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی سائنس یا تحقیقاتی کاموں میں کامیاب رہے گا۔

حلقہ زہرہ، حلقہ زحل اور کنگن:

پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان سے شروع ہو کر تیسری اور چھوتھی انگلی کے درمیان

تک جو نیم دائروی سی لکیر پائی جاتی ہے اسے حلقہ زہرہ کہتے ہیں۔ بعض ہاتھوں میں یہ لکیر پوری اور مسلسل ہوتی ہے اور بعض میں شکستہ۔

عام طور پر اس لکیر کو شہوت پرستی کی علامت بتلایا جاتا ہے مگر میرا تجربہ اس خیال کی تصدیق نہیں کرتا۔ البتہ چوڑے اور موٹے ہاتھوں میں اس کی موجودگی اس قسم کے رجحان کا پتہ دیتی ہے۔ یہ لکیر زیادہ تر مخروطی یا روحانی قسم کے ہاتھوں میں نظر آتی ہے۔ ذرا سے مطالعے اور غور و فکر سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔ اس لکیر کا تعلق بہت زیادہ حساس اور ذہین طبائع سے ہے۔ اس قسم کے لوگوں کی طبیعت کا رنگ ہر وقت بدلتا رہتا ہے۔ یہ لوگ زود حس اور کمزور اعصاب کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر لکیر ہاتھ میں مسلسل اور غیر شکستہ ہو تو جذبات سے بے قابو ہو جانے، دل شکستہ اور مایوس رہنے کے رجحان کا پتہ دیتی ہے۔

جن لوگوں کے ہاتھوں میں یہ لکیر (حلقہ زہرہ) ہوتی ہے وہ کسی بھی بات پر جوش و جذبات کی انتہاؤں کو پہنچ سکتے ہیں۔ مگر یہ سارے مظاہرے محض وقتی ہوں گے ایک لمحے میں یہ انتہائی جرات اور جوش و خروش کا اظہار کریں گے تو دوسرے لمحے مایوسی اور بے چارگی کا۔

حلقہ زہرہ اگر ہاتھ کے دوسرے کنارے تک چلا جائے اور شادی کی لکیر سے جا ملے تو آدمی کی عجیب و غریب مزاجی کیفیت ازدواجی زندگی کی مسرتوں کو ختم کر دے گی۔ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ نباہ مشکل ہوتا ہے اگر اس قسم کی لکیر کسی مرد کے ہاتھ میں ہوئی تو وہ اپنی شریک حیات میں وہ خوبیاں اور نیکیاں دیکھنے کا خواہش مند رہے گا جو انسان میں پیدا ہی نہیں ہو سکتیں

حلقہ زحل:

حلقہ زحل بہت ہی کم ہاتھوں میں نظر آتا ہے اور اس کی موجودگی کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ میں نے ایسے لوگوں کا مطالعہ جن کے ہاتھوں میں یہ لکیر موجد تھی بڑی گہری نظر سے کیا اور ان میں سے کوئی بھی مجھے کامیاب اور بامراد نظر نہ آیا۔ حلقہ زحل قسمت کے ابھار کو کچھ اس طرح منقطع کر دیتا ہے کہ آدمی کبھی نہ اپنی محنت کا پھل پا سکتا ہے، نہ اس کی کوئی آرزو پوری ہوتی ہے اس ناکامی میں ان لوگوں کے مزاج کو بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ ان کا مزاج بھی ان کی ناکامیوں کا تمام تر ذمہ دار ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ بڑے بڑے منصوبے بنانے میں ماہر اور اونچے خیالات کے حامل ضرور ہوتے ہیں، مگر مستقل مزاجی ان میں بہت کم ہوتی ہے۔ چنانچہ جو بھی کام یہ شروع کرتے ہیں اسے ادھورا ہی چھوڑ دیتے ہیں:

کنگن:

کنگن (تین لکیریں جو کلائی پر پائی جاتی ہیں) کو میں دست شناسی کے سلسلے میں کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا۔ البتہ ان کے متعلق ایک عجیب وغریب بات جس کی تصدیق میرے تجربوں نے کی ہے ضرور قابل ذکر ہے۔ دست شناسی کی تعلیم کے ابتدائی مراحل میں مجھے بتلایا گیا تھا کہ ان تینوں میں سے پہلی لکیر کے مقام اور موقف پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ مجھے بتلایا گیا تھا کہ اگر پہلا کنگن (یا کلائی کی پہلی لیر) بہت اوپر کی طرف ہو اور ہتھیلی کے بالکل ہی قریب ہے اور خاص طور پر اگر مان کی شکل بناتی ہو تو آدمی کے اندرونی نظام میں کوئی نہ کوئی کمزوری موجود ہوگی۔ مثلاً قوت تولید کی کمی وغیرہ۔ جوں جوں میرا تجربہ بڑھتا اور عملی شکل اختیار کرتا گیا۔ یہ حقیقت مجھ پر واضح ہوگئی کہ یہ بات جسے میں شروع میں وہم ہی سمجھتا تھا بڑی صداقت اپنے

اندر رکھتی ہے۔ بعد کے دور میں نے کئی آدمیوں کے ہاتھ دیکھے۔ ہسپتالوں میں مریضوں کے ہاتھوں کا معائنہ کیا اور خود میرے پاس مشورے کے لئے آنے والوں نے جو باتیں اپنے متعلق بتلائیں ان سب سے مل کر مجھے یہ ماننے پر مجبور کر دیا کہ یہ نظریہ قابل ذکر و غور ہے۔

ان لکیروں کی دوسری خاصیت یہ ہے کہ اگر صاف اور واضح ہوں تو آدمی کی اچھی صحت اور جسمانی حالت کا پتہ دیتی ہے۔ یہ بھی گویا ایک طرح سے مندرجہ بالا نظریے ہی کی تصدیق ہے۔

ستارے کا نشان:

ستارے کا نشان ہاتھ میں چاہے جہاں بھی پایا جائے ایک نہایت ہی اہم علامت ہے۔ میں اس خیال سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کہ یہ ایک خطرناک علامت ہے اور ایک ایسا خطرہ جس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس کے برخلاف ہیں ستارے کی موجودگی ایک دو خاص صورتوں کے سوا خوش قسمتی کی علامت سمجھتا ہوں مگر یہ خوش قسمتی کس قسم کی ہوگی، اس کا دارومدار ستارے کے مقام پر ہے۔ یعنی ہاتھ کے کس ابھار پر کس لکیر پر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر مشتری کے ابھار پر ستارے کا نشان موجود ہو تو اس مقام کے لحاظ سے اس کے مطالب یہ ہوں گے۔

ستارہ اگر مشتری کے ابھار کی طرف اور ہاتھ کے بالکل اندر ہو تو یہ غیر معمولی عزت طاقت، مرتبے کے حصول اور آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل کا پتہ دیتا اور ظاہر کرتا ہے کہ آدمی آخر کار کامیاب اور کامران ہوگا۔

ستارے کی موجودگی کے ساتھ ساتھ، اگر قسمت، دماغ اور سورج کی لکیریں بھی نمایاں اور گہری ہوں تو آدمی کی ترقی اور سربلندی کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ اس قسم کی

علامات عام طور پر بہت ہی زیادہ پر امنگ مردوں اور عورتوں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہیں اور جہاں تک طاقت اور مرتبے کے حصول کی کوشش ہے یہ علامات بے مثال ہوتی ہیں۔

اگر ستارہ مشتری کے ابھار سے ہٹا ہوا یعنی اس کے بہت ہی نیچے کی طرف ہو اور انگلی کی جڑ کو کاٹتا اور ہاتھ کے پیچھے کی طرف مائل ہو تو یہ بھی بہت پر امنگ شخصیت کا پتہ دیتا ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ ایسے آدمی کا سابقہ بہت ہی نامور اور بلند ہستیوں سے پڑے گا اور اگر ہاتھ کی دوسری علامات بھی بہت ہی اچھی اور مناسب نہ ہوں تو خود اس آدمی کی شہرت، مرتبہ اور طاقت حاصل ہونے کا کم ہی امکان رہے گا۔

زحل کے ابھار پر:

ستارے کا نشان اگر زحل کے ابھار کے بیچوں بیچ ہو تو یہ بڑی خطرناک اور مہلک علامت ہے۔ اس سے آدمی کو شہرت اور مرتبہ تو ضرور حاصل ہوگا مگر ایسی شہرت اور ایسا مرتبہ جس میں خطرہ زیادہ ہو۔ پرانے لوگوں کا خیال تھا کہ آدمی کی زندگی بڑی پر خطر رہے گی۔ ایسا آدمی قسمت کے ہاتھ میں ایک کھلونا ہوگا۔ وہ ایک سفاک قاتل بھی بن سکتا ہے اور ایک بڑا محسن انسانیت بھی مگر اس کی زندگی بڑی ڈرامائی ہوگی۔ کسی نہ کسی حیثیت میں وہ غیر معمولی مقام کا مالک ثابت ہوگا مگر اس کی عزت اور شہرت اس کی تباہی کا باعث ہوگی۔

زحل کے ابھار سے قریب قریب ہٹ کر انگلی کے کنارے پر یا اس کی جڑ میں اگر ستارے کا نشان ہو تو اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی غیر معمولی اور عظیم ہستیوں سے سابقہ پڑے گا۔ مگر یہ ہستیاں وہی ہوں گی جو خطرات اور ہلاکت میں عظمت و بلندی حاصل کرتی ہیں۔

شمس کے ابھار پر:

سورج کے ابھار پر ستارے کا نشان دولت مندی اور مرتبے کا پتہ دیتا ہے۔مگر یہ چیزیں آدمی کو مسرت نہ بخش سکیں گی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اس طرح دولت تو ضرور حاصل ہوگی مگر اس سے نہ سکون واطمینان حاصل ہوں گے اور نہ مسرت۔اگر ستارے کا نشان سورج کے ابھار کے بازو میں رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو دولت مند لوگوں سے سابقہ ضرور پڑے گا۔مگر خود اسے دولت حاصل نہ ہوگی،ستارے کا نشان لکیر کے بالکل اوپری سرے پر نہ ہونا چاہیے۔اگر نصف لکیر سے کچھ اوپر کی طرف ہو تو یہ بڑی اچھی علامت ہے میڈم ساربرن ہارٹ کے ہاتھ میں ایسا ہی نشان تھا۔

عطارد کے ابھار پر:

عطارد کے ابھار کے بیچوں بیچ اگر ستارے کا نشان ہو تو آدمی کے ہاتھ کی قسم کے لحاظ سے سائنسی کاروبار یا فن تقریر میں غیر معمولی شہرت اور ترقی حاصل ہوگی اور اگر ستارے کا نشان ابھار کے بازو کی طرف ہو،تو آدمی کو مندرجہ قسم کے لوگوں سے سابقہ پڑے گا۔

مریخ کے ابھار پر:

مریخ کے ابھار پر (عطارد کے ابھار کے نیچے) اگر ستارے کا نشان ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی اپنے صبر وتحمل،برداشت وقناعت کے سہارے عزت ومرتبہ حاصل کرے گا۔

اگر یہ نشان ہاتھ کے دوسری طرف یعنی مشتری کے ابھار کے نیچے مریخ کے ابھار پر موجود ہو تو آدمی سپاہیانہ زندگی کے ذریعے شہرت اور مرتبہ حاصل کرے گا چاہے وہ

ایک ہی لڑائی میں شرکت کرے یا کسی بڑی جنگ میں۔

قمر کے ابھار پر:

ہلال کے ابھار پر ستارے کا نشان میرے اصول کے لحاظ سے ان صفات میں شہرت اور مرتبے کا پتہ دیتا ہے جو ہلال کے ابھار کے ساتھ مخصوص ہیں۔یعنی تخیلی اور تصوری صلاحیتیں۔دوسرے دست شناسوں کی طرح میں اس بات کا قائل نہیں کہ ہلال کے ابھار پر ستارے کا نشان اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ آدمی پانی میں ڈوب کر مرے گا۔ یہ بات ضرور ہے کہ اگر دماغ کی لکیریں اس ابھار پر پہنچ کر ایک ستارے کی شکل بنائے اور ختم ہو جائے تو آدمی پر تصور اور تخیلات کا غلبہ اس قدر شدید ہوگا کہ اس کا ذہنی توازن بگڑ جائے گا اور نتیجے کے طور پر وہ پاگل ہو جائے گا۔ممکن ہے کہ اسی حقیقت کی بنا پر دست شناسوں نے ڈوب مرنے والا نظریہ بنا لیا ہو۔اس کے علاوہ یہ علامت ان لوگوں کے ہاتھوں پر زیادہ پائی گئی ہے جو خودکشی کر لیتے ہیں یہ بھی اس نظریے کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔مگر اس نظریے کی صداقت پر اصرار کرنے والے نہیں سوچتے کہ آج کل خودکشی کرنے والا دریا اور سمندر کم ڈھونڈتا ہے اور اس مقصد کے لیے زہریلی دواؤں کا استعمال زیادہ ہونے لگا ہے۔

زہرہ کے ابھار پر:

زہرہ کے ابھار کے بیچوں بیچ یا اس کے اوپری سرے پر ستارے کا نشان محبت اور جذبات کی دنیا میں غیر معمولی کامیابی کا پتہ دیتا ہے۔یہ نشان جس کے ہاتھ میں ہوگا اس کی محبت ہمیشہ کامیاب رہتے گی اور محبت کے راستے میں کسی حد تک مخالفت کا اندیشہ نہ رہے گا۔

ستارے کا نشان اگر زہرہ کے ابھار کے بازو کی طرف ہو تو ایسے آدمی کو ان لوگوں

سے سابقہ پڑے گا جو محبت کے معاملات میں بہت کامیاب ہوں۔

انگلیوں پر:

انگلیوں کے پہلے پورے یا سرے پر ستارے کا نشان یہ بتلاتا ہے کہ آدمی جس کام میں ہاتھ ڈالے گا اس میں کامیاب اور بامراد رہے گا۔ انگوٹھے کے پہلے پور پر ستارے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے ارادے کے بل پر کامیابی حاصل کرے گا۔ ہاتھ کی کمتر اہمیت رکھنے والی علامتوں میں سیارے کی علامت سب سے زیادہ اہم ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین کرا دینا ضروری ہے کہ ستارے کے نشان کی جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں ان کا صحیح اثر اسی وقت ظاہر ہوسکتا ہے جب کہ ہاتھ کی دوسری علامتیں بھی ان کے موافق اور مناسب ہوں۔ مثال کے طور پر کسی کے ہاتھ میں دماغ کی لکیر مدہم اور غیر نمایاں ہو تو ستارے کی موجودگی میں کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ان تفصیلات کا پتہ چلانے کے لئے صرف کتاب کا پڑ لینا کافی نہیں ہے بلکہ دست شناس کو اپنی سوجھ بوجھ سے بھی ہر موقعے پر کام لینا چاہیے۔

روحانی نشانات:

سلاخ دار انگیٹھی کے نشان عام طور پر ہاتھ کے مختلف ابھاروں پر پائے جاتے ہیں۔ کسی ابھار پر اس کی نشان کی موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ ابھار جن صفات سے متعلق ہے ان میں ترقی کرنے کے معاملے میں رکاوٹیں پیش آئیں گی۔ جو اس ابھار سے متعلق ہیں مثلاً:

مشتری کے ابھار پر یہ نشان آدمی کی مغرور، خود پرست اور غلبے کی خواہش مند طبیعت کا پتہ دیتا ہے۔

زحل کے ابھار پر اس نشان سے آدمی کی بدقسمتی، غم پسند اور مایوس طبیعت اور بیمار ذہنیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

سورج کے ابھار پر یہ نشان ظاہر ہوتو اس سے آدمی کی حماقت جھوٹے غرور اور غلط قسم کی شہرت پسندی کا پتہ چلتا ہے۔

عطارد کے ابھار پر اس کی موجودگی آدمی کو غیر مستقل اور غیر اصول پسند فطرت کا پتہ دیتی ہے

ہلال کے ابھار پر یہ نشان ہوتو ایسا آدمی بے چین، حریص اور بے صبرا ہوگا۔

زہرہ کے ابھار پر اس نشان سے ظاہر ہوتا ہے کہ محبت کے معاملے میں آدمی سنکی مزاج کا حامل ہے۔

تکون:

تکون کا عجیب وغریب نشان انفرادی طور پر موجود رہتا ہے یعنی لکیروں کے اتفاقیہ طور پر ایک دوسرے سے ملنے یا قطع کرنے سے نہیں بنتا۔

جس آدمی کے ہاتھ میں مشتری کے ابھار پر تکون کا واضح اور نمایاں نشان موجود ہوتا ہے وہ تنظیمی کاموں، لوگوں سے معاملات اور گھریلو انتظامات میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہے گا۔

زحل کے ابھار پر تکون کا نشان روحانی کاموں میں آدمی کی بہترین صلاحیت کا پتہ دیتا ہے ایسے آدمی جادو اور طلسم، انسانوں کی باہمی کشش کے اصرار وغیرہ جیسی چیزوں کی طرف بہت مائل اور انہیں سمجھنے کی صلاحیت کے مالک ہوتے ہیں

سورج کے ابھار پر تکون کا نشان فنون لطیفہ کے عملی استعمال کی صلاحیت کا پتہ دیتا ہے۔ ایسے آدمی کامیابی اور شہرت کا پرسکون طور پر استقبال کریں گے اور یہ چیزیں

انہیں کبھی بہکا نہ سکیں گی۔

عطارد کے ابھار پر اس نشان کی موجودگی عطارد کے اثر سے پیدا ہونے والی سیمابی کیفیات کو روکتی اور تجارت یا دولت حاصل کرنے کے دوسرے معاملات میں آدمی کی کامیابی کا پتہ دیتی ہے۔

جن لوگوں کے ہاتھ پر مریخ کے ابھار پر تکون کا نشان ہوتا ہے وہ میدان جنگ میں بھی سائنٹیفیک اصولوں سے کام لیں گے، خطرات میں گھر کر بھی ایسے لوگ نہ ہوش و حواس کھوسکیں گے اور نہ اپنے مزاج کا سکون و اطمینان ہلال کے ابھار پر تکون کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ آدمی اپنے تخیلات اور تصورات کو سائنٹیفیک طریقوں پر عمل میں لائے گا

زہرہ کے ابھار پر یہ نشان محبت کے معاملات میں سوجھ بوجھ اور احتیاط اور اپنے آپ پر قابو رکھنے کی صلاحیت کا پتہ دیتا ہے

سہ شاخے یا برچھے کا نشان جس ابھار پر بھی موجود ہو، آدمی کی کامیابی اور کامرانی کا پتہ دیتا ہے۔

روحانیت کی لکیر:

اس لکیر کی اصل جگہ مستطیل کے درمیان میں ہے لیکن اس کے اوپر یا نچلے کنارے پر بھی پائی جاتی ہے۔ کبھی یہ لکیر قسمت کی لکیر اور دل اور دماغ کی لکیروں کو ملانے والی لکیر سے مل کر بنتی ہے اور کبھی ایک الگ اور منفرد لکیر حیثیت سے بھی پائی جاتی ہے۔

اس لکیر سے روحانیت، سحر و طلسم اور توہم پرستی کا اظہار ہوتا ہے۔

یہ تینوں صفات ایک دوسری سے مختلف ہیں مگر اکثر لوگ انہیں آپس میں گڈ مڈ کر دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ دیکھنا بہت ضروری ہے کہ یہ لکیر ہاتھ میں کسی خاص

جگہ واقع ہے۔

اگر یہ لکیر ہاتھ میں اوپر کی طرف (مشتری کے ابھار کی سمت میں) ہوتو آدمی روحانیت کا بڑا قائل ہوگا۔مگر یہ اعتقاد صرف اس کی ذات کی حد تک محدود رہے گا۔ ایسے آدمی اپنی زندگی میں پیش آنے والے واقعات معلوم کرنے کے بڑے متمنی رہیں گے۔مگر اس تمنا کی بنیاد بھی پیشین گوئی کرنے کے علم سے کسی خاص دلچسپی کی بجائے اپنی ذات کی حد تک آنے والے واقعات کا پتہ چلانے کی خواہش مند ہوگی۔

روحانیت کی لکیر اگر دماغ کی لکیر سے زیادہ دل کی لکیر کے قریب تر ہوتو یہ آدمی کو توہم پرست بنادے گی اور اگر یہ لکیر دماغ کی لکیر کے درمیانی حصے کے اوپر واقع ہو اور وہاں سے اوپر کی طرف مڑ جائے تو یہ توہم پرستی اور بھی شدید ہوجائے گی۔یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس سلسلے میں دماغ کی لکیر کی لمبائی کو بڑی اہمیت حاصل ہے اگر دماغ کی لکیر بہت چھوٹی ہو اور اس پر چلیپا کا نشان بھی ہوتو ایسا آدمی لمبی لکیر والے کے مقابلے میں کہیں زیادہ توہم پرست ہوگا۔دماغ کی لکیر اگر لانبی ہو اور روحانیت کی لکیر منفرد طور پر اس کے اوپر واقع ہوتو ایسا آدمی سحر وطلسمات سے غیر معمولی دلچسپی لے گا۔

روحانیت کی لکیر اگر قسمت کی لکیر جو جیسی کر رہی ہو یا اسی سے ہوتو آدمی کی روحانیت پرستی اس کے سارے کاموں میں اپنا اثر دکھائے گی۔

انگشتری سلیمان:

یہ نشان بھی سحر وطلسم سے دلچسپی کا پتہ دیتا ہے مگر جس آدمی کے ہاتھ میں یہ نشان ہوگا وہ اس میں مہارت بھی حاصل کرے گا اور روحانیت کی لکیر رکھنے والوں کی طرح صرف دلچسپی ہی پر اکتفا نہ کرے گا بلکہ اس میں بہت آگے تک جائے گا۔

چلیپا کا نشان:

چلیپا کا نشان اپنی خاصیتوں کے اعتبار سے ستارے کی ضد ہے اور شاذ و نادر صورتوں میں ایک اچھی علامت ثابت ہوتا ہے۔ یہ مصیبتوں، ناکامیوں اور مایوسیوں اور خطرات کا پتہ دیتا ہے اور ان کی وجہ سے زندگی یا آدمی کے مرتبے میں پیش آنے والی تبدیلیوں کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ چلیپا کا نشان صرف ایک صورت میں بہتری کی علامت ہے۔ ایسی صورت میں جب کہ یہ مشتری کے ابھار پر ظاہر ہو۔ اسے سے پتہ چلتا ہے کہ زندگی آخر کار ایک عظیم محبت سے دوچار ہوگی۔ مشتری کے ابھار پر چلیپا کے نشان کے ساتھ اگر قسمت کی لکیر بھی ہلال کے ابھار سے شروع ہو تو یہ بات اور بھی یقینی ہو جاتی ہے۔ مشتری کے ابھار پر اس نشان کی جگہ کو دیکھ کر یہ اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کہ کس عمر میں زندگی اس محبت سے متاثر ہوگی۔ اگر نشان زندگی کی لکیر کے آغاز کے مقام سے قریب تر اور ہاتھ کے کنارے کی طرف رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ابتدائی عمر ہی میں محبت سے متاثر ہوگا چلیپا کا نشان اگر ابھار کے اوپر کی طرف ہو تو یہ بات درمیانی عمر میں اور ابھار کے نیچے کی طرف ہو تو زندگی کے آخری دور میں پیش آئے گی۔ چلیپا کا نشان اگر زحل کے ابھار پر قسمت کی لکیر کو چھوتا ہوا ہو تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کسی خطرناک حادثے میں ہلاک ہوگا اور اگر یہ نشان ابھار کے بیچوں بیچ ہو تو اس سے زندگی میں پیش آنے والے ہلاکت آفرین حادثات اور بھی شدید ہو جائیں گے۔ سورج کے ابھار پر اس کا نشان کا وجود یہ بتلاتا ہے کہ شہرت، دولت اور فنون لطیفہ کے حصول کے معاملے میں آدمی کی سخت مایوسی اور ناکامی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

عطارد کے ابھار پر چلیپا کا نشان آدمی کی بد دیانتی اور دوغلی فطرت کا پتہ دیتا ہے۔

مریخ کے ابھار پر عطارد کے ابھار کے نیچے کی طرف یہ نشان ظاہر کرتا ہے کہ آدمی دشمنوں کی خطرناک مخالفتوں سے دوچار ہونا پڑے گا اور اگر یہ نشان مریخ کے ابھار پر مشتری کے ابھار کے نیچے کی طرف ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کو مار پیٹ اور لڑائیوں سے سابقہ پڑے گا جن میں جان کا بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔

دماغ کی لکیر کے نیچے کی طرف ہلال کے ابھار پر چلیپا کا نشان تخیلات اور تصورات کے جان لیوا اثرات کا پتہ دیتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں ایسا نشان ہو وہ اپنے تخیلات میں ایسا گم ہو جائے گا کہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دینے لگے گا۔

زہرہ کے ابھار پر اگر چلیپا کا نشان گہرا ہو تو آدمی کو محبت کے سلسلے میں جان لیوا آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا لیکن یہ نشان مدہم ہو اور زندگی کی لکیر سے قریب تر ہو تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کو اپنے قریبی رشتہ داروں کی طرف سے تکلیفوں اور جھگڑوں میں الجھنا پڑے گا۔

مریخ کے میدان میں اور قسمت کی لکیر کے قریب چلیپا کا نشان اگر اس طرح واقع ہو کہ قسمت اور زندگی کی لکیروں کے درمیان آجائے تو ایسے آدمی کو اس کے پیشے یا کاروبار وغیرہ میں عزیزوں اور رشتہ داروں کی مخالفت سے دوچار ہونا پڑے گا اور آدمی کا مقدر بدل جائے گا لیکن یہ نشان ہاتھ کے دوسری جانب یعنی ہلال کے ابھار کے پاس ہو تو آدمی کو سفر میں ناکامی اور مایوسی ہوگی۔

دماغ کی لکیر کے اوپر اور اس کو چھوتا ہوا چلیپا کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ آدمی کا سر زخمی ہوگا یا اس کے سر پر کوئی حادثہ پیش آئے گا۔

شمسی لکیر کے برابر اس نشان کی موجودگی آدمی کے مرتبے کے زوال کا پتہ دیتی ہے۔

چلیپا کا نشان اگر قسمت کی لکیر میں چلا جائے تو دولت کے معاملے میں کچھ ناکامی اور مایوسی اور دل کی لکیر کے اوپر اس کی موجودگی کسی عزیز ترین ہستی کی موت کا پتہ

دیتی ہے۔بہر حال یہ نشان منحوس مانا گیا ہے۔

صحت کی لکیر:

صحت کی لکیر شروع کس مقام سے ہوتی ہے؟

اس سوال پر دست شناسوں میں بڑے مباحثے ہوتے رہے ہیں۔میرا نظریہ (جس کا ثبوت میں نے چھوٹے بچوں اور نوجوانوں کے ہاتھوں کے مشاہدے سے فراہم کیا ہے) یہ ہے کہ اس لکیر کا آغاز عطارد کے ابھار کے نیچے سے یا عطارد کے ابھار پر سے ہوتا ہے۔ یہاں سے نکل کر یہ لکیر ہاتھ کے نیچے کی طرف جاتی اور آنے والے امراض کی انتہائی شدت کا مقام ہوگا۔ میں اپنے پڑھنے والوں کو اس نظریے کی طرف بطور خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں اسی سلسلے میں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ زندگی کی لکیر سے صرف یہی پتہ چلتا ہے کہ فطری طور پر انسان کی عمر کتنی لمبی ہوگی لیکن صحت کی لکیر بھی اگر اتنی گہری اور نمایاں ہو جتنی کہ زندگی کی لکیر تو یہ دونوں لکیریں جس جگہ ملیں گی۔اس منزل پر آدمی پر آدمی کی موت واقع ہوگی۔زندگی کی لکیر چاہے کتنی ہی لانبی کیوں نہ ہو صحت کی لکیر کی یہ غیر معمولی کیفیت آدمی کی موت کا پتہ دیتی ہے۔صحت کی لکیر جتنی سیدھی ہوگی اتنا ہی اچھا ہوگا۔

جن کے ہاتھوں میں یہ لکیریں نہیں ہوتی ان کی صحت بڑی اچھی اور جسم توانا ہوتا ہے۔ہاتھ میں اس لکیر کا وجود خواہ وہ کسی شکل میں ہو،صحت و تندرستی کے کسی نہ کسی کمزور پہلو کی طرف اشارہ کرتا ہے جس سے خبردار اور محتاط رہنا ضروری ہے۔

صحت کی لکیر اگر ہتھیلی سے گزر کر زندگی کی لکیر کو چھو لے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں ایسی کوئی خرابی یا کمزوری موجود ہے جو اس کی صحت اور جسمانی حالت کو متاثر کر رہی ہے۔

صحت کی لکیر اگر عطارد کے ابھار پر دل کی لکیر سے شروع اور زندگی کی لکیر ہلکے رنگ کی اور چوڑی ہو جائے تو قلب کے فعل کی کمزوری اور دوران خون کی خرابی کا پتہ دیتی ہے۔

صحت کی لکیر اگر سرخ رنگ میں ہو اور خاص طور پر دل کی لکیر سے گزرتے وقت سرخ ہو جائے اور ایسے آدمی کے ناخن بھی چھوٹے اور چپٹے ہوں تو یہ قلب کی بیماریوں کا شکار رہے گا۔ اگر یہ لکیر بہت ہی زیادہ سرخ ہو جائے (ایسی کہ اس پر چھوٹے چھوٹے سرخ دھبے سے نظر آنے لگیں) تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی بخار میں مبتلا رہے گا۔

صحت کی لکیر اگر غیر مسلسل اور پیچ دار ہو تو صفرے اور جگر کی خرابیوں کا پتہ دیتی ہے۔

اگر یہ لکیر چھوٹی چھوٹی اور سیدھی لکیروں سے مل کر بنی ہوئی ہو تو ہاضمے کی خرابی کی علامت ہے۔

صحت کی لکیر اگر چھوٹے چھوٹے جزیرے ہوں اور ہاتھ کے ناخن بھی لمبے ہوں تو پھیپھڑوں اور سینے کی بیماری کا خطرہ رہے گا۔

ایسے ناخنوں والے ہاتھ میں اگر ایسی ہی لکیر چوڑی ہو تو حلق کی بیماریوں کا اندیشہ رہے گا۔

صحت کی گہری لکیر اگر صرف دل اور دماغ کی لکیروں سے ملتی ہو اور ہاتھ کے دوسرے حصوں میں موجود نہ ہو تو دماغی بخار کا خطرہ ظاہر کرتی ہے۔

صحت کی لکیر اگر سیدھی ہاتھ کے نچلے حصے کی طرف چلی جائے تو اس سے بہت اچھی صحت کا پتہ تو نہیں چلتا مگر پھر ایسے آدمی کی صحت اس شخص کے مقابلے میں زیادہ بہتر رہے گی جس کی صحت کی لکیر ترچھی ہو کر ہاتھ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلی جائے۔

ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک دست شناس کو صحت کی لکیر آدمی کی تندرستی کے متعلق سب کچھ بتا دیتی ہے۔ مگر اسے صرف اسی پر اکتفا کرنے کی بجائے دوسری لکیروں سے ظاہر ہونے والی علامات پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ مثلاً زندگی کی زنجیر نما لکیر فطری طور پر خراب اور کمزور صحت کا پتہ دیتی ہے۔ دماغ کی لکیر کے مطالعے سے دماغی امراض کا پتہ چلایا جا سکتا ہے اور ناخن تو اس سلسلے میں بہت ہی اہم اور قابل توجہ ہوتے ہیں۔

صحت کی معاون لکیر:

صحت کی معاون لکیر اکثر ہاتھوں میں نہیں پائی جاتی۔ عام طور پر لوگ صحت کی لکیر کو دھوکے سے صحت کی معاون لکیر سمجھ بیٹھتے ہیں۔ یہ لکیر ہتھیلی سے گزر کر کلائی میں پہنچتی ہے اور اس صورت میں آدمی کے جذبات کو زور و عمل بخشتی ہے لیکن یہ لکیر ہاتھ میں ترچھی ہو اور زہرہ کے ابھار تک پہنچ جائے تو زندگی کم دیتی ہے۔

وجدان کی لکیر:

وجدان کی لکیر زیادہ تر فلسفیانہ، مخروطی اور روحانی ہاتھوں پر پائی جاتی ہے۔ یہ لکیر ہاتھ میں نیم دائروی شکل میں رہتی ہے اور عطارد کے ابھار کے سامنے سے لے کر ہلال کے ابھار کے سامنے تک پھیلی رہتی ہے۔ کبھی کبھی یہ صحت کی لکیر میں سے گزر جاتی ہے یا اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے مگر اس صورت میں واضح اور نمایاں رہتی ہے، یہ لکیر انسان کی اثر پذیر فطرت کا پتہ دیتی ہے ایسے آدمی اپنے ماحول کے اور دوسرے تمام اثرات کو بہت زیادہ محسوس کریں گے۔ دوسروں کو پیش آنے والے واقعات کا انہیں قبل از وقت اور وجدانی طور پر احساس ہوگا۔ ان پیش بین احساسات اور تاثرات کو ہم سائنسی بنیادوں پر سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وجدان کی لکیر

دوسرے ہاتھوں کے مقابلے میں روحانی ہاتھوں پر زیادہ پائی جاتی ہے۔

قسمت کی لکیر:

اس لکیر کے معاملے میں بھی ہاتھ کی قسم کا مطالعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ابتدائی چوکور اور بیضہ نما ہاتھ میں یہ لکیر اتنی واضح اور نمایاں نہیں ہوتی جتنی کہ فلسفیانہ اور مخروطی اور روحانی ہوتھوں میں، چاہے اول الذکر اقسام کے ہاتھ رکھنے والے اپنی زندگیوں میں کتنے ہی کامیاب کیوں نہ رہے ہوں اور یہی بات اس لکیر کو ایسے ہاتھوں میں بہت اہم اور قابل توجہ بنا دیتی ہے۔مثال کے طور پر ایک مخروطی ہاتھ میں قسمت کی لکیر کافی گہری اور نمایاں بھی رہے تو اس کی اہمیت نہ ہوگی مگر اس کے برخلاف ایک چوکور ہاتھ میں ایسی لکیر بہت ہی اہم ہو جاتی ہے۔اس حقیقت کو دست شناسی پر کتابیں لکھنے والے دوسرے مصنفین نے بالکل ہی نظر انداز کر دیا۔حالانکہ یہ دست شناسی کا ایک اہم ترین نکتہ ہے۔ان رموز و نکات کی تشریح کئے بغیر صرف ہاتھ کا نقشہ پیش کر دینا اور اس پر مختلف لکیروں کے مقام بتلا دینا بالکل بے فائدہ ہے۔کیونکہ عام پڑھنے والوں کی اس سے کوئی رہبری نہیں ہوتی۔قسمت کی لکیر ہی کو مثال لیجئے کہ اگر اس کی ضروری توضیحات نہ کی جائیں تو عام پڑھنے والے قسمت کی مختصر سی لکیر کو کوئی اہمیت نہ دیں گے اور ایک مخروطی یا روحانی ہاتھ پر لانبی لکیر دیکھ کر شہرت اور دولت مندی کا حکم لگا دیں گے۔حالانکہ ان ہاتھوں کی یہ لمبی چوکور ہاتھ کی مختصر سی لکیر کے مقابلے میں ایک چوتھائی اہمیت بھی نہیں رکھتی۔

اس سلسلے میں ایک اور عجیب و غریب بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فلسفیانہ مخروطی یا روحانی ہاتھ اور ان پر قسمت کی گہری لکیر رکھنے والے اکثر و بیشتر مقدر پرست ہوتے ہیں۔اس کے برخلاف چوکور یا بیضہ نما ہاتھ رکھنے والے عام طور پر

مقدرات کے قائل نہیں ہوتے۔

قسمت کی لکیر کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے میں اپنے پڑھنے والوں سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے طور پر اس بات کا فیصلہ کرلیں کہ مقدر یا قسمت کوئی حقیقی چیز ہے بھی یا نہیں۔

قسمت کی لکیر ہمارے دنیاوی معاملات مثلاً کامیابی و ناکامی کا پتہ دیتی ہے اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کون اور کس قسم کے لوگ ہمیں اور ہماری زندگی کو متاثر کریں گے اور یہ تاثرات ہمارے لئے مفید ثابت ہوں گے یا مضر۔ ہمارے راستے میں کیسی مشکلات اور رکاوٹیں پیش آئیں گی اور ہماری مساعی کے نتائج کیا ہوں گے۔

قسمت کی لکیر زندگی کی لکیر، کلائی، ہلال کے ابھار، دماغ کی لکیر بلکہ دل کی لکیر سے بھی شروع ہوسکتی ہے۔

قسمت کی لکیر اگر زندگی کی لکیر سے شروع ہو اور ابتداء ہی سے گہری اور نمایاں ہو تو کامیابی اور دولت مندی کی نشانی ہے۔ ایسا آدمی ذاتی صلاحیتوں کے سہارے دولت اور کامیابی حاصل کرے گا۔ یہ لکیر زندگی کی لکیر کے نیچے کلائی سے شروع ہو اور زندگی کی لکیر کے ساتھ جڑی ہوئی نظر آئے تو اس سے پتہ چلتا ہے آدمی کی ابتدائی زندگی ماں باپ یا رشتہ داروں کی خواہشات کی تکمیل کی نذر ہو جائے گی۔

قسمت کی لکیر اگر کلائی سے شروع ہو کر سیدھی زحل کے ابھار پر چلی جائے تو غیر معمولی کامیابیوں اور دولت مندی کی نشانی ہے۔

ہلال کے ابھار سے یہ لکیر شروع ہو تو اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ آدمی کی قسمت اور کامیابی دوسروں کی مرضی اور پسند پر منحصر رہتے گی۔

قسمت کی لکیر اگر سیدھی ہو مگر ہلال کے ابھار سے ایک لکیر آکر اس سے مل جائے تو اس کا مطلب بھی کم و بیش یہی ہوگا۔ ایسی صورت میں کسی دوسرے آدمی کے گہرے

اثرات کامیابی کا سبب بنیں گے۔ کسی عورت کے ہاتھ میں ایسی لکیر قسمت کی لکیر سے ملنے کے بعد بھی اس کے ساتھ ساتھ اوپر جائے تو ایسی عورت کا بیاہ کسی دولت مند آدمی سے ہوگا یا کسی ایسے آدمی سے سابقہ پڑے گا جس کے اثرات اس کی مدد اور اعانت کریں گے۔

اگر قسمت کی لکیر زحل کے ابھار کی طرف جا رہی ہو اور راستے میں اس سے کوئی شاخ نکل کر کسی دوسرے ابھار کی طرف مڑ جائے تو اس ابھار کی صفات زندگی پر غالب رہیں گی۔

خود قسمت کی لکیر ہی اگر زحل کے ابھار کی بجائے کسی دوسرے ابھار یا ہاتھ کے کسی اور حصے کی طرف جائے تو اس خاص میدان میں جس کے لئے وہ ابھار مخصوص ہے غیر معمولی کامیابی کا اظہار ہوگا۔

قسمت کی لکیر اگر مشتری کے ابھار تک چلی جائے تو زندگی کی غیر معمولی مرتبے طاقت اور اقتدار کے حصول کا پتہ دیتی ہے۔ اس قسم کی لکیر آدمی کے کردار کا بھی پتہ دیتی ہے کہ ایسا آدمی اپنی بلند تر طاقت اور توانائی، امنگوں اور ارادوں کی بدولت دوسروں سے زیادہ بلندی اور عروج حاصل کرے گا۔ قسمت کی لکیر سے اگر کوئی شاخ نکل کر مشتری کے ابھار کی طرف جائے تو آدمی کی غیر معمولی کامیابی کا پتہ دیتی ہے، یہ کامیابی آدمی کو عمر کے اسی حصے میں حاصل ہوگی جہاں سے یہ شاخ نکلتی ہے۔

قسمت کی لکیر اگر زحل کے ابھار سے گزر کر مشتری کے ابھار پر پہنچے اور ہاں ختم ہو جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آخری زمانے میں آدمی کو اتنی زبردست کامیابی حاصل ہوگی جو اس کی آرزوؤں اور امیدوں سے بھی بڑھ کر ثابت ہوگی۔

قسمت کی لکیر اتنی لانبی ہو کہ درمیانی انگلی میں بھی چلی جائے تو یہ کوئی ایسی اچھی علامت نہیں کیونکہ اس صورت میں عروج اور کامیابی بھی حد اعتدال سے گزر جائیں

گے، کسی لیڈر کے ہاتھ میں ایسی لکیر ہوئی تو اس کے پیروعقیدت کے جوش میں اسی کے قابو سے باہر ہو جائیں گے اور ممکن ہے کہ اسی پر حملہ کر دیں۔

دل کی لکیر اگر قسمت کی لکیر کو آگے بڑھنے سے بالکل ہی روک دے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ محبت، کامیابیوں کی بربادی کا باعث ہوگی لیکن دل کی لکیر سے ملنے کے بعد یہ دونوں لکیریں ساتھ ساتھ آگے بڑھیں اور مشتری کے ابھار پر پہنچیں تو محبت کے سہارے زندگی کی بڑی سے بڑی آرزو کی تکمیل کا پتہ دیتی ہے۔

قسمت کی لکیر اگر دماغ کے لکیر کے پاس پہنچ کر رک جائے تو اس بات کی علامت ہے کہ آدمی کی اپنی حماقت یا غلطی کی وجہ سے اس کی کامیابی تباہ ہوگی۔

قسمت کی لکیر اگر بہت آگے جا کر مریخ کے میدان سے شروع ہو تو بڑی مصائب اور مشکلات سے بھرپور زندگی کا پتہ دیتی ہے۔ مگر مریخ کے میدان سے ہونے کے بعد یہ لکیر صاف اور واضح ہو اور اوپر تک چلی جائے تو آخر کار ساری مشکلات ختم ہو جائیں گی۔ اس قسم کی کامیابی آدمی کو اپنی طاقت محنت صبر اور عزم سے حاصل ہوگی۔ قسمت کی لکیر دماغ کی لکیر سے شروع ہو مگر وہاں سے صاف اور واضح رہے تو آدمی کو زندگی کے آخری دور میں سخت کش مکش اور ذہنی صلاحیتوں کی بدولت کامیابی حاصل ہوگی۔

اگر دل کی لکیر سے اس کا آغاز ہوا اور وہ بھی بہت آگے چل کر تو آدمی کی آخری عمر میں بڑی کشمکش کے بعد کامیابی نصیب ہوگی۔

قسمت کی لکیر اگر دو شاخوں سے شروع ہو اور وہ اس طرح کی ایک شاخ ہلال کے ابھار کے نیچے سے اور دوسری زہرہ کے ابھار کے نیچے سے تو ایسے آدمی کی قسمت ایک طرف تخیلات اور تصورات کی تابع رہے گی تو دوسری طرف محبّ اور جذبات کی۔

قسمت کی لکیر اگر شکستہ اور غیر مسلسل ہو تو آدمی کا روزگار اور ترقی غیر یقینی رہیں گے، اور زندگی بڑے نشیب و فراز سے دوچار ہوگی۔ قسمت کی لکیر شکستہ ہو تو یہ بدقسمتی اور نقصان کی یقینی علامت ہے، لیکن اس شکستہ لکیر کا دوسرا حصہ پہلے حصہ کے بالکل ہی ختم ہو جانے سے پہلے ہی شروع ہو جائے تو زندگی میں یکسر اور مکمل تبدیلی کا پتہ دیتی ہے اور اگر یہ دوسرا حصہ زیادہ واضح، نمایاں اور گہرا ہو تو اس سے معلوم ہوگا کہ آدمی اپنی خواہش کے مطابق اپنے مقام کو بدلے گا اور کامیابی حاصل کرے گا۔

کسی ہاتھ میں قسمت کی دو دو لکیریں ہوں (ایک اصل لکیر اور ایک معاون لکیر) تو یہ بہت اچھی علامت ہے۔ ایسا آدمی روزگار کے دو مختلف ذرائع یا دو مختلف پیشے اختیار کرے گا اور اگر یہ دونوں لکیریں دو علیحدہ ابھاروں کی طرف جائیں تو یہ اور بھی اچھی علامت ہے۔

قسمت کی لکیر پر مربع (چوکور) کی شکل یہ بتلاتی ہے کہ آدمی روپے پیسے کے معاملات اور کاروبار وغیرہ میں نقصان سے بچ جائے گا۔ کوئی مربع جو مریخ کے میدان میں ہو، زندگی کی لکیر کی سمت میں قسمت کی لکیر کو چھو لے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ گھریلو زندگی سے متعلق کسی حادثے کا خوف ہے اور اگر ایسا مربع ہلال کے ابھار کی سمت میں اس کو چھو لے تو سفر میں پیش آنے والے کسی خطرے کی علامت ہے۔

قسمت کی لکیر پر چلیپا (صلیب) کا نشان موجود ہو تو اس کا مطلب بھی وہی ہوتا ہے جو مربع کا لیکن جزیرے کا نشان بدقسمتی، نقصان اور افلاس کی نشانی ہے۔ جزیرے کا نشان اگر قسمت کی معاون لکیر پر ہو کر ہلال کے ابھار سے نکلا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی اور کے اثر سے نقصان اور بدقسمتی کا موجب ہوگا۔ یہ اثر شادی کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے اور دوسری قسم کے تعلقات کا بھی۔

جن لوگوں کے ہاتھوں میں قسمت کی لکیر موجود ہی نہیں ہوتی وہ عام طور پر بڑے کامیاب رہتے ہیں مگر ان کی زندگی بے حس اور بے شعور قسم کی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اگر چہ خوشحال اور مطمئن ہوں گے۔ انہیں زندگی کی آسائشیں حاصل رہیں گی۔ مگر ہم ان کی زندگی کو مکمل اور پر مسرت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان میں گہرے احساس کی کمی ہوتی ہے۔ خوشی اور مسرت سے صحیح طور پر لطف اندوز ہونے کے لئے دل کا غم آشنا ہونا بھی ضروری ہے۔

مریخ کی لکیر:

اس لکیر کو زندگی کی اندرونی لکیر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لکیر مریخ کے ابھار سے شروع ہو کر زندگی کی لکیر کے ساتھ ساتھ نیچے کی طرف جاتی ہے۔ معاون لکیروں سے یہ لکیر بالکل مختلف اور ممتاز ہوتی ہے۔

اگر یہ لکیر چوکور یا چوڑے چکلے ہاتھ پر ہو تو بہترین صحت کا پتہ دیتی ہے اس لکیر سے آدمی کی سپاہیانہ فطرت، جری طبیعت اور طاقت کا اظہار ہوتا ہے، جتنی دور تک یہ لکیر زندگی کی لکیر کے قریب رہے گی زندگی کا اتنا عرصہ لڑائیوں اور ہنگاموں میں گزرے گا۔

جن میں انسان کی ساری جنگجویانہ صلاحیتیں بروئے کار آئیں گی۔ سپاہیوں کے ہاتھ پر یہ لکیر ایک بہترین علامت ہے۔

مریخ کی لکیر سے اگر ایک شاخ نکل کر ہلال کے ابھار کی طرف چلی جائے تو یہ مضبوط مزاج کے ساتھ ساتھ غیر معمولی قسم کی بے اعتدالی اور لہو ولعب کے رجحان کا پتہ دیتی ہے۔

لمبے اور چوڑے ہاتھ پر زندگی کی ہلکی اور باریک سی لکیر کے ساتھ ساتھ مریخ کی لکیر

زندگی کی لکیر کی معاونت کرتی، زندگی کو خطرات سے بچاتی اور فطرت کو مضبوط کرتی ہے۔

مریخ کی لکیر کی موجودگی میں زندگی کی لکیر شکستہ رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی موت کے منہ سے بچ نکلے گا اور مریخ کی لکیر کی طاقت اس کی زندگی کی حفاظت کرے گی۔

دماغ کی لکیر:

دانش طاقت ہے۔ ہم کیوں نہ دانش مند بنیں۔ کیوں نہ اپنے ذہن و دماغ کو بہتر طریقے پر استعمال کریں کہ جب ہم تھک ہار کر منزل پر پہنچیں تو فطرت کو اس کی بخشش سے کچھ زیادہ ہی لوٹا سکیں۔ کیرو۔

دماغ کی لکیر اصل میں آدمی کی ذہنیت کرتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی ذہنی طور پر طاقتور ہے یا کمزور، اس کا مزاج اس کے ذہن کے اعتبار سے کیسا ہے اور اس کی ذہنی صلاحیتیں کس نوعیت کی ہیں۔ دماغ کی لکیر کے مطالعے کے سلسلے میں ہاتھ کی قسم کا سوال بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر روحانی یا مخروطی ہاتھ میں دماغ کی لکیر اگر ڈھلواں ہو تو اس کی اہمیت ایک چوکور ہاتھ میں اس قسم کی لکیر کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ فی الحال ہم اس لکیر کی تمام خصوصیات پر بحث کریں گے اور اس کے بعد دیکھیں گے کہ مختلف قسم کے ہاتھوں میں اس کی کیا خصوصیات ہیں۔

دماغ کی لکیر تین مقامات سے شروع ہوسکتی ہے۔ مشتری کے ابھار سے زندگی کی لکیر کے آغاز کے مقام سے یا زندگی کی لکیر کی اندرونی جانب مریخ کے ابھار سے۔

دماغ کی لکیر اگر مشتری کے ابھار سے شروع ہو کر زندگی کی لکیر کو چھولے اور لانبی بھی

ہوتو یہ دوسری لکیروں کے مقابلے میں سب سے زیادہ طاقتور ہوگی۔ ایسے لوگ سمجھ اور شعور کے ساتھ تو انائی، بلند حوصلے اور ارادے اور معقولیت کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی امنگوں کے مالک ہوں گے۔ یہ لوگ بھی غیر محسوس طور پر دوسروں کو قابو میں رکھیں گے، انتہائی جرات مندانہ کاموں میں بھی احتیاط کا دامن نہ چھوڑیں گے۔ چیزوں کی تنظیم میں بڑا فخر محسوس کریں گے حکم چلانے میں بڑے سخت مگر طاقت و اقتدار کے استعمال میں بڑے عادل ہوں گے۔

اس قسم کی لکیر تھوڑے سے فرق کے ساتھ بھی بعض ہاتھوں میں نظر آتی ہے۔ یہ بھی مشتری کے ابھار سے نکلتی ہے مگر زندگی کی لکیر سے کسی قدر دور رہتی ہے۔ ایسی لکیر رکھنے والوں میں بھی اوپر بیان کی ہوئی صلاحیتیں ضرور ہوں گی مگر دوسروں پر قابو رکھنے اور حکمت عملی سے کام لینے کی صلاحیتیں نسبتاً کم رہیں گی۔ یہ لوگ زود فیصلہ اور کام کے معاملے میں وقتی جوش و جذبات کے پابند ہوں گے۔ نازک موقعوں پر یہ لوگ بڑے کامیاب لیڈر ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن دماغ کی ایسی لکیر اگر زندگی کی لکیر سے زیادہ فاصلے پر ہوتو یہ آدمی کی حماقت پسند خودستائی اور بے سمجھے بوجھے خطرات مول لینے کی عادتوں کا اظہار کرتی ہے۔

دماغ کی لکیر اگر زندگی کی لکیر کے آغاز کے مقام سے شروع ہو اور اس سے ملی ہوئی ہوتو یہ بہت ہی زیادہ حساس اور مضطرب مزاج کی علامت ہے۔ اس سے غیر معمولی احتیاط پسندی ظاہر ہوتی ہے۔ ایسی لکیر رکھنے والے چالاک اور ہوشیار آدمی بھی بڑے ہی محتاط ہوتے ہیں۔

زندگی کی لکیر اندر کی طرف اور مریخ کے ابھار سے شروع ہونے والی دماغ کی لکیر کوئی اچھی علامت نہیں ہوتی۔ اس قسم کی لکیر رکھنے والے لوگوں کی طبیعت میں فکر مندی اور جھنجھلاہٹ بہت ہوتی ہے۔ یہ لوگ نہ اپنے خیال میں مستقل ہوتے ہیں

اور نہ اعمال میں ۔مریخ سے اس لکیر کا تعلق ان لوگوں میں جھگڑالو پن پیدا کر دیتا ہے۔ یہ ہمیشہ اپنے پڑوسیوں سے جھگڑے ہی رہیں گے۔ یہ بڑے حساس، مضطرب اور چڑچڑے مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔ عام طور پر دماغ کی لکیروں سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں

اگر یہ لکیر صاف، واضح، سیدھی اور یکساں ہو تو عملی ذہانت اور خیالی اور تصوری چیزوں سے زیادہ مادی چیزوں کی محبت کا پتہ دیتی ہے۔

اگر ابتداء میں لکیر سیدھی ہو اور آدھے فاصلے کے بعد ڈھلوان تو یہ خالص تصوری اور خالص عملی صورتوں کے درمیان توازن کی علامت ہے۔ ایسی لکیر رکھنے والے معقول سمجھ بوجھ اور عملی صلاحیت کے مالک ہوں گے۔ خیالی اور تصوری کاموں میں بھی ان کا رویہ معقول اور عملی رہے گا۔

اگر دماغ کی پوری لکیر کسی قدر ڈھلواں رہے تو تصوراتی اور تخیلاتی کاموں کی طرف رجحان کا پتہ دیتی ہے۔ کام کی نوعیت یعنی موسیقی، مصوری، ادب یا مشینی ایجادات وغیرہ کا تعلق ہاتھ کی قسم سے ہوتا ہے۔ دماغ کی لکیر اگر بہت ہی زیادہ ڈھلوان اور کانٹے دار ہو کر ہلال کے ابھار پر ختم ہو جائے تو تخیلاتی ادبیات میں اعلیٰ صلاحیت کی علامت ہے۔

دماغ کی لکیر اگر بہت زیادہ لانبی ہو اور ہاتھ کے دوسرے کنارے تک پہنچتی ہو تو یہ بلند تر ذہنی صلاحیت کا پتہ دیتی ہے۔ مگر ایسی لکیر رکھنے والے اپنی ذہنی صلاحیتوں کے استعمال میں خودغرضی برتیں گے۔

جس کے ہاتھ میں دماغ کی لکیر بالکل سیدھی اور مریخ کے ابھار کی طرف کسی قدر مڑی ہوئی ہوتی ہے وہ کاروباری زندگی میں بہت کامیاب رہتا ہے۔ ایسے لوگ پیسے کی صحیح قدر جانتے ہیں اور ان کے پاس دولت بہت جلد جمع ہو گی۔ اس قسم کی لکیر ان

لوگوں کی علامت ہے جو کم سے کم اجرت میں زیادہ سے زیادہ کام لینے کے عادی ہوتے ہیں۔

دماغ کی لکیر اگر اتنی چھوٹی ہو کہ بمشکل ہتھیلی کے درمیان تک پہنچے تو غیر معمولی مادہ پرست ذہنیت کا پتہ دیتی ہے۔ ایسے آدمی تخیل اور تصور کی صلاحیتوں سے یکسر عاری مگر عملی میدان میں کامیاب رہیں گے۔

اگر دماغ کی لکیر بہت ہی چھوٹی ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی دماغی عارضے سے جلد ہی موت واقع ہوگی۔

زحل کے ابھار کے نیچے اگر یہ لکیر شکستہ ہو جائے تو کمسنی میں اچانک موت کا پتہ دیتی ہے۔

دماغ کی لکیر زنجیر نما اور چھوٹی چھوٹی باریک لکیروں سے مل کر بنی ہوئی ہو تو اس سے خیالات کے عدم استقلال اور قوت فیصلہ کی کمی کا پتہ چلتا ہے۔

دماغ کی لکیر میں اگر کئی چھوٹے چھوٹے جزیرے بنے ہوں اور بال جیسی لکیریں موجود ہو تو شدید قسم کے دردسر اور دماغی امراض کا خطرہ ظاہر کرتے ہیں۔

دماغ کی لکیر اگر اوپر کی طرف اس قدر ہٹی ہوئی ہو کہ اس کے اور دل کی لکیر کے درمیان بہت ہی کم فاصلہ رہ جائے تو ایسی صورت میں جو لکیر زیادہ طاقتور (گہری اور واضح) ہوگی وہ دوسری پر غالب رہے گی۔ یعنی دماغ کی لکیر زیادہ طاقتور ہوئی تو دل و دماغ کی حکومت رہے گی اور دل کی لکیر زیادہ طاقت ور ہوئی تو دماغ پر دل کی حکومت۔

دماغ کی لکیر اگر اپنے خاتمے پر کسی ابھار کی طرف مڑ جائے، یا ہاتھ کے آخری حصے میں اس سے کوئی شاخ نکل کر کسی ابھار کی طرف جائے تو اس ابھار کی صفات بھی اس میں شامل ہو جائیں گی۔ یعنی اگر ہلال کے ابھار کی طرف جائے تو تصوریت،

تصوف اور سحر و طلسم کی طرف رجحان ظاہر ہوگا۔

مریخ کے ابھار کی طرف، تجارت یا سائنس کی طرف رجحان

زحل کی طرف موسیقی مذہب یا غور و فکر

مشتری کی طرف غرور اور طاقت و اقتدار کی طرف

سورج کے ابھار کی طرف شہرت کی خواہش

دماغ کی لکیر سے کوئی شاخ نکل کر دل کی لکیر سے مل جائے تو یہ بڑی شدید اور گہری محبت کے کسی واقعے کا پتہ دیتی ہے۔ جہاں آدمی نہ عقل و فکر سے کام لے گا نہ خطرات کی پرواہ کرے گا۔

دماغ کی دو دو لکیریں کم ہی دیکھنے میں آتی ہیں لیکن کسی کے ہاتھ میں ہوں تو اس کی دماغی اور ذہنی صلاحیتیں بہت بلند ہوں گی۔ ایسا آدمی دوہری فطرت کا مالک ہوتا ہے۔ اس کی فطرت کا ایک پہلو حساس اور نرم مزاج ہوتا ہے تو دوسرا پر اعتماد سرد مزاج اور ظاہم۔ ایسے آدمی کا ذہن بڑا زرخیز ہوگا۔ زبان پر اسے بلا کا عبور حاصل ہوگا۔ انسانی فطرت سے کھیلنے کی عجیب و غریب صلاحیت اس میں موجود ہوگی عام طور پر ایسا آدمی پکے ارادوں اور غیر معمولی قوت ارادی کا مالک ہوگا۔

دماغ کی لکیر پر جزیرے کی موجودگی دماغی کمزوری کا پتہ دیتی ہے۔ اگر جزیرے کی شکل نمایاں اور واضح رہے اور دماغ کی لکیر اس جزیرے سے آگے نہ بڑھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دماغی کمزوری یا عارضے سے آدمی کبھی صحت یاب نہ ہوگا۔

اگر دماغ کی لکیر سے نکلنے والی کوئی شاخ یا خود لکیر مشتری کے ابھار پر کسی بی ستارے میں سے گزرے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی جو بھی کام کرے گا اس میں اسے غیر معمولی کامیابی حاصل ہوگی۔

دماغ کی لکیر سے اگر بہت سی بال جیسی باریک باریک لکیریں دل کی لکیر تک جائیں

تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کے جذبات محبت گہرے نہیں بلکہ وقتی کشش کے تابع ہیں۔

دماغ کی لکیر اگر کسی مربع (چوکور) میں پہنچ جائے یا اس میں سے گزرے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ آدمی اپنی ہمت اور حاضر دماغی کے سہارے کسی خطرناک حادثے یا خطرے سے بچ نکلے گا۔ دماغ اور زندگی کی لکیروں کے درمیان مناسب فاصلہ ایک بہترین چیز ہے۔ یہ فاصلہ اگر بہت زیادہ نہ ہو تو غیر معمولی توانائی، خود اعتمادی، فکر و عمل کی مستعدی کا اظہار کرتا ہے۔ وکیلوں، ایکٹروں اور واعظوں کے لئے یہ ایک مفید علامت ہے مگر ایسے لوگوں کو اپنے فیصلوں پر عمل کرنے میں احتیاط اور تاخیر سے کام لینا چاہیے کیونکہ ان جلد بازی خود اعتمادی اور بے چینی کے رجحانات بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ ان دونوں لکیروں کا درمیانی فاصلہ بہت زیادہ ہے تو یہ حماقت ضرورت سے زیادہ بھروسے اور اعتماد نا مناسب دیدہ دلیری اور حد سے زیادہ خود اعتمادی ظاہر کرتا ہے۔

اس کے برخلاف اگر دماغ کی لکیر، زندگی کی لکیر سے زیادہ قریب ملی ہوئی اور نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو تو اس سے خود اعتمادی کا فقدان ظاہر ہوتا ہے۔ ایسی لکیریں رکھنے والے اپنی حد سے زیادہ حساس طبیعت کے ہاتھوں پریشان رہتے ہیں۔ ذرا سی بات انہیں سخت صدمہ پہنچا سکتی ہے۔

دماغ کی لکیر اور ہاتھ کی اقسام

مختلف قسم کے ہاتھوں میں دماغ کی لکیر کی مختلف خصوصیات پر بحث کے سلسلے میں یہ عام اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

دماغ کی لکیر کی خصوصیات اس ہاتھ کی قسم کے لحاظ سے متعین ہوں گی جن پر یہ لکیر پائی جائے۔ایک عملی ہاتھ پر یہ لکیر عملی ذہنیت کا پتہ دے گی تو ایک خیالی اور تصوری ہاتھ پر اسی قسم کے مزاج کا۔مگر جب یہ لکیریں اس کے برخلاف علامتوں کا اظہار کرتی ہیں تو ان کا مطالعہ بہت اہم ہو جاتا ہے۔

دماغ کی لکیر جب کسی آدمی کی موجودہ ذہنیت اور رجحانات کی مخالف علامات ظاہر کرتی ہے۔تو اس کو ہم دماغی صلاحیتوں کی ان تبدیلیوں کا نتیجہ قرار دے سکتے ہیں۔جو ہنوز شعور کے احاطے سے باہر اور موجودہ ذہنی کردار سے مختلف ہیں۔ اس اختلاف کی توجیہہ اس نظریئے سے ہوتی ہے کہ ذہنی اور دماغی تبدیلیاں اور تغیرات بھی زندگی کے ارتقاء کی طرح بتدریج اور آہستہ آہستہ وقوع پذیر ہوتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ بیس برس کی عمر میں انسان کے دماغ میں چند ایسی تبدیلیوں اور تغیرات کا آغاز ہو جائے جو تیس برس کی عمر میں اس کی ذہنیت کو یکسر بدل دینے والے ثابت ہوں۔مگر یہ تبدیلی چونکہ دماغ میں بیس برس کی عمر میں شروع ہو چکی ہے۔لہذا وہ اعصاب کو متاثر کرے گی اور اعصاب کی وساطت سے ہاتھ پر بھی اس کی علامات نمایاں ہو جائیں گی۔

ابتدائی یا اس سے قریب تر قسم کے ہاتھ میں دماغ کی لکیر چھوٹی، سیدھی اور بھدی ہوگی۔ایسے ہاتھ میں اگر دماغ کی متذکرہ شکل سے بہت زیادہ ہی مختلف پائی جائے تو اس سے آدمی کی غیر معمولی دماغی صلاحیتوں اور صفات کا پتہ چلے گا۔مثال

کے طور پر دماغ کی لکیر اگر ہلال کے ابھار کی طرف مائل اور ڈھلتی ہوئی ہو تو یہ اس آدمی کی تصوری مگر توہم پرست ذہنیت کا پتہ دے گی جو ابتدائی ہاتھ رکھنے والوں کی حیوانی اور بہیمانہ ذہنیت کے بالکل برعکس ہوگی اس تبدیلی کو ہم ان دیکھی چیزوں کے خوف اور وہم پرستی کا نتیجہ قرار دے سکتے ہیں جو پست تر اور خاص طور پر وحشی قبائل میں عام ہے۔

دماغ کی لکیر اور مربع ہاتھ

مربع ہاتھ کے متعلق میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ یہ کارآمد اور مفید ہاتھ ہوتا ہے۔ ایسے ہاتھ رکھنے والے منطقی، اصول پسند، معقولیت پسند اور سائنسی ذہن و مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔

مربع ہاتھ پر دماغ کی لکیر سیدھی اور لانبی ہوتی ہے جو عملی ذہنیت کا پتہ دیتی ہے اور یہی چوکور ہاتھ والوں کی اہم خصوصیت ہے۔ اگر چوکور ہاتھ پر دماغ کی لکیر کسی قدر ڈھلوان ہو جائے تو بالکل ہی مختلف ذہنیت (یعنی تصوری اور تخیلی) کا پتہ دیتی دے گی مگر اس تصوریت اور تخیل پرستی میں بھی عملی پہلو غالب رہے گا۔ ایک چوکور ہاتھ اور اس میں ڈھلوان دماغ کی لکیر رکھنے والا کوئی خیالی اور تصوراتی کام بھی کرے گا تو یہ اس کا آغاز بھی عملی بنیادوں پر کرے گا۔ اس کے برخلاف دوسری قسم کے یعنی مخروطی یا روحانی ہاتھ رکھنے والوں کے کام کی بنیاد بھی خیال اور تصوراتی ہی رہے گی۔ مصنفین، مصوروں اور موسیقاروں وغیرہ کے ہاتھوں میں دماغ کی لکیروں کے مشاہدے سے اس فرق کی بڑی اچھی وضاحت ہوتی ہے۔

دماغ کی لکیر اور بٹہ نما ہاتھ

عملی موجدانہ صلاحیت، آزاد مزاجی اور اپج، بٹہ نما ہاتھ کی صفات ہیں۔ اس

قسم کے ہاتھ پر دماغ کی لکیر لانبی اور واضح اور کسی قدر ڈھلوان رہے تو مندرجہ ذیل تمام صفات زیادہ قوی اور موثر ہو جائیں گی۔اس کے برعکس اگر دماغ کی لکیر بالکل سیدھی رہے تو عملی پہلو دوسرے تمام پہلوؤں پر اس قدر غالب اور حاوی رہے گا کہ دوسری صلاحیتیں ابھر نہ سکیں گی اور ایسے آدمی بڑے بے چین اور غیر مطمئن مزاج کے مالک ہوں گے۔

دماغ کی لکیر اور فلسفیانہ ہاتھ

فلسفیانہ ہاتھ رکھنے والے غور و فکر کے عادی، علم و عقل کے جویا مگر اس کے ساتھ ہی خیالی اور روزمرہ کی زندگی کو اپنے خیالات کے مطابق بنانے کے معاملے میں کسی قدر سنکی ہوتے ہیں۔فلسفیانہ ہاتھ پر دماغ کی لکیر لانبی، زندگی کی لکیر سے ملی ہوئی اور قریب تر ہاتھ کے نچلے حصے کی طرف مائل اور ڈھلوان ہوتی ہے اس قسم کے ہاتھ پر دماغ کی لکیر سیدھی اور ہاتھ کے اوپری حصے کی طرف مائل رہے تو تنقید پسندی، بال کی کھال نکالنے کی عادت اور خشک مزاجی کی علامت ہے،فلسفیانہ ہاتھ کے ساتھ اس قسم کی لکیر رکھنے والے علم کے متلاشی ضرور ہوں گے اور خاص طور پر انسان ان کے مطالعے کا موضوع ہوگا مگر اس مطالعے کا مقصد دوسروں کی عیب جوئی ،ان کی کمزوریوں اور برائیوں کی تحقیق، ان کے خیالات و عقائد کا مضحکہ اڑانا ہوگا۔ تصوف اور روحانیت سے انہیں دلچسپی ضرور ہوگی مگر حق اور باطل دونوں ان کی تنقید اور مضحکہ کے یکساں طور پر نشانہ بنیں گے۔انہیں نہ روحانی چیزوں کا خوف ہوگا نہ مادی چیزوں کا ڈر۔تخیل پرست یا باعمل بننا ان کے اپنے اختیار میں ہوگا۔یہ خود باشعور ہوتے ہوئے شعور کا مذاق اڑائیں گے۔فلسفی بن کر فلسفے کی عظمت کو گرائیں گے۔غرض اپنی صفات کے لحاظ سے ایسے لوگ اپنے دور کے کارائل ہوں گے۔

دماغ کی لکیر اور مخروطی ہاتھ

مخروطی ہاتھ رکھنے والے فن کارانہ اور جذباتی مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ خیالی اور تصور کے بندے اور جذباتیت کے فدائی ہوتے ہیں۔

مخروطی ہاتھ میں دماغ کی لکیر ڈھلواں ہوتی ہے۔ جو ہلال کے ابھار کی طرف بتدریج جھکتی جاتی ہے۔ عام طور پر اس کا جھکاؤ ابھار کے وسط کی طرف ہوتا ہے۔ لکیر کا یہ میلان ان کی اہم خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس قسم کی لکیر جذباتیت، رومان اور تخیل پرستی کی طرف غیر معمولی میلان کا پتہ دیتی ہے۔ گویا صفات اور مزاج کے لحاظ سے یہ لوگ چوکور ہاتھ رکھنے والوں کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔ مخروطی ہاتھ اور دماغ کی ایسی لکیر رکھنے والے فنون لطیفہ کے سچے قدردان ہوتے ہیں، مگر خود اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کی قوت نہیں رکھتے۔ مخروطی ہاتھ میں دماغ کی لکیر سیدھی ہو تو اس کے نتائج مختلف ہوں گے اس قسم کی لکیر رکھنے والے اپنی فن کارانہ صلاحیتوں اور تصورات سے پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ قدرتی طور پر انہیں پتہ ہوگا کہ دنیا کس قسم کا فن چاہتی ہے اور وہی کچھ یہ دنیا کو دیں گے، ان کے کارناموں میں فن سے زیادہ پیسے کی محبت کو دخل ہوگا اپنے فہم و ادراک اور ارادے کی طاقت سے یہ لوگ سہل انگاری اور آرام کے جذبات پر قابو پالیں گے، جو مخروطی ہاتھ والوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے چنانچہ عملی دنیا میں یہ لوگ ایسے مخروطی ہاتھ والوں سے جن کی دماغ کی لکیر ڈھلواں ہو کہیں زیادہ کامیاب رہیں گے۔

دماغ کی لکیر اور روحانی ہاتھ

روحانی ہاتھ میں دماغ کی لکیر بہت زیادہ ڈھلواں ہوتی ہے، جس سے ایسے لوگوں کی ساری تصوراتی اور خیالی صفات کا پتہ چلتا ہے۔ روحانی ہاتھ پر دماغ کی

سیدھی لکیر شاذ و نادر ہی پائی جاتی ہے اور اگر کسی ہاتھ میں ہو بھی تو دائیں ہاتھ میں ہو گی۔ مگر بائیں ہاتھ میں ویسی ڈھلواں رہے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حالات کے دباؤ نے فطرت اور مزاج کو یکسر بدل دیا اور زیادہ عملی بنا دیا ہے۔ روحانی ہاتھ رکھنے والے دماغ کی لکیر سیدھی ہونے کے باوجود مادہ پرست اور کاروباری مزاج کے انسان نہیں بن سکتے۔ فنون لطیفہ کے میدان میں یہ بہت کامیاب ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہاں انہیں اپنی تصورات اور تخیلاتی صلاحیتوں سے کام لینے کا اچھا موقعہ ملے گا۔ مگر یہاں بھی ان کے لیے ہمت افزائی نہ کی گئی تو یہ اپنی صلاحیتوں کو روبہ عمل نہ لا سکیں گی۔

مندرجہ بحث سے یہ بات واضح ہو گئی ہو گی کہ ہاتھ کی قسم کے اعتبار سے دماغ کی لکیر علامات کا کیونکہ اندازہ اور مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، ہاتھوں کے فرق کے لحاظ سے دماغ کی لکیر کی علامت کا مطلب جتنا بدلتا رہتا ہے اتنا کسی اور لکیر کا نہیں بدلتا۔

دماغ کی لکیر اور جنون کی علامت

جنون چاہے موروثی ہو یا حالات کے نتیجے کے طور پر پیدا ہو جائے مگر اس کی علامات ہاتھ کے ذریعے جس قدر واضح طور پر ظاہر ہوتی ہیں کسی اور بیماری یا کیفیت کی نہیں ہوتیں۔ اس سلسلے میں ساری تفصیلات کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں اس لیے زیادہ عام باتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ ہر علامت یا نشانی جو اپنی مقررہ حد سے گزر جائے کسی غیر معمولی کیفیت یا حالت کا پتہ دے گی۔ اگر دماغ کی لکیر ہلال کے ابھار کی طرف غیر معمولی اور غیر فطری ہیں۔ خاص طور پر ابتدائی چوکور، بھ نما اور فلسفیانہ ہاتھوں میں تو ایسی لکیر کا وجود مخروطی یا روحانی ہاتھوں کے

مقابلے میں زیادہ غور طلب ہے۔ اگر دماغ کی ایسی غیر معمولی لکیر کسی چھوٹے بچے کے ہاتھ میں بھی نظر آئے تو یہ جنون کی پیش گوئی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا بچہ بڑی عمر تک پہنچنے تک صحیح الدماغ رہے، مگر عمر کے کسی نہ کسی حصے میں اسے کوئی نہ کوئی دماغی صدمہ ضرور پیش آئے گا جو اس کے دماغی توازن کو ختم کر کے رکھ دے گا۔

کسی کے ہاتھ میں دماغ کی ایسی غیر معمولی لکیر کے ساتھ ساتھ زحل کا ابھار بھی غیر معمولی طور پر اونچا رہے تو ایسا آدمی شروع ہی سے بیمار ذہنیت کا مالک ہوگا۔ یہ ہمیشہ غم ناک، اداس اور روکھے مزاج کا رہے گا اور یہ صفات ترقی ہی کرتی جائیں گی چاہے اس کے لیے ظاہری طور پر کوئی اسباب موجود نہ ہوں اور انجام کار اس کا ذہنی توان ختم ہو جائے گا۔

دماغ کی ڈھلواں لکیر کے درمیانی حصے میں چھوٹا سا جزیرہ وقتی اور عارضی جنون کی علامت ہے جو عام طور پر کسی بیماری وغیرہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے عارضی جنون کو ظاہر کرتا ہے۔

پیدائشی دیوانوں کے انگوٹھے بہت ہی چھوٹے اور بدنما ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں دماغ کی لکیر ڈھلوان اور موٹی موٹی لکیروں سے مل کر بنی ہوئی ہوتی ہے۔ ان میں جزیرے بھی کثرت سے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے دماغ کی لکیر زنجیر کی سی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

میں نے آگے چل کر ان باتوں کی مزید وضاحت کی ہے اور بتلایا ہے کہ ہاتھ سے جنون کے مختلف مدارج اور کیفیات کا کس طرح پتہ چلتا ہے۔

دماغ کی لکیر اور قاتلانہ رجحان

اگر کوئی شخص اشتعال میں آ کر یا اپنے آپ کو بچانے کی خاطر کسی کو قتل کر دے

تو اس واقعے کا پتہ بھی اس کا ہاتھ دیکھ کر چلایا جا سکتا ہے۔ مگر ایسی صورت میں ظاہر ہونے والی علامات ماضی کے ایک واقعے کے اظہار سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں اور یہ علامتیں بھی اسی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں کہ اس واقعے سے اس آدمی کے جذبات و احساسات کو غیر معمولی طور پر متاثر کیا ہو لیکن انسان کے ذہن میں جرم کا رجحان پیدا ہو جائے، تو ہاتھ کی لکیروں سے اس کا صاف پتہ چل جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ عمر کے کس حصے میں یہ رجحانات عملی شکل اختیار کر لیں گے۔

اس سے پہلے یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ دماغ کی لکیر اگر کسی سمت میں غیر معمولی طور پر جھکی ہوئی ہو گی۔ تو اس سے آدمی کی غیر معمولی ذہنیت کا اندازہ ہو گا جیسے جنون، بیمارانہ ذہنیت اور المناکی وغیرہ جو خاص حالات میں انسان کو خودکشی پر مائل کر دیتے ہیں مگر یہ ساری بحث دماغ کی لکیر کی اس صورت کے متعلق تھی جب کہ وہ ہاتھ کے نچلے حصے کی طرف مائل رہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ اگر یہ لکیر ہاتھ کے اوپر حصے کی طرف مائل رہے تو کس قسم کی ذہنیت ظاہر کرتی ہے۔

اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ دماغ کی لکیر ہاتھ کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے مادی اور روحانی۔ اب اگر یہ لکیر ہاتھ کے اوپر حصے کی طرف زیادہ مائل رہی، تو مادیت کا غلبہ رہے گا اور ایسا آدمی اپنی خواہشات کے معاملے میں زیادہ حیوانیت اور بہیمیت کا مالک ہو گا۔ جن لوگوں نے جرائم میں اپنی زندگی گزاری ہو اور خاص طور پر جن میں قاتلانہ رجحانات موجود ہوں ان کے ہاتھ اس حقیقت کی گواہی دیں گے۔

ایسی صورتوں میں دماغ کی لکیر اپنی مقررہ جگہ سے بہت اوپر چلی جاتی ہے۔ کبھی دل کی لکیر کی جگہ لے لیتی ہے اور کبھی اس سے اوپر چلی جاتی ہے۔ یہاں یہ سوال کوئی اہمیت نہیں رکھتا کہ ایسی غیر معمولی لکیر رکھنے والے اپنی زندگی میں ایک قتل ہی کریں گے یا دس بیس، یہاں جو بات قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ غیر

معمولی مجرمانہ ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں اپنے مقاصد کی تکمیل میں کسی چیز سے دریغ نہیں کرتے اور ذرا سا طمع یا معمولی سا اشتعال انہیں ہر قیمت پر اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے مستعد کر دیتا ہے اس سلسلے میں سب سے زیادہ عجیب وغریب بات یہ ہے کہ یہی لکیر یہ بھی بتلا دیتی ہے کہ کہ عمر کے کس حصے کو پہنچ کر آدمی خود اپنے مجرمانہ اور قاتلانہ رجحانات کا شکار ہو جائے گا۔ مثلاً اگر دماغ اور دل کی لکیریں زحل کے ابھاری کے نیچے مل جائیں تو سال اور سورج کے ابھار کے نیچے ملیں تو سال کی عمر سے پہلے ہی یہ حادثہ پیش آ جائے گا۔ دست شناسی کے سلسلے میں یہ حقائق بڑے دلچسپ ہیں اور اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اگر دماغ کی لکیر اپنی مقررہ جگہ سے اوپر یا نیچے چلی جائے تو یہ آدمی کے مزاج اور فطرت کے ان پوشیدہ رجحانات کی غمازی کرتی ہے۔ اسی مطالعے کی مدد سے ہم اپنے بچوں کی ابتداء ہی سے مناسب اور موزوں تربیت کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے ہاتھ پر دماغ کی لکیر سے ان کی دماغی صلاحیتوں کا با آسانی پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرے گا کہ ان لکیروں کے ذریعے ہمیں فطرت قبل از وقت آگاہ کر دیتی ہے کہ ہمارے اعمال کے نتائج کیا ہوں گے۔ اس لیے ہمیں بھی حق پسندانہ نظر سے اس کا مطالعہ کرنا چاہیے خواہ یہ لکیریں خود ہمارے اور ہماری اولاد کے لیے غیر مفید نتائج کی پیشین گوئی کیوں نہ کرتی ہوں۔

خودکشی کا رجحان

یہ بات شاذونادر ہی دیکھنے میں آتی ہے کہ ہاتھ کی کوئی ایک خاص علامت یا نشانی انسان کی زندگی کو بہتر یا بدتر بنا دیتی ہے۔ جہاں تک کردار کا تعلق ہے ہاتھ کی کوئی برائی علامت اور نشانی صرف ایک رجحان کا پتہ دیتی ہے۔ کسی آدمی کے مجرم یا

ولی بننے کے لیے ایسی کئی اور علامات ضروری ہوتی ہیں۔ میں جس گاؤں یا شہر میں قیام کرتا ہوں وہاں کا سب سے زیادہ دلکش اور دلچسپ مقام میرے لیے وہاں کا مردہ گھر ہوتا ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں جس کو زندگی کے مطالعے سے شغف ہو اسے زندگی کی اس سرحد کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے جس کو عبور کرنے کے بعد کوئی واپس نہیں لوٹتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ خودکشی کا فعل آدمی کو دوسری دنیا میں مردود قرار دیتا ہے اور اس دنیا میں ان کا یہ طرز فکر نیم وحشیانہ خیال کیا جاتا ہے، جس کی مذمت کے لیے میں خاطر خواہ الفاظ نہیں پاتا۔ اس روشن دور میں بھی میں نے وہ پادری دیکھے ہیں جو خودکشی کرنے والوں کی آخری رسمیں ادا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ بعض ملکوں میں تو میں نے یہ دیکھا کہ خودکشی کرنے والے کی لاش رات کے اندھیرے میں سپرد خاک کی جاتی ہے۔ کبھی ریت میں تو کبھی ساحل پر اور اس سے بھی بدتر صورت یہ ہے کہ کسی اونچی جگہ سے لاش کو دریا میں پھینک دیا جاتا ہے۔

میں خودکشی کے مسئلے کو غیر معمولی اہمیت دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ میری یہ بات سخت تنقید اور اعتراضات کا موجب بن سکتی ہے لیکن میرے خیال میں جو شخص زندگی کے بارے میں اپنے خیالات بے کم و کاست ظاہر کرنے کی ہمت نہیں رکھتا اس کے لیے تجزیہ حیات کی کوششیں بھی بے کار ہیں۔ میں نے دیکھا کہ خودکشی کرنے والے پست ہمت اور کمزور دل کے مالک تو نہیں ہوتے بلکہ وہ ایک جداگانہ قسم کی ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں جو عام لوگوں کی طرح تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھا کر بھی زندگی سے چمٹے ہوئے رہنا نہیں چاہتے۔ یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ ہم اپنے طور پر غلط یا صحیح کی قطعی اور آخری حدیں مقرر کر دیں جب کہ ہم ان قوانین سے جو زندگی پر حکمران ہیں بالکل ہی ناواقف ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ایک نوزائیدہ بچے پر ایک عاقل بالغ انسان بننے میں کون کون سے قوانین اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہمارا

ذہن جس چیز کو بالکل درست اور صحیح سمجھتا ہے اسی کو ہی دوسرے کا ذہن سراسر غلط اور نادرست قرار دے سکتا ہے۔ ایک خاص بیماری انسان کے حواس کو اس قدر تیز کر دیتی ہے کہ ایسا آدمی اگر کسی کمرے میں بیٹھا ہو اور اسی کمرے کے کونے میں کوئی پنسل سے ہلکی ہلکی لکیریں کھینچے تو اسے یوں محسوس ہو گا کہ جیسے کوئی بھاری گاڑی کھڑکھڑاتی گزر رہی ہے۔ دیا سلائی کا شعلہ اسے بجلی کی چمک سے بھی زیادہ خیرہ کن نظر آئے گا۔ اسی طرح انسانی ذہن بھی خواہشات، آلام یا تفکرات کے اثر سے اس قدر حساس ہو جاتا ہے کہ حالات کی ذرا ذرا سی نامساعدت اسے بری طرح متاثر کرنے لگتی ہے ان حقائق کی روشنی میں ہمیں کس کے اعمال و افعال پر تنقید کا حق کیونکر پہنچ سکتا ہے جب کہ ہم نہ اس کی نظر رکھتے ہیں نہ اس کا سا ذہن۔

خودکشی کے مقدمات میں عدالتیں عام طور پر یہی فیصلہ سناتی ہیں کہ فلاں شخص نے دماغی توازن کھو دیا اور خودکشی کر لی اور یہ فقرہ ہر حالت اور ہر صورت میں استعمال ہوتا ہے چاہے خودکشی کرنے والے کا پاگل پن ثابت ہو یا نہ ہو میں اس کو بھی بڑی زیادتی سمجھتا ہوں۔ یہ خیال کہ جو آدمی بھی خودکشی کرے وہ لازمی طور پر پاگل ہی ہو گا، سراسر حماقت ہے کیونکہ اکثر صورتوں خودکشی کے اسباب کی تحقیق یہ بتلاتی ہے کہ مرنے والے نے اپنے مسائل کو تمام عقلی دلائل سے جانچنے کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ اس کے خاص مسائل کا باعزت حل خودکشی ہی میں پوشیدہ ہے۔ میں ایسے لوگوں سے واقف ہوں جنہوں نے خودکشی کر کے غیر معمولی جرأت، صبر و ضبط اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے آپ کو ہلاک کر کے غیر معمولی قربانی دی مگر عیسائیت کے ٹھیکیداران کی تجہیز و تکفین کے بھی روادار نہ ہوئے۔ میں ایسے کئی لوگوں کو جانتا ہوں جو اذیت ناک اور لاعلاج امراض کا شکار تھے اور آخر کار اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ ان کو خودکشی مرض کی تکلیف سے نجات

پانے کی خواہش کا نتیجہ ہرگز نہیں تھی بلکہ وہ اپنے متعلقین کو اپنی تیمارداری کے غیر معمولی بوجھ اور خرچ سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ مگر ان کے متعلق بھی یہی حکم لگایا جاتا ہے کہ وہ آخرت کے سکون و آرام سے بھی محروم ہی رہیں گے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان حکم لگانے والوں کو آخر کس نے خدا کا نمائندہ اور ترجمان بنا دیا ہے۔ نہ جانے کتنے خودکشی کرنے والوں کو یہ لوگ اب تک مردود و مقہور قرار دے چکے ہیں۔

خداوند! ہم تیرے ارادوں اور مصلحتوں سے نا آشنا ہیں۔ ہمیں خبر نہیں کہ انسان کی تخلیق سے تیرا مقصود اصلی کیا ہے؟ تیرے مقابلے میں ہم محض بے حقیقت ہیں۔ اس لیے ہمیں معاف فرما! ہم تجھ سے کچھ نہیں مانگ سکتے۔ تو ہی ہمیں وہ سب کچھ عطا کر دے جو ہمارے لیے ضروری ہے! تو ہی ہماری زندگی، ہماری موت اور ہماری لازوال روح ہے۔ ہم تو کچھ نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ ہمیں معاف فرما!

لکیروں سے بھرا ہاتھ

باریک باریک لکیریں اگر کثیر تعداد میں پورے ہاتھ پر جال کی طرح پھیلی ہوئی ہوں تو اس سے اعصابی اور بہت ہی حساس مزاج کا پتہ چلتا ہے۔ چھوٹی موٹی باتیں اور معمولی چیزیں انہیں پریشان کرتی رہیں گی۔ ان باتوں کو بھی یہ بڑی اہمیت دیں گے جنہیں دوسرے قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔

لکیروں کی اس کیفیت کے ساتھ ساتھ اگر ہتھیلی بھی نرم ہو تو مندرجہ رجحانات اور بھی شدید ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کو بیماری کا وہم بھی بہت ستاتا ہے اور ہمیشہ نت نئے امراض اپنے اندر ڈھونڈتے رہتے ہیں لیکن ہتھیلی سخت اور مضبوط ہو تو ایسا آدمی زیادہ توانا اور پرجوش مزاج کا مالک ہو مگر ایسا آدمی خود اپنی ذات کی بہ نسبت

دوسروں کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

ہموار ہاتھ

جن لوگوں کے ہاتھ بہت ہموار اور ان پر لکیریں کم ہوتی ہیں وہ بڑے پرسکون مزاج اور متوازن طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔فکرمندی اور نزدوان کے مزاج میں نہیں ہوتے۔غصے یا جذبات کے عالم میں یہ لوگ شاذونادر ہی آپے سے باہر ہوتے ہیں اور اگر انہیں غصہ آئے بھی تو اس کی بنیاد معقول ہوتی ہے۔

ہتھیلی کی سختی یا نرمی سے ایسے ہاتھ رکھنے والوں کے مزاج میں بھی فرق ظاہر ہوتا ہے۔جن لوگوں کی ہتھیلیاں سخت ہوتی ہیں۔وہ زیادہ ضابطہ اور پرسکون طبیعت کے مالک ہوتے ہیں مگر نرم ہتھیلی والے اتنے باضابطہ نہیں ہوتے جتنے کہ لاپروا اور مستغنی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ایسے لوگ کسی بات میں اتنی دلچسپی ہی نہ لیں گے کہ اس کی خاطر انہیں کبھی قابو سے باہر بھی ہوجانا پڑے۔

ہتھیلی کی جلد

جن لوگوں کی ہتھیلی کی جلد قدرتی طور پر بہت ہی نازک اور ہلکی ہوتی ہے ان میں بڑی عمر تک جوانی کی خوش مزاجی اور امنگ باقی رہتی ہے۔اس میں شک نہیں کہ کام کاج اور محبت کی وجہ سے جلد کی نفاست متاثر ہوتی ہے مگر یہاں ان لوگوں کا ذکر جو جسمانی محنت کم کرتے ہیں اور پھر جسمانی محنت کرنے والوں کی صورت میں بھی جلد کی اصلی کیفیت اور نفاست کا اندازہ ان باریک باریک، ابھری ہوئی لکیروں کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے، جو جلد پر موجود ہوتی ہے۔

یہ بات بھی ثابت ہوچکی ہے کہ دو آدمیوں کے ہاتھوں کی جلد ایک سی نہیں ہو سکتی اور اسی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جسمانی محنت کی وجہ سے ہتھیلی کی جلد کا بالائی حصہ

سخت بھی ہو جائے تو اس کی قدرتی حالت اور کیفیت نہیں مٹ سکتی۔

ہتھیلی کا رنگ

دست شناسی کے سلسلے میں ہتھیلی کا رنگ ہاتھ کی پشت کے رنگ سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ بظاہر یہ بات عجیب وغریب معلوم ہوتی ہے مگر ذرا سے غور وفکر سے اس کی صداقت کا پتہ چل سکتا ہے۔

ہتھیلی کا ہاتھ کے اعصاب اور اعصابی سیال سے راست تعلق ہوتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ انسان کے ہاتھ میں جتنے اعصاب ہوتے ہیں، اتنے جسم کے کسی حصے میں نہیں ہوتے۔ اعصابی سیال کے متعلق ایک کتاب جو لندن میں شائع ہوئی، لکھا ہے کہ مختلف حواس سے دماغ تک احساسات کے پہنچنے کو اعصابی سیال کی حرکت کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ سیال ایک غیر مرئی مادہ ہوتا ہے جسے ہم برقی رو سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔

ان باتوں کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اعصابی سیال جسم کے دوسرے حصوں کے مقابلے میں ہتھیلی کو زیادہ متاثر کرتا ہے اور اسی حقیقت سے ہتھیلی کے رنگ کی اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

مختلف ہاتھوں کے مشاہدے سے واضح ہوگا کہ ہر شخص کی ہتھیلی کا رنگ ایک امتیازی کیفیت کا حامل ہوتا ہے۔ ذیل میں چند نمایاں اور اہم رنگوں کی تشریح کی جاتی ہے۔

جس آدمی کی ہتھیلی کا رنگ بہت ہی پھیکا اور قریب قریب سفید ہوگا وہ خود غرض، خود پسند اور غیر ہمدرد قسم کا ہوگا۔

زردی مائل رنگ کی ہتھیلی رکھنے والے بیمار ذہنیت، بجھے ہوئے دل اور مایوس

فطرت کے مالک ہوتے ہیں۔

جن لوگوں کی ہتھیلیاں ہلکے گلابی رنگ کی ہوتی ہیں وہ بڑے پر امنگ اور پر امید دل اور خوش باش فطرت کے مالک ہوتے ہیں۔

ہتھیلی کا رنگ سرخ ہو تو اس سے آدمی کی اچھی صحت، پر جوش مزاج اور زود رنج طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔

ہاتھ پر بالوں کی اہمیت

اگر ایک دست شناس کو کسی ایسے آدمی کا ہاتھ دیکھنا پڑے جو اس کے سامنے نہ ہو بلکہ پردے کے پیچھے ہو تو ہاتھ کے باریک بال یا روئیں جو بظاہر غیر اہم سی چیز ہیں ایک ماہر دست شناس کے لیے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی لیے یہاں ان فطری قوانین پر تھوڑی سی بحث، جن کے تحت جسم پر بال اگتے ہیں، بے موقع نہ ہو گی۔

بال جسم انسانی میں بڑے اہم کارانجام دیتے ہیں۔ مگر میں یہاں صرف ان پہلوؤں کا ذکر کروں گا جو دست شناسی سے تعلق رکھتے ہیں یعنی بالوں کے مختلف رنگ کیوں ہوتے ہیں اور ان کی سختی یا ملائمت سے انسان کے مزاج کا کس طرح پتہ چلتا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہر بال بطور خود ایک نازک اور پتلی سی نلکی کی طرح ہوتا ہے اور یہ نلکیاں جلد اور جلدی اعصاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان بالوں یا نلکیوں سے جسم کی برقی رو نکلتی رہتی ہے اور اس رو کے گزرنے کی وجہ سے بال جو رنگ اختیار کر لیتے ہیں انہیں دیکھ کر آدمی کے مزاج اور طبیعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اگر جسم میں لوہے یا رنگ دار مادے کی مقدار زیادہ ہوتو جسم سے خارج ہونے والی برقی رو بالوں کو سیاہ یا بھورا، سنہرا، خاکستری یا سفید رنگ دے گی۔ چنانچہ جن لوگوں کے بال سنہرے ہوتے ہیں ان کے جسم میں لوہے کی مقدار کم اور گہرے رنگ دار مادے کی مقدار زیادہ ہوگی۔ ایسے لوگ عام طور پر پست ہمت، مردہ دل، بے چین، نرم مزاج اور لوگوں اور ماحول سے زیادہ متاثر ہونے والے ہوتے ہیں۔

جن لوگوں کے بال بہت زیادہ سیاہ ہوتے ہیں ان میں عملی صلاحیتیں گو کم ہوتی ہیں مگر مزاج کے گرم، زود حس اور شدید تر جذباتی الفت کے مالک ہوتے ہیں۔

اسی طرح رنگوں کے فرق سے سے مزاج میں فرق پیدا ہوتا جائے گا اور یہ ااختلاف بالکل ہی مخالف رنگ یعنی سرخ رنگ کے بال والوں میں بہت زیادہ ہو جائے گا۔ اگر مختلف رنگ کے بالوں کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ عام طور پر سرخ رنگ کے بال سیاہ، بھورے یا سنہرے بالوں کے مقابلے میں زیادہ سخت غیر ملائم ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ بال نسبتاً زیادہ موٹے بھی ہوتے ہیں۔ اسی لیے ان سے برقی رو بھی نسبتاً زیادہ مقدار میں گزرتی رہتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سرخ بال رکھنے والوں کے جس میں رنگ دار مادہ بھی بکثرت موجود ہو مگر چونکہ ان کے جسم سے برقی رو زیادہ مقدار میں گزرتی رہتی ہے جس سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اس کی پیداوار بھی ان کے جسم میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ یہ لوگ سیاہ بھورے یا سنہرے بالوں والوں کے مقابلے میں زیادہ اشتعال پذیر اور مستعد مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔

جب جسمانی نظام بڑھاپا یا عیاشی کی کثرت اور غیر محتاط زندگی کی وجہ سے

کمزور غالب آ جائے تو جسم میں برقی رو کی پیداوار گھٹ جاتی ہے اور جو برقی رو پیدا ہوتی ہے وہ کم و بیش ساری کی ساری جسم کے اندر ہی صرف ہو جاتی ہے۔ چنانچہ برقی رو کے ذریعے رنگ دار مادہ بالوں میں پہنچنا بند ہو جاتا ہے اور بال رفتہ رفتہ سفید ہو جاتے ہیں۔

فوری قسم کے صدمات اور غم سے بھی بال سفید ہو جاتے ہیں۔ فوری صدمے یا غم کی وجہ سے بال اکڑ جاتے ہیں (کھڑے ہو جاتے ہیں) اور ان سے اعصابی نظام کی برقی رو نہایت طاقت اور تیزی کے ساتھ خارج ہونے لگتی ہے۔ فوراً ہی اس کا ردعمل شروع ہوتا ہے اور بال سفید ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ بعض صورتوں میں فوری صدمے یا شدید غم کے اثر سے بال چند گھنٹوں کے اندر ہی سفید ہو جاتے ہیں۔ جسمانی نظام اس قسم کے ردعمل کو شاذ و نادر ہی برداشت کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے سفید ہونے والے بال کم ہی اپنا اصلی رنگ واپس حاصل کر پاتے ہیں۔

میرے خیال میں امریکہ میں سفید بالوں والے دنیا کے دوسرے ملکوں کے مقابلے میں زیادہ نظر آتے ہیں۔ اس کے متعلق ایک خیال یہ ہے کہ امریکیوں کی زندگی کے حالات اس کا سبب ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کی آب و ہوا بڑی حد تک اس کی ذمہ دار ہے۔ ہر موسم میں وہاں سورج کی چمک اور روشنی اتنی ہی تیز رہتی ہے۔ ہوا میں جذبات کو ابھارنے اور اکسانے کی عجیب و غریب تاثیر ہے اور یہ ساری چیزیں مل کر مردوں اور عورتوں کو زندگی کے ہر شعبے میں مقابلے اور مسابقت پر مائل کرتی ہیں۔

جہاں تک میں جانتا ہوں، بالوں کے رنگ کے متعلق یہ نظریہ آج تک کسی نے اس طرح نہیں پیش کیا اور اس کے جواز میں میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ جب فطرت کا ہر چھوٹے سے چھوٹا مظہر ہمارے لیے علم کا ایک باب رکھتا ہے تو کوئی

وجہ نہیں کہ ہم ان چھوٹے چھوٹے مظاہر سے علم حاصل کرنے میں شرم یا جھجک محسوس کریں۔

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

مختلف اقوام کے ہاتھ

یہ تو ایک مشہور ارمانی ہوئی بات ہے کہ مختلف قوموں کے افراد کے چہرے اور جسم مختلف ہوتے ہیں یہاں ایک ایسی ہی حقیقت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں، جس قانون نے شبنم کا قطرہ بنایا وہی قانون اس کرہ ارض کا بھی خالق ہے اور اسی حقیقت کے مدنظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس قانون نے مختلف نسلوں کو مختلف شکلیں بخشی ہیں اسی نے ان کے ہاتھوں اور جسموں کو بھی مختلف بنایا ہے تا کہ ان کی صفات کا اندازہ ہو سکے ۔ دو مختلف قوموں اور نسلوں کے افراد کے درمیان شادی بیاہ وغیرہ سے یہ اختلافات کم ضرور ہو جاتے ہیں مگر مٹ نہیں سکتے ۔

ابتدائی ہاتھ

اس قسم کے ہاتھ اپنی خالص شکل میں متمدن قوموں کے افراد میں شاذ و نادر ہی ملیں گے ۔ خالص ابتدائی قسم کے ہاتھ نہایت قدیم اور غیر ترقی یافتہ قوموں میں ملیں گے، جو انتہائی سرد علاقوں میں بستی ہیں ۔ جیسے قطبین کے اسکیمو، آئس لینڈ، لاپ لینڈ یا شمالی روس اور سائبریا میں بسنے والے قبائل ۔

یہ لوگ بڑے ٹھوس اور غیر جذباتی قسم کے ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کا جسمانی احساس بھی پوری طرح نمو یافتہ نہیں ہوتا اور انہیں درد وغیرہ کا اتنا احساس نہیں ہوتا کہ جتنا کہ دوسروں کی جبلت اور خواہش کے معاملے میں ان میں بہیمیت زیادہ ہوتی ہے ۔ حوصلے اور بلند خیالات سے عاری واجبی سمجھ بوجھ کے مالک اور جانوروں سے کچھ ہی بلند ہوتے ہیں ۔ ذرا بہتر قسم کے ابتدائی ہاتھ جنبی ممالک کی متمدن قوموں کے افرد میں ملتے ہیں ۔

مربع ہاتھ رکھنے والی قومیں

مربع ہاتھ عام طور پر سویڈن، ڈنمارک جرمنی، نیدرلینڈ، انگلستان اور سکاٹ لینڈ، میں بسنے والی قوموں کے افراد میں پائے جاتے ہیں۔اس قسم کے ہاتھ رکھنے والوں کی نمایاں خصوصیات اصول منطق اور معقولیت پسندی، قانون اور اقتدار کا احترام اور رسوم و رواج کی پابندی ہیں۔مربع ہاتھ رکھنے والے غیر نمائش پسند اور ٹھنڈے مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ زندگی کے مقررہ راستوں پر چلیں گے۔ پختہ مکان، ریلوے اور گرجا گھر جیسی کارآمد چیزیں تعمیر کریں گے، مفید اور کارآمد چیزوں کی پرستش اور زندگی کے عملی پہلوؤں کی قدردانی کا مزاج ہوگا۔

فلسفیانہ ہاتھ

بنیادی طور پر اس قسم کے ہاتھ مشرقی اقوام کے لیے مخصوص ہیں۔یورپی ملکوں میں اسی قسم یا اس سے قریب تر قسم کے ہاتھ رکھنے والوں کی بدولت بدھ مت کے جدید اصولوں، قیاسونی اور اسی قسم کے دوسرے نظریات کو فروغ اور رواج نصیب ہوا۔فلسفیانہ ہاتھ بنیادی طور پر روحانی اور غیر معمولی مذہبی، رجحانات رکھنے والوں سے مخصوص ہیں۔ یہ لوگ اپنے مذہب کی حمایت میں ہر قسم کی مصیبت اور آزمائش برداشت کر لیتے ہیں۔ دنیا والے انہیں مجنوں سمجھتے ہیں مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کیونکہ انہی دنیا والوں نے مسیح علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا اور بڑے بڑے رہنماؤں کو ایذائیں پہنچائیں اور ان کا مضحکہ اڑایا ہے۔لہذا ان کے فیصلے حقائق کو بدل نہیں سکتے۔

مخروطی ہاتھ

مخروطی ہاتھ اصل میں جنوبی یورپ کی اقوام کا حصہ ہیں۔مگر نسلوں کے میل

جول کی وجہ سے اس قسم کے ہاتھ رکھنے والے دنیا کے ہر حصے میں نظر آئیں گے اس قسم کے ہاتھ زیادہ تر یونانی، اطالوی، اسپینی، فرانسیسی اور آرش قوموں میں پائے جاتے ہیں۔ خالص جذباتی مزاج، فکر و عمل میں وقتی جذبات کی کارفرمائی اور فنکارانہ احساسات، تاثر پذیری اور جذبات سے مغلوبیت مخروطی ہاتھ رکھنے والوں کی نمایاں صفات ہیں۔ اس لیے مخروطی ہاتھ کو (جذباتیت) کا ہاتھ بھی کہا جاتا ہے۔ مربع یا بٹہ نما ہاتھ والوں کی طرح مخروطی ہاتھ والے دولت نہیں کما سکتے۔ ان میں کاروباری صلاحیتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ مگر فطرت انہیں شاعرانہ تخیلاتی اور رومانی صلاحیتیں دے کر اس کمی کا معاوضہ پورا کر دیتی ہے۔

بٹہ نما ہاتھ

مختلف زبانوں میں چاہے جتنی قوموں اور نسلوں کے لوگ امریکہ پہنچے ہوں اب وہاں کے باشندوں کی اکثریت کے ہاتھ آپ کو اسی قسم کے ملیں گے، اور میرے خیال میں بٹہ نما ہاتھ اور اس کی صفات نے اس وسیع ملک کی تاریخ بنانے میں اہم حصہ لیا ہے۔ میں اپنے متعلق یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میرا کوئی خاص ملک نہیں بلکہ میں آفاقی ہوں اور اسی بنا پر میں بغیر کسی تعصب کے ہر قوم کے کردار سے بھی اس طرح بحث کر سکتا ہوں جس طرح میں افراد کے کردار سے بحث کرتا ہوں۔ میں پہلا بتلا چکا ہوں کہ بٹہ نما ہاتھ توانائی، اپج اور اضطراب ظاہر کرتا ہے۔ یہ ہاتھ سیاحوں اور محققین کے لیے مخصوص ہے چاہے ان کی تحقیق اور دریافت کا میدان سائنس ہو، ادب ہو یا مشینوں کی دنیا۔ اس قسم کے ہاتھ والے رسوم و رواج کے غلام کبھی نہیں بنتے قانون اور اقتدار کا احترام بھی ان میں کم ہی ہوتا ہے۔ یہ لوگ نئی نئی ایجادیں کریں گے، مگر اپنی تیزی فکر و ذکاوت کی مدد سے نہ کہ مربع ہاتھ والوں کی طرح

ٹھوس قسم کی محنت و مشقت کے سہارے۔ دوسروں کے خیالات سے بھی یہ لوگ ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔مگر ان میں اپنی طرف سے بھی کچھ اصلاح اور ترمیم کریں گے۔خطرہ اور جوکھم مول لینے میں یہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔ان کے ذہن بڑے زرخیز ہوں گے مگر تلون ان کے سب سے بڑی کمزوری ہے۔وقتی جذبات کے اثر سے یہ ہمیشہ اپنا دائرہ فکروعمل بدلتے رہتے ہیں۔اپنی رائے اور خیال کے بڑے کٹر پابند اور جوش وخروش میں چیستان کی حیثیت رکھتے ہیں۔مگر ان ساری خامیوں کے باوجود یہی لوگ ہیں جو دنیا کو ہر شعبہ حیات میں نئے خیالات اور تصورات سے مالا مال کرتے ہیں جو آخر کار انسانی ارتقاء کا سبب بنتے ہیں۔

روحانی ہاتھ

روحانی ہاتھ کسی خاص ملک یا قوم سے مخصوص نہیں۔اس قسم کے ہاتھ آپ کو انتہائی عملی قسم کے لوگوں کے بھی ملیں گے اور انتہائی قسم کے جذباتی اور جوشیلے لوگوں میں بھی بذات خود خالص جذباتی مزاج۔یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ہاتھ ارتقائی شکل کی علامت ہے اور فہم و ادراک کی اس منزل کا پتہ دیتا ہے۔ جہاں پانچ کی بجائے سات حواس کارفرما ہوتے ہیں۔اس قسم کے ہاتھ رکھنے والے نہ تو صدفی صد مادی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ خالص روحانی دنیا سے۔بہرحال وہ انسان ہیں ان کا علیحدہ کوئی طبقہ نہیں ہوتا۔ہر قوم میں ایسے لوگ پائے جائیں گے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح ان کے خوبصورت ہاتھ دنیا کے سخت کاموں کے لیے ناموزوں ہوتے ہس اسی طرح ان کے خیالات بھی زندگی کے مادی پہلو سے مطابقت نہیں رکھتے۔یہ لوگ انسانیت کو وہ چیز عطا کرتے ہیں جسے دنیا عکس اور سائے سے زیادہ سے نہیں جانتی اور کون کہہ سکتا ہے کہ سائے کے اندر حقیقت نہیں ہوا کرتی اور اس قسم کے ہاتھ

رکھنے والوں کے تصورات ہمیں وہ شعور وادراک عطا کرتے ہیں جو ہمیں ہر چیز کے صحیح مقام اور اس کی قیمت سے آگاہ کرتی ہے۔

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

دایاں اور بایاں ہاتھ

دست شناسی کے سلسلے میں دائیں اور بائیں ہاتھ کا فرق بھی غور اور توجہ کا مستحق ہے۔ آپ سرسری طور پر بھی چند آدمیوں کے ہاتھ دیکھ لیں تو پتہ چلے گا کہ ایک ہی آدمی کے دائیں اور بائیں ہاتھ کی لکیروں میں خاصا فرق ہوتا ہے۔

دست شناسی کے طالب علموں کو یہ حقیقت بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے۔ میرا اصول یہ ہے کہ کسی آدمی کے دونوں ہاتھ دیکھے جائیں مگر زیادہ اہمیت دائیں ہاتھ کی لکیروں اور علامتوں کو دی جائے۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ بایاں آدمی کے ساتھ پیدا ہوتا ہے مگر دایاں ہاتھ آدمی خود بناتا ہے۔ اصولاً یہ بات صحیح بھی ہے بایاں ہاتھ انسان کے پیدائشی اور فطری کردار اور رجحانات کا پتہ دیتا ہے اور دائیں ہاتھ کی لکیریں اس کی تعلیم، تربیت، تجربات اور ماحول کے اثرات کے نتائج ظاہر کرتی ہیں۔ قدیم لوگ بایاں ہاتھ دیکھا کرتے تھے۔ اس کی وجہ ان کے نزدیک یہ تھی کہ بایاں دل کے قریب تر ہے مگر یہ صرف ایک توہم ہے اور ایسے ہی توہمات نے زمانہ وسطیٰ میں اس علم کو گرا دیا۔ اصل میں اس زمانہ کے لوگ دل ہی کو جسم انسانی کا سب سے اہم اور حاکم عضو مانتے تھے اور یہی خیال اسی توہم کا بھی سبب بنا لیکن اس پہلو پر منطق اور سائنس کی بنیادوں پر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ نامعلوم زمانے سے انسان اپنے دائیں ہاتھ سے زیادہ کام لیتا آ رہا ہے اور نسلوں سے استعمال کے نتیجے کے طور پر اعصابی طور پر یہ ہاتھ بائیں ہاتھ کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور نمو یافتہ ہو گیا ہے۔ ذہن انسانی جو کچھ سوچتا ہے اس پر زیادہ عمل اسی ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے کیونکہ یہ انسانی ذہن کا سب سے زیادہ عامل اور مستند کارکن ہے۔ یہ پہلے بتلایا جا چکا ہے کہ عمر کی مختلف منازل طے کرتے ہوئے انسانی جسم جن تغیرات سے

گزرتا ہے ان میں سے ہر تغیر اور تبدیلی سارے جسمانی نظام پر اپنے اثرات اور نشانات چھوڑتی جاتی ہے۔اس لیے بھی دائیں ہاتھ کا مطالعہ ہی مناسب اور موزوں قرار پایا ہے۔ کیونکہ یہ اثرات اور نشانات اس پر زیادہ نمایاں ہوں گے اور اس ہاتھ کو دیکھ کر کسی آدمی کی زندگی کے نہ صرف موجودہ تغیرات ہی کا پتہ چلایا جا سکتا ہے بلکہ مستقبل کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

میں تو اپنے پڑھنے والوں کو مشورہ دوں گا کہ کسی کا ہاتھ دیکھنا ہو تو اس کے دونوں ہاتھ اپنے سامنے رکھیئے۔ یہ دیکھئے کہ اس شخص کا مزاج اور کردار پہلے کیا تھا (بائیں ہاتھ کے مطالعے سے) پھر کہیے کہ اس شخص کا مزاج اور کردار کیا ہے اپنے تجربات اور مشاہدات کی مدد سے ان تبدیلیوں کے سبب کا پتہ چلایئے اور جب آئندہ زندگی کے متعلق پیشین گوئی کا کر آئے تو دائیں ہاتھ کی لکیروں اور اس کی علامات پر بھروسہ کیجئے۔

یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ جو لوگ بائیں ہاتھ سے کام کرنے کے عادی ہوتے ہیں ان کے بائیں ہاتھ کی لکیریں دائیں ہاتھ کے مقابلے میں زیادہ صاف اور واضح ہوتی ہیں۔بعض لوگ اپنی زندگی میں اتنے بدل جاتے ہیں کہ ان کے دونوں ہاتھوں میں مشکل سے ایک لکیر بھی ایک جیسی نہیں رہتی اور بعض اتنے کم بدلتے ہیں کہ ان کے ہاتھوں کی لکیروں میں کوئی فرق مشکل ہی سے نظر آتا ہے اس سلسلے میں عام اصول تو یہی بتاتا ہے کہ جن لوگوں کے دونوں ہاتھوں کی لکیروں میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے ان کی زندگی بڑے انقلابات اور تغیرات سے دوچار ہوگی۔

بری و بحری سفر اور حادثات

کسی آدمی کو پیش آنے والے بری اور بحری سفر کا پتہ چلانے کے دو ہی

طریقے ہیں۔قمر کے ابھار پر نمایاں ہونے والی لکیروں کو دیکھ کر یا ان بال جیسی باریک لکیروں کو دیکھ جو زندگی کی لکیر سے نکلتی اور اسی کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

زندگی کی لکیر اگر دو شاخوں میں بٹ جائے اور اس کی ایک شاخ زہرہ کے ابھار کے گرد چکر لگاتی ہوئی جائے اور دوسری قمر کے ابھار کے نیچے تک چلی جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پیدائشی وطن کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے گا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زندگی کی لکیر سے جو تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں۔وہ قمر کے ابھار پر نمایاں ہونے والی لکیروں سے زیادہ اہم ہیں۔

قمر کے ابھار والی لکیریں زندگی کی معمولی تبدیلیوں اور سفر وغیرہ کا پتہ دیتی ہیں۔بعض وقت کنگن (یا کلائی کی لکیر) سے لمبی لکیریں نکل کر قمر کے ابھار کی طرف جاتی ہیں۔ان کا مفہوم بھی وہی ہوتا ہے جو قمر کے ابھار پر کی لکیروں کا مگر ان کی اہمیت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

کنگن سے نکلنے والی لکیر جس جگہ قمر کے ابھار پر پہنچتی ہے اسی جگہ اگر قسمت کی لکیر سے بھی کسی بہتر تبدیلی کا اظہار ہو رہا ہو تو یہ لکیریں خوش قسمتی اور خوشحالی کا سبب بنیں گی لیکن قسمت کی لکیر سے نکلنے والی سفر کی لکیر چھوٹے سے چلیپا پر ختم ہو جائے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سفر میں آدمی کو کچھ مایوسی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

سفر کی لکیر اگر کسی مربع (چوکور) میں جا کر ختم ہو جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ سفر خطرناک ہو گا مگر آدمی اس سے خطرے سے بچ نکلے گا۔ایسی لکیر اگر جزیرہ بنا کر ختم ہو جائے تو سفر سے نقصان پہنچے گا۔

کنگن یا کلائی سے نکلنے والی لکیریں جو اوپر کی جانب چلتی اور قمر کے ابھار پر جاتی ہیں بہت مفید اور فائدہ بخش ہوتی ہیں۔

اگر یہ لکیر پوری ہتھیلی سے گزر جائے اور مشتری کے ابھار پر پہنچ جائے تو بلند

مرتبے طاقت اور اقتدار کا پتہ دیتی ہے۔اسی کے ساتھ یہ لکیر بہت لمبے سفر کی پیشین گوئی کرتی ہے۔

اگر یہ لکیر زحل کے ابھار پر چلی جائے تو سفر میں جان کا خطرہ لگا رہے گا۔ سورج کے ابھار میں یہ لکیر پہنچ جائے تو آدمی کے لیے بڑی شہرت اور دولت مندی کی خوش خبری ثابت ہوتی ہے۔یہ لکیر اگر عطارد کے ابھار پر پہنچ جائے تو آدمی کو کہیں سے اچانک دولت حاصل ہوگی۔

قمر کے ابھار والی سفر کی سیدھی سیدھی لکیریں ابھار پر سے گزر کر قسمت کی لکیر تک پہنچ جائیں تو ان سے طویل اور اہم سفر کا پتہ چلتا ہے۔

اگر ایسی لکیریں قسمت کی لکیر سے مل جائیں اور اسی کے ساتھ اوپر کی طرف جائیں تو سفر سے مادی فوائد حاصل ہوں گے۔

سفر کی ایسی سیدھی لکیر اگر اپنے خاتمے پر نیچے کی طرف مڑ جائے تو سفر بدقسمتی کا سبب بنے گا۔اس کے برخلاف اگر یہ لکیر اوپر کی طرف اٹھ جائے (چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو) تو سفر کی کامیابی کا پتہ دیتی ہے۔

اگر ان میں سے کوئی لکیر ایسی ہی دوسری لکیر کو قطع کرے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سفر کسی خاص اہم ضرورت کی بنا پر مکرر پیش آئے گا۔

سفر کی ایسی لکیر پر مربع (چوکور) کا وجود بتلاتا ہے کہ سفر خطرناک ہوگا۔مگر آدمی خطرات سے بچ نکلے گا۔

سفر کی لکیر اگر دماغ کی لکیر سے جا ملے اور اس کے ملنے سے دماغ کی لکیر پر کوئی نقطہ (دھبہ) یا جزیرہ بن جائے یا دماغ کی لکیر ٹوٹ جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سفر میں سر کو کوئی حادثہ پیش آئے گا۔یا سفر میں کوئی دماغی بیماری لاحق ہوگی۔

حادثات

سفر کی لکیروں پر بحث کے سلسلے میں بھی حادثات کا ذکر آ چکا ہے مگر خطرناک حادثات کی جتنی واضح علامات زندگی اور دماغ کی لکیروں پر ظاہر ہوتی ہیں اتنی کسی اور لکیر پر نہیں ہوتیں۔

زندگی کی لکیر پر جن حادثات پر علامتیں ظاہر ہوتی ہیں ان سے موت کے خطرات کا اظہار ہوگا۔

مثال کے طور پر اگر زحل کے ابھار پر بنے ہوئے جزیرے سے کوئی لکیر نکل کر زندگی کی لکیر سے جا ملے تو اس سے کسی بڑے خطرے کی پیشین گوئی ہوتی ہے۔ چاہے وہ خطرہ موت کا سبب نہ بنے۔

ایسی لکیر اگر زندگی کی لکیر پر اس سے باہر چلیپا بنا کر ختم ہو جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کسی خطرناک حادثے سے بال بال بچ نکلے گا۔

اگر زحل کے ابھار کے نیچے کسی جزیرے سے ایسی لکیر نکل کر زندگی کی لکیر سے جا ملے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کو ایسے خطرات زیادہ تر جانوروں کی وجہ سے پیش آئیں گے۔

زحل کے ابھار سے جو بھی سیدھی لکیر نکل کر زندگی کی لکیر سے ملتی ہے کسی نہ کسی خطرے کا اظہار کرتی ہے مگر اس لکیر سے ظاہر ہونے والے خطرات اتنے شدید نہ ہوں جتنے کہ جزیرے سے نکلنے والی لکیروں سے ظاہر ہوتے ہیں۔

ایسی لکیریں اگر دماغ کی لکیر کو مس کریں تو ان سے بھی یہی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔فرق صرف اتنا ہے کہ ان صورتوں میں خطرات راست طور پر سر یا دماغ کو پیش آئیں گے۔

اگر ان لکیروں کے مس کرنے سے دماغ کی لکیر ٹوٹ نہ جائے تو یہ خطرات مہلک ثابت نہ ہوں گے۔ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کو پیش آنے والے خطرات کا پہلے سے اندازہ کرنے کا موقع مل جائے گا۔یہ علامات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خطرات کی وجہ سے دماغ کو صدمے پہنچیں گے مگر ان کے نتائج اتنے خطرناک نہ ہوں گے ہاں اگر دماغ کی لکیر ٹوٹ جائے تو یہ مہلک علامت ہے۔

خودکشی کے رجحان والا ہاتھ

خودکشی کا رجحان رکھنے والوں کے ہاتھ عام طور پر لانبے اور دماغ کی لکیر ڈھلواں اور جھکی ہوئی ہوتی ہے۔قمر کا ابھار خاص طور پر آخری حصے میں بہت ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ایسے لوگوں کے ہاتھ میں زندگی کی لکیر دماغ کی لکیر سے بہت زیادہ قریب اور ملی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے فطرتاً وہ بڑے حساس ہوتے ہیں۔ایسے آدمی کا فسردہ دل ہونا یا خودکشی کی طرف مائل رہنا ضروری نہیں مگر ان کی فطرت اور تصورات اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ معمولی سے معمولی تکلیف،غم یا رسوائی کا احساس انہیں ہزار گنا ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے میں لذت اور شہادت کی عظمت محسوس کرنے لگتے ہیں۔

ہاتھ اور دماغ لکیر کی اسی کیفیت کے ساتھ ساتھ اگر زحل کا ابھار بہت بڑا ہو تو ایسا آدمی بہت زیادہ حساس اور افسردہ دل ہوگا۔اس قسم کے آدمی بس یہی سوچتے رہیں گے کہ زندگی ہر حال میں ناقابل برداشت ہے اور ذرا سی ناکامی یا تکلیف انہیں خودکشی پر آمادہ کردے گی۔

بہت زیادہ جھکی ہوئی اور ڈھلوان دماغ کی لکیر اگر مخروطی ہاتھ پر ہو تو اس کے نتائج بھی وہی ہوں گے مگر اس صورت میں خودکشی کسی وقتی تحریک کا نتیجہ ہوگی۔ایسے

لوگوں کو خودکشی پر آمادہ کرنے کے لیے کوئی بھی صدمہ یا تکلیف کافی ہے وقتی جذبے سے یہ اتنے متاثر ہوں گے کہ ایک لمحہ سوچے بغیر خودکشی کا اقدام کر بیٹھیں گے۔

بعض صورتیں اس کے برعکس بھی ہوتی ہیں۔ یعنی ایسے لوگ بھی خودکشی کر لیتے ہیں جن کے دماغ کی لکیر اتنی زیادہ ڈھلوان نہیں ہوتی۔ ایسے لوگوں کی دماغ کی لکیر زندگی کی لکیر سے بالکل قریب اور ملی ہوتی ہے۔ مشتری کا ابھار دبا ہوا اور زحل کا ابھار کافی بڑا اور نمایاں ہوتا ہے۔ ایسے لوگ زندگی کی ناکامیوں اور مایوسیوں کو بڑی شدت کے ساتھ محسوس کریں گے۔ ان کی طبیعت بھی بڑی افسردہ اور رالم پسند ہوگی مگر زندگی اور موت کے سوال پر یہ لوگ معقول پسندی کے ساتھ غور کریں گے اور جب پورے غور و حوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ اب جینا بے کار ہے تو اپنی دانست میں پوری معقولیت کے ساتھ خودکشی کر لیں گے۔

اس فیصلے پر پہنچتے پہنچتے ان پر کیا کچھ گزرتی ہے اس کا اندازہ ناممکن ہے ہم میں سے ہر ایک اپنے ذاتی مسائل میں اس قدر الجھا ہوا ہے کہ دوسرے کے حالات و جذبات پر غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ کون جان سکتا ہے کہ ان زرد چہروں اور ویران آنکھوں میں جو ہمارے اطراف نظر آتے ہیں کن آلام و مصائب کی داستانیں چھپی ہوئی ہیں۔

قاتلانہ رجحانات

قاتلانہ رجحانات اور جذبات کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں۔ ہاتھ کی علامتوں سے اصولی طور پر کسی آدمی کے غیر معمولی قسم کے مجرمانہ خیالات اور رجحانات پتہ چلتا ہے اور جرائم کی نوعیت کا اندازہ آدمی کے ہاتھ کی قسم کے مطالعے سے چلایا جاسکتا ہے۔

میرے خیال میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ بعض آدمیوں میں قاتلانہ

رجحانات فطری طور پر موجود ہوتے ہیں۔ انسان میں آپ کو پیدائشی مجرم بھی ملیں گے اور پیدائشی ولی بھی۔ اب اس کا دارومدار کہ فطری مجرمانہ رجحانات ترقی پاتے ہیں یا نہیں آدمی کی اپنی قوت ارادی کی تربیت اور پرورش اس کے حالات اور ماحول پر ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں میں توڑ پھوڑ کی عادت عقل وشعور کی کمی کا نتیجہ نہیں بلکہ تباہ کاری کے پیدائشی رجحانات کی علامت ہے۔ عمر کے اضافے کے ساتھ نتائج کا خوف قوت ارادی اور ماحول کے اثرات ان رجحانات کو دبا دیتے ہیں۔

بعض بچوں میں تباہ کاری کے یہ پیدائشی رجحانات معمولی سے زیادہ ہوتے ہیں اور ماحول اور تربیت کی خامیاں ان کو دبانے اور ختم کرنے میں ناکام رہتی ہیں اور بڑی عمر میں ایسے بچے مجرم بن جاتے ہیں۔ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ آدمی کا مجرم بن جانا، جذبات اور خواہشات کا غلام ہو جانا اس کی کمزوردلی کا نتیجہ ہے۔

اس سے میرا یہ مقصد نہیں کہ مجرموں کو سزا نہ دی جائے۔ معاشرے کی حفاظت کے لیے جرم کی سزا ضروری ہے۔ مگر میں اتنی ضرور کہوں گا کہ سزا کا تعین جرم کی نوعیت کی بناء پر نہیں بلکہ ہر مجرم کے خاص حالات، اس کے کردار اور شخصیت کی بنا پر کیا جائے۔

اس بحث سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جرائم کے اسباب اور نوعیت کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو مجرم کے موقف میں رکھ کر سوچیں۔ ایک ہی تصویر کو آپ مختلف زاویوں سے دیکھیں تو مختلف تاثرات حاصل ہوں گے۔

ہاتھ کی علامت کے لحاظ سے قاتلوں کی تین نمایاں قسمیں ہوتی ہیں۔

پہلی قسم میں وہ قاتل آتے ہیں جن کی فطرت میں قتل وخون کی خواہش موجود ہوتی ہے۔ یہ درندہ صفت انسان ہوتے ہیں جو جذبات، غصے یا انتقام کے جوش میں قتل کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔

اپنے فائدے اور نفع کے لالچ میں قتل کرنے والے دوسری قسم میں آتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی ہوس اور خواہش کی تکمیل میں کسی بھی اقدام سے دریغ نہیں کرتے۔

تیسری قسم کے قاتل وہ بے رحم اور بے حس انسان ہوتے ہیں جنہیں دوسروں کو تکلیف اور اذیت میں دیکھ کر لذت ملتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے آدمی کسی کو دشمنی ہی کی بناء پر قتل کریں۔ مقتول ان کا دوست بھی ہوسکتا ہے۔

انہیں دوسرے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے نہ ان کی خواہشات کا پاس۔ انہیں اقدام قتل کے خطرناک نتائج کا پورا اندازہ اور احساس ہوتا ہے مگر ان کی فطرت خطرات سے کھیلنے ہی میں لطف محسوس کرتی ہے اور وہ ضمیر اور اخلاق کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ کر محض خطرات مول لینے کے شوق میں قتل وخون کر بیٹھتے ہیں۔

پہلی قسم کے قاتل بالکل عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں جنہیں ماحول اور حالات قاتل بنا دیتے ہیں ایسے لوگ نرم مزاج اور رحم دل بھی ہوسکتے ہیں مگر کوئی وقتی جذبہ ان کے وحشیانہ غضب کو اس درجہ ابھار دے گا کہ کسی کی جان لے لیں گے اور اس اقدام کے بعد ایسے لوگ اکثر سخت ترین ندامت اور پچھتاوے میں مبتلا ہو جائیں گے۔

اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ نا قابل برداشت غصے اور وحشیانہ جذبات کے سوا کسی خاص بڑی علامت کا اظہار نہیں کرتے۔ دراصل ایسے لوگوں کے ہاتھ ابتدائی قسم کے یا اس کے قریب تر ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں دماغ کی لکیر چھوٹی، چوڑی اور سرخ ہوگی اور ناخن بھی چھوٹے چھوٹے اور سرخ ہاتھ بھاری اور بھدا ہو گا۔ ان ہاتھوں کی سب سے غیر معمولی چیز انگوٹھے کی ساخت ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے انگوٹھے ہاتھ پر بہت نیچے کی طرف ہوتے ہیں جن کا دوسرا پورا چھوٹا اور چوڑا اور

پہلا پورا مگدر زا (یعنی بہت چھوٹا چوڑا اور چوکور ہو گا) اگر انگوٹھے کی ایسی ساخت کے ساتھ ساتھ ہاتھ میں زہرہ کا ابھار بھی غیر معمولی طور پر بڑا ہو تو آدمی کے جنسی جذبات اس کے اقدام قتل کا باعث بنیں گے اور اگر زہرہ کا ابھار اتنا بڑا نہ ہوا، تو نا قابل برداشت غصہ اس صفت کا موجب ہو گا۔

دوسری قسم کے قاتلوں کے ہاتھ میں ایسی کوئی غیر معمولی علامت نہ ملے گی۔ البتہ دماغ کی لکیر کی ساخت غیر معمولی ہو گی۔ اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ میں دماغ کی لکیر گہری اور بہت زیادہ اوپر کی طرف اٹھی ہوتی ہے۔ دماغ کی لکیر اوپر کی طرف اس قدر مائل ہوتی ہے کہ اکثر عطارد کے ابھار تک پہنچ جاتی ہے یا پھر سیدھے ہاتھ میں دل کی لکیر کی جگہ لے لیتی ہے اور اس طرح آدمی کے جذبات رحم و انسانیت پر پردے ڈال دیتی ہے۔

اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ عام طور پر سخت ہوتے ہیں۔ انگوٹھے اتنے موٹے تو نہیں ہوتے مگر لانبے، بہت سخت اور اندر کی طرف کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور دماغ کی لکیر اور انگوٹھے کی ایسی ساخت سے آدمی کی طمع اور لالچ اور اپنے مقاصد کے حصول کے معاملے میں ضمیر اور اخلاق کے تقاضوں کی طرف سے یکسر لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے۔

انسانی فطرت کے طالب علم کے لیے تیسری قسم کے قاتلوں کے ہاتھ غیر معمولی دلچسپ مطالعے کا سامان رکھتے ہیں۔

اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ جرم کے معاملے میں نہایت ہی پراسرار اور نا قابل فہم فطرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان ہاتھوں کی ساخت میں کوئی بات بھی غیر معمولی نہیں ہوتی۔ ہاتھ کی تمام علامات اور خصوصیات کا گہرا مطالعہ ہی ان کی فطرت کے سفاک اور بے رحم پہلو کا پتہ دے سکتا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ دبلے

پتلے، لانبے اور سخت ہوتے ہیں۔ انگلیاں عام طور پر اندر کی طرف مڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ انگوٹھے پتلے، لمبے اور سخت ہوتے ہیں۔

انگلیاں عام طور پر اندر کی مڑی ہوتی ہیں۔ انگوٹھے لانبے اور ران کے پورے مضبوط اور نمو یافتہ ہوتے ہیں۔ شاذ و نادر صورتوں ہی میں انگوٹھے باہر کی طرف جھکے ہوئے ہوں گے۔ انگوٹھوں کی یہ ساخت ظاہر کرتی ہے کہ یہ لوگ منصوبے بنانے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ انہیں عملی جامہ پہنانے کی قوت بھی رکھتے ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں دماغ کی لکیر بھی اپنی مقررہ جگہ سے ہٹی ہوئی ہو۔ البتہ یہ اوپر کی طرف زیادہ ہٹی ہوئی، بہت لانبی اور باریک ہوگی جس سے فطرت کی سفاکی کا پتہ چلتا ہے۔ زہرہ کا ابھار یا تو بہت دبا ہوا ہوگا یا بہت ہی نمایاں۔ اگر یہ ابھار دبا ہوا رہا تو ایسا آدمی صرف جرم کی لذت اٹھانے کی خاطر جرم کرے گا اور زیادہ نمایاں ہوا تو حیوانی خواہشات اس کے جرم کا سبب بنیں گے۔

اس قسم کے ہاتھ انہی لوگوں کے ہوتے ہیں جنہوں نے جرائم کو بھی ایک فن بنا لیا ہو اور جو اپنے جرم کے ہر پہلو کا ایک علم کی حیثیت سے مطالعہ کرتے ہوں ایسے لوگ کسی کو قتل کرنے میں زور و طاقت کے استعمال کو فضولیات سمجھتے ہیں۔

جنون کی صورتیں

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہر آدمی کو کسی نہ کسی قسم کا جنون ہوتا ہے، یہی جنون جب معقول حدوں سے آگے بڑھ جائے تو پاگل پن کہلاتا ہے۔ پاگل پن کی کئی قسمیں ہیں اور انہی کے لحاظ سے ہاتھ کی علامتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ ہم ذیل میں پاگل پن کی تین اہم قسموں سے بحث کریں گے۔

ا: افسردگی، مذہبی جنون، تصورات کی بے راہروی (فریب خیال) وغیرہ۔

۲:خبطی اور مراقی قسم کے لوگ۔

۳:فطری پاگل۔

افسردگی اور مذہبی جنون

اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ کسی قدر چوڑے ہوتے ہیں اور ان پر دماغ کی لکیر ایک نمایاں موڑ بناتی ہوئی قمر کے ابھار کی طرف اور عام طور پر اس ابھار کے نچلے حصے کی طرف جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی غیر معمولی طور پر تصوراتی اور خیال قسم کا ہے۔

اس کے علاوہ زہرہ کا ابھار بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے جس کی وجہ سے سارے انسانی اور فطری مظاہر سے آدمی کی دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔

ان باتوں کے ساتھ ساتھ آدمیوں کے ہاتھ میں زحل کا ابھار بھی بہت نمایاں اور بڑا ہوتا ہے۔

اصولی طور پر یہ علامتیں مذہبی خبط اور جنون رکھنے والوں کے ہاتھ میں پائی جاتی ہیں۔کم عمری ہی سے ایسے لوگ پر فریب تصورات اور تخیلات کے شکار ہو جاتے ہیں۔اگر ان کے تخیلات اور تصورات کو صحیح راستہ مل جائے تو ان کی شدت میں کمی آ جاتی ہے لیکن حالات مخالف ملیں تو یہ تخیلات اور تصورات اسی غلط روش پر چل نکلتے اور ان کی شدت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

ابتداء میں یہ کیفیات دورے کے صورت میں وقفے سے ظاہر ہوتی ہیں۔پھر ان کی طوالت بڑھتی جاتی ہے۔یہاں تک کہ آدمی کا دماغی توازن بھی قریب قریب ختم ہو جاتا ہے۔یہ بیمار اور افسردہ قسم کے مذہبی جنون کی علامات ہیں۔

خبط اور مراق (مرگی)

عام طور پر بٹہ نما ہاتھ فلسفیانہ ہاتھ رکھنے والے اس قسم کے پاگل پن کا شکار ہوتے ہیں۔

بٹہ نما ہاتھ میں دماغ کی لکیر بہت ڈھلوان اور نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو تو اس آدمی کی غیر معمولی ذہنی اپج کا پتہ چلتا ہے جس کا مظاہرہ وہ ہر ممکن صورت میں کرے گا۔

ایسے آدمیوں کے ذہن موجدانہ خیالات کی آماجگاہ ہوتے ہیں اور ہر خیال کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش آخر کار ان کی صلاحیتوں ہی کو ختم کر دیتی ہے اگر انہیں مناسب مواقع اور حالات مل گئے تو پھر ان کے پاگل ہونے کا کوئی خطرہ نہیں رہتا بلکہ یہ بھی توقع کی جاسکتی ہے کہ ایسے لوگ وہ ایجادیں اور دریافتیں کریں گے جن سے ساری انسانیت کو فائدہ پہنچ سکے لیکن اس قسم کے لوگوں کو اگر ان کے رجحانات کے خلاف کوئی پیشہ یا کام اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا تو پھر یہ دوسروں سے چھپا کر ایسی ایجاد کے خواب دیکھنے میں محو ہو جائیں گے جو انہیں اس پابندی اور جبر سے نجات دلا سکے۔

چھپ کر کام کرنے کی یہ عادت لازمی طور پر ان کی اعصابی قوت کو بھی کمزور کر دے گی۔خیالات کی کثرت اور شدت، جذبات کی یورش آخر کار انہیں پاگل بنا دے گی۔

فلسفیانہ ہاتھوں میں دماغ کی لکیر اچانک قمر کے ابھار کی طرف مڑ جاتی ہے۔ اس قسم کے لوگ ہمیشہ انسانیت کی نجات کے لیے بعید از فہم ذرائع سوچنے میں لگے رہیں گے۔ان کے ارادے بے شک نیک اور مخلصانہ ہوں گے مگر ان کے اصول اور

نظریات بڑے ہی کٹر اور متعصّبانہ ہوں گے۔ ناموافق حالات، ناکامیاں اور دوسروں کی بے اعتنائی انہیں پاگل بنا دینے کے کافی ہے۔

اگر مذہب اس قسم کے آدمی کی کمزوری ہوتو اس کا ذہن الم پسند اور مایوس نہیں ہوگا بلکہ آخرت کی بہترین زندگی کا تصور اس درجہ حاوی رہے گا کہ دوسری باتوں کی طرف توجہ دینے کی بھی اسے فرصت نہ ملے گی، آخرت کی اس بہترین زندگی میں اپنے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کرنے کی زبردست خواہش اسے ہمیشہ پریشان رکھے گی اور اس خواہش کی تکمیل کی خاطر وہ ہر قسم کا عیش و آرام تج کر کام کئے جائے گا۔

جوں جوں اس معاملے میں اس کا انہماک بڑھے گا اس کا ذہنی توازن بھی بگڑتا جائے گا اور وہ دیوانگی سے قریب تر ہوتا جائے گا۔

فطری یا پیدائشی پاگل پن

دماغ کی ناقص ساخت پیدائشی پاگل پن کا سبب بنتی ہے۔ ہاتھ کی لکیروں کے لحاظ سے ایسے پاگل ان قسموں میں بانٹے جاسکتے ہیں۔

مکمل پاگل (بے ضرر قسم کے پاگل)۔

بدخصلت پاگل۔

پہلی قسم کے پاگلوں کے ہاتھ میں دماغ کی لکیر چوڑی اور ڈھلواں ہوتی ہے جو جزیروں اور باریک باریک لکیروں سے مل کر بنی ہوتی ہے۔ اس قسم کے لوگوں سے کسی بھی مرحلے میں ذہانت یا سوجھ بوجھ کی توقع نہیں کی جاسکتی ان کے دماغ پیدائشی طور پر اپنے ناقص اور کمزور ہوتے ہیں کہ ان کی حرکات وسکنات پر قابو نہیں رکھ سکتے۔

دوسری قسم میں وہ لوگ آتے ہیں جن کے ہاتھوں میں دماغ کی لکیر مسلسل نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی چھوٹی اور لہریئے دار لکیروں سے مل کر بنتی ہے۔

ان میں بعض لکیریں زندگی کی لکیر کے اندرونی سمت میں مریخ کے ابھار سے شروع ہو کر ہاتھ کی دوسری طرف مریخ کے ابھار تک جاتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے ناخن سرخ اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ بڑے لڑاکا خطرناک اور بدخصلت قسم کے پاگل ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی ذہانت اور سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہیں۔ مگر ایسے لمحے ان کی زندگی میں کم ہی آتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ ان دونوں قسموں کے پاگل کم ہی سدھر سکتے ہیں۔

ناخن

جہاں تک آدمی کی تندرستی اور اسے آنے والی بیماریوں کا تعلق ہے ناخن اس کی بہترین طریقے پر نشاندہی کرتے ہیں۔ لندن اور پیرس کے ڈاکٹروں نے تو ناخنوں کے مشاہدے اور مطالعے کی طرف باقاعدہ توجہ دینا شروع کر دی ہے۔ اکثر صورتوں میں ایک مریض کو پتہ نہیں ہوتا یا یاد نہیں رہتا کہ اس کے ماں باپ کس مرض کا شکار ہوئے تھے۔ مگر اس کے ناخن دیکھ کر چند لمحوں کے اندر ہی پتہ چلایا جا سکتا ہے کہ اسے اپنے ماں باپ سے کون سی بیماریاں ورثے میں ملی ہیں۔ اس باب میں، میں سب سے پہلے تو یہ بتلاؤں گا کہ ناخنوں کے مطالعے سے آدمی کی صحت کے بارے میں کن کن باتوں کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ اور پھر ناخنوں سے آدمی کے مزاج اور طبیعت کے تعلق پر بحث کروں گا۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے۔ کہ ناخنوں کی خاص طور پر دیکھ بھال کرنے یا ان کی طرف سے لاپرواہی برتنے سے ناخنوں کی قسم اور بنیادی شکل پر کوئی اثر نہیں پڑتا، چاہے کام کی کثر سے ناخن ٹوٹ جائیں یا بڑی احتیاط کے ساتھ نہیں پالش کیا جاتا رہا ان کے شکل برقرار رہے گی مثال کے طور پر ایک میکانک کے ناخن لمبے ہوں گے اور ایک آرام طلب اور عیش پسند آدمی کے ناخن چھوٹے اور چوڑے رہیں گے چاہے وہ روزانہ اپنے ناخن تراشتا اور بناتا ہے۔

شکل کے اعتبار سے ناخنوں کی چار نمایاں قسمیں ہوتی ہیں۔ یعنی لانبے، چھوٹے، چوڑے اور پتلے۔

لمبے ناخن

لمبے ناخن والا ے جسمانی طور پر اتنے مضبوط نہیں ہوتے جتنے چھوٹے اور چوڑے ناخنوں والے زیادہ لمبے ناخن رکھنے والوں کو سینے اور پھیپھڑے کی بیماریوں کا خطرہ رہتا ہے اور یہ خطرہ ان لوگوں کو اور بھی زیادہ ہوتا ہے جن کے ناخن اوپر اور نیچے زیادہ مڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اگر یہ درمیان سے ابھرے ہوئے ہوں تو ایسے آدمی کی صحت اور بھی زیادہ خطرے میں ہوگی۔

اس قسم کے ناخن اگر کسی قدر چھوٹے ہوں تو حلق کی بیماریوں جیسے آواز کی نالیوں کا ورم، دمہ یا شدید کھانسی وغیرہ کا خطرہ ظاہر کرتے ہیں۔

لمبے ناخن جو اوپر کی طرف بہت چوڑے اور نیلگوں رنگ کے ہوں دوران خون کی خرابی (جو بیماریوں کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے) یا اعصابی تشنج کی علامت ہوتے ہیں۔ چودہ سے اکیس سال اور پھر بیالیس سال سے سنتالیس سال کی درمیانی عمر والی عورتوں میں ایسے ناخن عام طور پر پائے جاتے ہیں۔

چھوٹے ناخن

چھوٹے اور کوتاہ ناخن ایسے خاندانوں میں نسل در نسل چلتے ہیں جس کے افراد میں دل کی بیماری کا رجحان موجود ہو۔

چھوٹے ناخن جو جڑ کے پاس پتلے اور چپٹے ہوں اور جن پر سفید نکتے بالکل ہی کم یا موجود ہی نہ ہو قلب کی کمزوری اور عام طور پر قلب کی بیماریوں کی علامت ہوتے ہیں۔

ناخن پر اگر بڑے بڑے سفید نقطے موجود ہوں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دوران خون کی حالت اطمینان بخش ہے۔

چھوٹے ناخن اگر جڑ کے پاس بہت ہی چپٹے اور گوشت میں دھنسے ہوئے تو ان سے اعصابی بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں۔

چھوٹے بہت زیادہ چپٹے اور کنارے کے پاس باہر کی طرف مڑے ہوئے چھوٹے ناخن فالج کا خطرہ ظاہر کرتے ہیں اور خاص طور پر اگر ناخن سفید اور پھوٹک (خشک اور سخت) ہوں تو یہ خطرہ زیادہ رہتا ہے۔

چھوٹے ناخن رکھنے والوں کو بڑے ناخن والوں کے مقابلے میں قلب کے عارضے، کمر اور بدن کے نچلے اعضاء کی بیماریوں کا خطرہ زیادہ رہتا ہے۔

ناخنوں پر اگر قدرتی طور پر نقطے بنے ہوئے ہوں تو یہ اعصابی نظام کی بہت زیادہ زود حسی کا پتہ دیتے ہیں اور اگر ان نقطوں کی تعداد بہت زیادہ ہو تو سارا اعصابی نظام کامل علاج کا محتاج ہوگا۔ پتلے ناخن اگر چھوٹے بھی ہوں تو کمزور صحت اور طاقت کی کمی ظاہر کرتے ہیں۔

بہت ہی تنگ (کم چوڑے) اور لمبے ناخن اگر بہت زیادہ مڑے ہوئے اور اونچے بھی ہوں تو ریڑھ کی ہڈی کی بیماریوں کا خطرہ ظاہر کرتے ہیں اور یہ بھی کہ آدمی میں طاقت اور توانائی بہت ہی کم ہے۔

مزاج کا اظہار.....ناخنوں سے

لمبے ناخن والے چھوٹے ناخن والے کے مقابلے میں کم تر تنقید پسند اور زیادہ اثر پذیر مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کا مزاج زیادہ سرد اور پرسکون ہوتا ہے۔ لمبے ناخن والے ہر معاملے میں خاموشی پسند اور زیادہ قانع ہوتے ہیں، کسی بات کا یہ لوگ زیادہ اثر نہیں لیتے۔ لمب ناخن رکھنے والے زیادہ تخیل پرست اور عام طور پر شاعری، مصوری اور دوسری فنون لطیفہ کے دلدادہ ہوتے ہیں، یہ لوگ اتنے

عملی نہیں ہوتے چیزوں اور باتوں کو ان کی صحیح روشنی میں دیکھنے سے احتراز کرتے ہیں۔خاص طور پر اس صورت میں جب کہ وہ بات یا چیز ان کی پسند کے مطابق نہ ہو۔ان کے بر خلاف چھوٹے ناخنوں والے ہر معاملے میں تنقید پسند ہوتے ہیں چاہے وہ خود ان کی ذات ہی سے کیوں نہ متعلق ہو۔ ہر چیز اور ہر بات کی تحقیق، تجسس اور تجزیہ ان کی عادت ہے۔خیالات اور تصورات کی بجائے یہ لوگ ہمیشہ منطق، استدلال اور حقائق کی طرف زیادہ مائل رہیں گے، چھوٹے ناخن رکھنے والے بہترین نقاد ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ بڑے تیز فہم ،نکتہ رس اور اٹل فیصلے کے مالک ہوتے ہیں۔ بحث مباحثے سے بھی انہیں دلچسپی ہوتی ہے اور جب کسی مسئلے پر بحث کرنے لگتے ہیں تو اسے منوائے بغیر نہیں چھوڑتے۔طنز ومزاح کی صلاحیتیں بھی ان میں زیادہ ہوتی ہیں۔ان لوگوں کے مزاج بڑے تیز ہوتے ہیں اور جو چیز ان کی سمجھ میں نہ آئے، اسے ماننے کے لیے شاذ ہی تیار ہوتے ہیں۔

جن لوگوں کے ناخن کی چوڑائی لمبائی سے زیادہ ہوتی ہے۔وہ عام طور پر جھگڑالو طبیعت کے مالک اور دوسروں کے معاملات میں بلاوجہ دخل دینے والے ہوتے ہیں جو لوگ دانت سے ناخن چھوٹے ہو جاتے ہیں۔وہ بڑے زود حس اور فکر مند مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔

ناخن پر جو سفید نقطے پیدا ہو جاتے ہیں انہیں میں اعصابی خرابی کے سبب پیدا ہونے والی بیماریوں کی علامت سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سات کا اصول

دست شناسی سلسلے میں وقت اور تاریخوں کے تعین کے لیے میں ایک اصول پر کام عمل کرتا ہوں جس کا ذکر میں نے اور کہیں نہیں دیکھا۔ اس اصول کو میں نے بالکل درست اور ٹھیک پایا ہے اور اس لیے اپنے پڑھنے والوں سے بھی اس کے مطالعے کی سفارش کرتا ہوں۔ یہ (سات کا اصول) ہے۔ فطرت بھی زندگی کے پراسرار معاملات میں اسی اصول پر کاربند ہے۔

طبی اور سائنسی نگاہ سے بھی سات کا عدد غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ انسان کے سارے جسمانی نظام میں ہر سات سال کے بعد ایک مکمل انقلاب رونما ہوتا ہے۔ پیدائش سے پہلے بچہ سات مرحلے طے کرتا ہے۔ دماغ سات مدارج طے کرنے کے بعد انسانی دماغ بنتا ہے۔ پھر ہر دور میں اس عدد کو جو اہمیت حاصل رہی ہے وہ بھی غور طلب ہے۔ مثلاً انسانوں کی سات نسلیں، دنیا کے سات عجائبات، سات سیارے، سات دیوتاؤں کے سات مندر، ہفتے کے سات دن، سات رنگ، سات دھاتیں، سات حواس کا مفروضہ، جسم کے تین حصے اور ہر حصے کے سات، سات ذیلی حصے اور دنیا کے سات خطے وغیرہ پھر انجیل میں اس عدد کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ مگر یہاں ان تمام باتوں کا دہرانا غیر ضروری ہے۔ یہاں ہمارے لیے سب سے زیادہ قابل توجہ یہی حقیقت ہے کہ انسان کے جسمانی نظام میں ہر سات سال بعد ایک مکمل انقلاب آتا ہے۔ میرے مشاہدات بتلاتے ہیں کہ جہاں تک جسمانی حالت کا تعلق ہے ہر تیسرا سات سالہ دور پہلے دور کی طرح رہتا ہے۔ یعنی اگر کوئی بچہ سات سال کی عمر میں بہت کمزور اور نحیف ہے تو اس بات کا بہت امکان ہے کہ وہ اکیس سال کی عمر میں بھی ویسا ہی کمزور اور نحیف رہے گا اور اگر وہ سال کی

عمر میں طاقتور اور توانا ہے تو اکیس سال کی عمر میں توانا رہے گا۔ چاہے درمیانی مدت میں وہ کیسا ہی کمزور اور نحیف رہا ہو۔ صحت کے بارے میں پیشین گوئی کرنے کے لیے یہ اصول بڑا ہی دلچسپ بھی ہے اور میرے تجربات کے لحاظ سے قابل بھروسہ بھی۔ ہاتھ کی ہر لکیر کو اس اصول کی بناء پر حصوں میں تقسیم کر کے عمر اور تاریخوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ عمر اور تاریخ سے متعلق زیادہ اہم لکیر کے تین اہم حصے بنائے ہیں۔ اگر پڑھنے والے اس کو ذہن نشین کرلیں تو وہ ہر لکیر کی مزید تقسیم کرنے اور تاریخوں کا تعین کرنے سے پہلے ہاتھ کی قسم اور ساخت کا لحاظ کرنا لازمی امر ہے ایک چوکور یا بڑھ نما ہاتھ کی لکیروں کو تقسیم کر کے جو تاریخیں نکالی جاسکتی ہیں وہ ایک روحانی ہاتھ کی تاریخوں سے بالکل ہی مختلف ہوں گے۔ اسی لیے ہاتھ کی قسم کو پیش نظر رکھ کر لکیروں کی تقسیم کا پیمانہ گھٹانا بڑھانا ہوگا۔ کسی کا ہاتھ دیکھ کر اپنے ذہن میں دیئے ہوئے نقشے کے مطابق اس کی لکیر کا تقسیم کرنا بڑا ہی آسان ہے اور اس سے ٹھیک ٹھیک تعین بھی ممکن ہے۔

تاریخوں کا تعین کرنے میں اگر زندگی اور قسمت کی لکیروں کو ساتھ ساتھ تقسیم کر کے دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ دونوں کی تقسیم آپس میں مطابقت کرتی چلی جاتی ہے اور تھوڑی سی مشق کے بعد یہ پتہ چلانا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا کہ عمر کے کس حصے میں کوئی بیماری یا کوئی خاص واقعہ پیش آئے گا۔ مشق اور محنت ہی سے مہارت حاصل ہوتی ہے۔ اگر شروع شروع میں آپ کو لکیروں کی تقسیم اور تاریخوں کا تعین مشکل معلوم ہوتا ہے تو ہمت ہارنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کوشش کئے جائیں، مہارت خود بخود حاصل ہو جائے گی۔

The End----------(ختم شد)----------